اجوبۂ اربعین

حصہ اول

روز واضح

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند متعال وصلوٰۃ سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جمیع اصحاب و آل پر بندۂ احقر و
بے ثبات **محمد حیات** عرض کرتا ہے کہ اندنون بعضے عقل کے کچے مذہب کے متزلزل لوگون نے چند سوال
شیعو نکی جانب سے پیش کئے ہر چند کہ یہہ مضامین قدیمی اور پرانے تھے جنکے جواب بارہا علماء اہل سنت وجماعت
نے دئیے اور لکھے۔ مگر عادت اِن مذہب والون کی ہے کہ انہین باتونکو رنگ بدل کے پیش کیا کرتے ہین
چنانچہ یہہ اٹھائیس سوال اُسی قبیل کے تھے جواب اُن سوالون کے مشفق و مکرم مولوی عبد اللہ صاحب
انبہٹوی فرزند رشید مولوی انصار علی صاحب مرحوم نے لکھے تھے۔ ان بعد وہی سوال جناب فخر الاماثل
مرجع الافاضل جناب مولوی **محمد قاسم** صاحب نانوتوی کی خدمتمین پیش ہوئے تو جناب موصوف نے
بہی باصرار احباب قلمبرداشتہ ایک روز و شب مین اُس کے جواب مین تحریر فرمائے یہہ دونون تحریرین بندہ
کو ہاتہہ آئین اور مناسب زمانہ یون معلوم ہوا کہ یہہ گوہر بے بہا یونہین چہپے نرہین بلکہ چہپ کے مشتہر ہو جائین
اس لئے اُسکی طرز مناسب یون تجویز ہوئی کہ اول سوال لکہا جائے بعد اُس کے جواب جناب مولوی
محمد قاسم صاحب اُسکے بعد جواب مولوی عبد اللہ صاحب کا اور ان جوابون کا ایک حصہ قرار دیا جائے
چنانچہ یہہ حصہ اوّل ٹہرا اور اِن جوابون کے اخیر مین دونون صاحبون نے چند سوال علماء شیعہ سے
کئے ہین اگر کوئی صاحب اس رسالہ پر کچہہ تحریر فرمائین تو ان سوالون کے جواب لکھنے کی بہی ہمت کرین
اور بعد اسکے چند مسائل اور کہ مذہب شیعہ کے اصول فہمہ سے ہین اُسپر کچہہ تحریرین جناب مولینا مولوی
محمد قاسم صاحب کی ہمارے ہاتہ آئی ہین اُسکو جدا کرکے دوسرا حصہ قرار دیا اب یہہ کل جوابات چالیس ہوگئے
اور اس مناسبت سے نام اس مجموعہ کا **اجوبہ اربعین** رکہا گیا اللہ جلشانہ سعی احقر کی مقبول فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ط والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین والہ وصحبہ وازواجہ اجمعین
بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ خادم خاص محمد قاسم اپنے مخدوم ومکرم مولانا محمد یعقوب صاحب کی خدمت مین عرض
سلام ونیاز کے بعد عرض پرداز ہے کہ آج بروز چارشنبہ معلوم نہین ۱۶ ہے یا ۱۷- آپ کا والا نامہ لاڈہ سے
میرے پاس آیا دیکھا تو ایک طومار کا طومار تہا شیطان کے وسوسون کو بھی مات کیا دیکھکر دل بہت گھبرایا
جیمین کہتا تہا یہہ ناگہانی بلا اوقات کہونیکے لئے کہانسے میرے سر آپڑی پہر تسپر حاصل نہ وصول شیعونکی راہ پر
آنے کی اُمید نہین ادہر دل کاہل کو یہہ خیال تھا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب ہی نے ان سوالون کی
اپنی لاحول سے کیون نہ خبر لی- مین کجا اور دیوبند کجا مگر کچہہ آپ کا خوف کچہہ حاجی صاحب کا لحاظ- چارو
ناچار قہر درویش برجان درویش؛ جب اور وقت فرصت نہ ملی تو اسوقت بعد مغرب لیکر بیٹہا اور اپنی
اوقات کی خون پر کمر باندہی مولانا میری کم فرصتی کا کچہہ حال نہ پوچہیے صبح کو بارہ بجے شام کو دن چہپے پر
کہیں چہوٹتا ہون نہ عقل ٹہکانے نہ ہوش بجا مین کہین دل کہین تسپر عقل کی نارسائی اور اوپر کی بے سروسامانی
اور ادہر نامہ بر یعنی حاجی ظہور الدین کو گہر کا یہ شوق کہ کل کے جاتے آج ہی جانیکو تیار بہر حال یہ آپ
ہی کا ارشاد ہے کہ مجھسا کاہل باوجود ہجوم سوال اور گم گشتگی سامان کتب اس نا امیدی پر کہ سائل کو
خدا ہی راہ پر لائے تو آئے قلم اُٹہاتا ہون اور بنام خدا جو کچہہ خیال نارسا مین گزرتا ہے لکھتا ہون
پر یہہ ڈر ہے کہ قلم کی باگ چہوڑ دیجئے تو پہر دیکہئے کب انتہا آتا ہے اور روکئے تو کہان تک روکئے اس
شش وپنچ مین بارہا یون خیال آتا ہے کہ مولانا اس ناکارہ کو معاف رکھئے تو بہت مناسب تہا اور
انصاف سے دیکہئے تو میری دلتنگی بجا بھی ہے آپ کے ہوتے میری کیا ضرورۃ- اور اگر آپ کو فرصت
نہ تھی تو مولوی عبد الحق مولوی عبد اللہ مولوی محمود حسن مولوی فخر الحسن مولوی خلیل احمد مجھ سے
کس بات مین کم تھے پہر آپ کی اصلاح ہو جاتی تو چاندی کا سونا بنجاتا قاسم کیا بکنے لگا
مولانا آپ کا ارشاد برسر یہ اپنی کیفیت بے اختیاری کا بیان تھا امتثال امر مین بندہ نے چون تک نہین
کی یہ گستاخی نہین آپ کے اخلاق پر ناز تہا دیکھئے یہ آپکا خادم سر زیر بار نیاز رکھکر بسم اللہ کرتا ہے

مخدوم من مجکو امید نہین کہ سائل راہ پر آئے انداز سوالات کہے دیتے ہین کہ یہ اوپر کی بات نہین اس مین
نہ دل کا ملاؤ ہے ہان خدا کو سب قدرت ہے ورنہ اپنا تجربہ اور پُرانے افسانے سب اسی بات پر شاہد ہین
کہ جیسے کنوان تو ایک پیشاب کے قطرہ سے ناپاک ہوجاتا ہے اور قطرہ پیشاب بہت سے پانی مثل دریا سے
ملے تو پاک ہو ایسا ہی اہل اسلام کے بگڑجانے کے لئے تو ایک خطرہ بھی کافی ہے اور اہل خطرہ بہت سی
لاحولون سے بھی درست نہین ہوتے ۔ بنی اسرائیل کو دیکھئے حضرۃ موسیٰ نے کیا کیا احسان کئے رہ
اسلام تعلیم کیا سو کیا فرعون کے کس عذاب سے بچایا تسپر تسلیم احکام مین کس قدر تین پانچ کرتے تھے پہاڑ
کو اٹھا اُٹھا اُن کے سر پر معلق کردکہایا اور گرنے سے ڈرایا تب کہین اُنہون نے احکام کو تسلیم کیا ۔
مخدوم من حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کیسے کیسے معجزے دیکھتے تھے اور خبر ہوتے تھے ہان سامری نے
ایک کرشمہ دکھایا اور سبکو گمراہ کردیا اس کرشمہ اور اُن معجزون کو کیا نسبت غور سے دیکھئے تو یہ بھی
حضرۃ موسیٰ ہی کا طفیل تہا نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام گہوڑے پر سوار ہوکے اُن کی مدد اور حفاظت
کے لئے آتے نہ اُنکے گھوڑے کی خاک پا سبز ہوتی نہ یہ تاثیر دیکھکر سامری اُٹھاکر لاتا نہ یہ کرشمہ دکھاتا
غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ معجزات عظیمہ کہ کسی کسی نبی کے ہوئے ہون گے کجا اور یہ کرشمہ
ظاہری کجا کہ دہوکا ہی دہوکا تہا اور وہ بہی حضرت موسیٰ ہی کا طفیل پھر تسپر اُن معجزات کا کچھ اثر نہوا
پر اُس کرشمہ پر سارے بنی اسرائیل باوجودیکہ نبی زادے تھے قدیم کے مسلمان تھے نیک بد بھلے بُرے کو
پہچانتے تھے لٹو ہوگئے اور ایمان کھو بیٹھے سو مولانا یہان بظاہر یہی نظر آتا ہے سامریان شیعہ کی یہ
دہوکا بازی جتنا کام کرگئی ہے میرے جوابات دندان شکن سے وہ اُمید نہین ہان یہ بھی اُمید
نہین کہ علماء شیعہ اگر کچھ حیا ہو تو پھر اسطرف کو موہنہ بھی کرین مولانا ہر چند سوالات مرسلہ دیکھنے مین
اٹھائیس ۲۸ ہین پر اہل فہم جانتے ہین کہ وہ حقیقت مین ایک سوال ہے مطلب سب کا فقط اور صحابہ کی مذمت
اور حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی بڑائی ہے اور اسکی ویسی مثل ہے جیسے کسی حجام نے کہا تہا اُستا حجام نائی
ہین اور میرا بھائی گھوڑا اور گھوڑے کا بچھیرا غلام کو آپ جانتے ہین سو جیسے اہل فہم کے نزدیک حجام
کی یہ جعلسازی ایسی نہین کہ اُسپر کان رکھئے ایسے ہی اہل عقل کے نزدیک شیعون کی یہ دہوکا بازی
اس قابل نہین کہ فریب کہائیے پر کیا کیجئے عقل بہت دن ہوئے اُٹھ گئی کوئی کوئی صاحب عقل نظر
نظر آتا ہے ناچار بپاس خاطر ابناء روزگار اول ایک جواب اجمالی معروض ہے بعد ازان تفصیل وار

ہو ہر سوال کا جواب عرض کرون گا آپ تو سمجھ ہی گئی ہونگی کہ جواب اجمالی کسکے لئے ہے اور جواب تفصیلی
کس کے لئے پر مین بھی اورون کے جتانے کے لئے بتائے جاتا ہون۔ مخدوم من جواب اجمالی تو فقط اہل عقل
اور انصاف کے لئے ہے جنکی بصیرۃ دانش تیز اور سینہ صاف ہے اُن کے حق مین ان اٹھائیس سُنارون کی
کھٹ کھٹ کے سامنے وہ اجمال ایسا ہوگا انشاء اللہ جیسے لُہار کی ایک اور جوابات تفصیلی اُنکے لئے ہین
جنکو عقل سے بہرہ فہم سے مطلب اب قلم کو بہت تھام تھام کر مختصر مختصر عرض پرداز ہون۔ اول جواب
اجمالی ہے حاصل ان سب سوالون کا اگرچہ بادی النظر مین جُدا جُدا معلوم ہوتا ہے بلکہ سادہ لوح
تو یون سمجھتے ہون گے کہ یون ہی اتفاقی باتین ہین لیکن موافق مصرعہ مشہورہ۔ ہم خوب سمجھتے ہین تیری
بھید کی باتین۔ سوالات مذکورہ کا مطلب ہم سے پوچھیے سائل کو نہ حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے مطلب ہے نہ کیسکی اجماع سے غرض اُسکو اپنے مطلب سے مطلب ہے غرض اصلی اُسکی فقط یہ ہے
کہ مستحق خلافۃ فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور لوگ زبردستی خلیفہ بن بیٹھے اُن پر ظلم کیا اور اس ظلم
کا بار اپنی گردن پر لیا باایں ہمہ وہ لوگ خطاوار گنہگار منافق بیدین بد آئین بیوفا سراپا دغا دل کے
نامرد نیتو نکے خراب تھے اگر بالفرض والتقدیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہوتے اور کسیکا خلیفہ ہونا جائز
بھی ہوتا تو ایسی اوصاف والون کا خلیفہ ہونا تو پھر بھی جائز ہوتا جس نے ان سوالات کو لکھا ہے اُسکی
غرض اُسکو تو معلوم ہی ہے پر جس نے غور سے دیکھا ہوگا وہ ہی سمجھ جائیگا کہ مطلب اصلی یہی ہے اور سب
باتین ہین۔ اب ہماری بھی سنئے سائل نے کچھ صراحۃً کچھ کنایۃً اصحاب کرام حضرۃ خیر الانام صلی اللہ
علیہ وسلم خصوصاً اصحاب ثلثہ پر اعتراض کئے اور پھر اُن مین کوئی دلیل ایسی نہین کہ جو کلام اللہ سے
ماخوذ ہو بلکہ فقط چند شبہ ہین جنکا جواب عاقل کو تو بے تامل اور کم عقل کو تھوڑے سے تامل کے بعد معلوم
ہو جاتا ہے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریفین عموماً اور خصوصاً کلام اللہ مین اتنی ہین
کہ گننے تو اٹھائیس سوالون سے زیادہ ہونگی سکی تو گنجائش نہین پر بمقدار عدد چار یار چار آئتین۔
شائقون کے لئے منقول ہین اول تو والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين
اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنات تجري تحتها الانهار
خالدين فيها ابدا ذالك الفوز العظيم حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اول
[illegible] سبقت کرنیوالے اور انصار اور جن لوگون نے انکی خوبی اور احسان سے پیروی کی

اللہ اُنسے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اُنہی سے تیار کر رکھین ہین اُن کے لئے جنتین جنکے نیچے سے بہتی ہین نہرین ہمیشہ ہمیشہ وہ اُس ہین رہین گے یہہ بڑی مراد ہے ۞ اب دیکھئے اللہ تو بشہادت آیہ مسطورہ اُنسے ایسا راضی ہوا کہ خدا اُسکا نیاز روان حصہ ہے اور دن کے نصیب کرے پر سائل اور حضرات شیعہ تسپر راضی نہین کہئے یہ وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہے کہ نہین- **دوسرے** آیہ الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولٰئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم اس آیۃ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ کر ہجرۃ کر آئے اور جان و مال سے خدا کی راہ مین جہاد کیا وہ لوگ سب مین بڑے درجہ والے ہین اللہ کے نزدیک اور اصل مراد کو وہی پہونچے ہین بشارت دیتا ہے انکو انکا رب اپنی رحمت کے اور اپنی رضامندی کی اور ایسی جنتون کی جنمین اُنکے لئے ہمیشہ کی راحت اور نعمت ہے اور پہر وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے اس کے بیشک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اس آیت سے صاف روشن ہے کہ مہاجرین اولین کی برابر اس امت مین کسیکا رتبہ نہین اس مین کوئی ہو امام ہون یا امام زادے پہر تسپر شیعہ بارہ کے بارہ امامون کو اورونسے افضل بتاتے جاتے ہین اور اسپر بھی بس نہین کرتے تو ارہ لعنۃ بنکر اپنی عاقبت رہی سہی بھی خراب کر لیتے ہین **تیسرے** آیہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ترجمہ اُس کا یہ ہے ہماری طرف سے اُن لوگونکو بھی اجازت ہوئی جنسے کفار قتال کیا کرتے تھے کیونکہ وہ مظلوم تھے اور اللہ اُن کی مدد پر قادر ہے وہ کون لوگ ہین جنکو بے قصور اُنکے گھرون سے نکالدیا فقط اتنی بات پر کہ وہ یون کیون کہتے ہین کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس کے بعد انہین لوگونکی تعریف مین فرماتے ہین- الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر یعنے وہ لوگ ایسے ہین کہ اگر ہم اُنکو زمین کا بادشاہ بنائین تو وہ اور ونکی طرح عیش و عشرت مین نگزارین گے بلکہ نماز کو قایم کرین گے زکواۃ دین کے نیک باتون کا حکم کرینگے بُری باتون سے منع کرین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کامل مکمل اور ہادی مہدی ہین بذات خود تو ایسے کہ عبادات

عبادات بدنی اور مالی دونون مین پورے ادا ہوگئے لئے ہادی ایسے کہ بہلے کام سے جو کئے ندین اور برے کام کے پاس بہٹکنے ندین دیکھئے خدا تو مہاجرین کی نسبت علی العلوم لیاقت خلافت کی گواہی دے پر حضرات شیعہ کی کچہری مین خدا کی ہی نہین سنتے یہ بھی اندہیر نہین تو پھر کب ہوگا خلافت اور امامت بیوا اسبات کے کہ آپ بذات خود خلیفہ اچہا ہوا اور رعیت کا ہادی اور کیا ہوتا ہے بنی کا ہی کام ہے خلیفہ اور امام کا کام کیون نہوگا ورنہ پھر نیابت کے کیا معنی چوتھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

اس کا حاصل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین اور اُنکے ساتھی اور ساتھ والے کافرون پر سخت آپس مین رحمدل جب دیکھئے رکوع مین جہکی ہوئی سجدہ مین پڑے ہوئے کا ہیکی لئے اللہ کا فضل اور اسکی رضا کی طلب رکہتے ہین اس آیت کو دیکھئے تو صحابہ کے ایمان کی جُدی تعریف نیتون کی جدی تعریف اعمال کی جدی تعریف کرتے ہین بشہادۃ احادیث ایمان تو اس سے زیادہ نہین کہ خدا کے دوست اپنے دوست ہوجائین اور خدا کے دشمن اپنے دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین من احب اللہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع فقد استکمل ایمانہ

یعنے جس نے کسیسے خدا واسطے محبت کی اور خدا ہی کے واسطے بغض رکہا اور خدا ہی واسطے دیا اور خدا ہی واسطے ہاتہہ کہینچ لیا اُسنے بیشک اپنا ایمان کامل کرلیا سو کوئی صاحب انصاف کرکے فرمائین کہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا یہی خلاصہ ہے یا نہین پھر نیت اس سے بڑہکر متصور نہین کہ طالب رضا ہو عمل اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ شب و روز نماز ہی سے مطلب ہے اسپر بھی حضرات شیعہ کو پسند نہ آمین تو یہ معنی ہوئی کہ جو سب مین بڑا کافر اور بڑا ریاکار رنڈی باز شراب خوار ہو وہ قابل خلافت اور امامت ہے ان آیتون کے بعد یہہ غرض ہے کہ صحابہ نے جو کچھ کیا بجا کیا یا بیجا ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان کو پہر حضرت علی کو اگر یہ ترتیب حسب مرضی شیعہ تو خیر ہا ورنہ یہ معنی ہوئے کہ صحابہ نے ظلم کیا دین محمدی مین رخنہ ڈالا جنسے ہدایت متصور تھی اُنکو دم مارنے دیا جنہون نے نیا دین بنا آمین کردیا وہ مسند خلافت دبا بیٹھے باقی اُنکے معین اور مددگار ہوگئے اور چہوٹے سے لیکر بڑے تک عاقل سے لیکر دیوانہ تک یہ بات جانتے ہین کہ جیسے ہدایت کی برابر کوئی عبادت نہین اسیوجہ سے انبیا سب مین بڑہکر ہے ایسے ہی گمراہ کردینے کی برابر کوئی گناہ نہین

اسی لئے شیطان کو یہہ منصب سپرد ہوا سو در صورتیکہ ترتیب معلوم غلط اور خلفاء ثلثہ ظالم اور بیدین
ہون اور باقی صحابہ اُنکے مددگار تو یہ معنی ہون کہ نعوذ باللہ خدا نے اخوان الشیطن کی اتنی تعریف کے
جو اولیاء کو بھی نصیب نہین ابحضرات شیعہ کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ خُدا کے قول و قرار کا اعتبار
ہے یا بھول چوک تقیہ کا احتمال ہے اگر خدا کو خدا اور کلام اللہ کو کلام اللہ سمجھتی ہو تو ایمان لاؤ اور
شیطان کے وسوسون پر نجاؤ ورنہ اپنا کہین اور ٹھکانا بناؤ۔ صاحبو بندہ نے کلام اللہ کا حوالہ دیا ہے
کسی پنڈت کی پوتھی کا اشلوک نہین پڑھا ہے تسپر اگر بوجہ وساوس معلومہ تردد ہے تو ہم جانین خدا کا
بھی اعتبار نہین پر یون ہے تو ہمین بہی گلا نہین۔ الغرض سائل کے اعتراض ہمپر نہین خدا پر ہین آگے بہی
وہی جواب دے لینگے ہان اگر یہ مطلب ہے کہ کلام اللہ پر ایمان اور صحابہ کے اعتقاد سے سر سے پا تک معمور
ہین پر لطور تحقیق عرض سوالات ہے یہ غرض نہین کہ دل کے پھپھولے پھوڑئے اور سوال کے پردہ مین
طعنے توڑئے بہت سے سوال لکھ بھیجے کسی سُنی کو کیا غرض پڑی ہے کہ اپنی اوقات کو خراب کرے گا ان
کے سوالون کے جواب مین کتاب کی کتاب لکھیگا تو آپ کی تسکین دو باتون مین ہوئی جاتی ہے سورہ کہف مین
سولہوین سپارہ کے شروع مین دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر کا سفرنامہ مسطور ہے دیکھئے حضرت
خضر نے کشتی کو توڑ ڈالا پھر کشتی بہی کسکی جنہون نے بے لئے دئے سوار کیا دریا سے پار کیا کیا یہ بھی کوئی قصور ہے
کہ بوجہ اُنکی کشتی توڑ ڈالی اب آگے چلئے آگے بڑہے تو کیا کیا ایک بیگناہ نابالغ لڑکے کو ذبح کر ڈالا گناہ نہین
قصور نہین کسیکا خوبصورت بچا یا کہیل ہی رہا تہا یا سر کہین ہے دہڑ کہین ہے دیکھئے یہ افعال حضرت خضر
جسمین سر مو شائبہ گناہ نہ تہا حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی کی سمجھ مین نہ آئی عقل کیسی کچھ نور
نبوت کسقدر تسپر حضرت خضر کے پاس گئے تو خدا کی تعریف کے بعد گئے مگر با اینہمہ صواب کو خطا اور فعل نیک کو
گناہ ہی سمجھے جب حضرت خضر نے بتلایا تو جانا کہ کشتی کا توڑ ڈالنا ہی کشتی والون کے حق مین اچھا تہا ورنہ
پیچھے سے کشتیونکی پکڑ تھی اگر صحیح سالم دیکھتے تو حاکم کے پیادے کہینچ لیجاتے بیچارے ملاح اپنی روزی
سے ہاتھ دہو بیٹھتے ایسے ہی طفل مقتول اگر جوان ہوتا تو جیسے شیر بہیڑئے سانپ کا بچہ بعد جوانی اپنے ہی
اطوار سیکھتا ہے یہ بہی اطوار کفر اختیار کرتا اور ماں باپ کو بھی کافر بنا ڈالتا سو جیسے سانپ شیر بہیڑئے
کے بچونکا قبل جوانی ہی مار ڈالنا مناسب ہے ایسے ہی اُس لڑکے کا مار ڈالنا ہی مناسب تہا اس
صورت مین گو کسیقدر اُسکے ماں باپ کو رنج فراق کا صدمہ ہوا ہو پر اُن کے حق مین بہر نہج ایسا ہو گیا

جیسے پہوڑے مین نشتر مار کر جراح جب پیپ نکالتا ہے تو تکلیف تو ہوتی ہے پر ہمیشہ ہمیشہ کی تکلیف کی عوض اول
تو اس تہوڑی تکلیف پر ٹلتی ہی پہر جب مادہ فاسد نکلتا ہے تو اُسکی جگہہ اچہا مادہ پیدا ہوتا ہے اور تولد
مادہ فاسد موقوف ہو جاتا ہے ثان تادم نقا مادہ فاسد البتہ اسید تولد مادہ صالحہ نہین سو یہان بھی بعد
مقتول ہو جانے طفل مذکور کے اُسکے مان باپ کو ایک دختر صالحہ ملی جسی ایک نبی پیدا ہوا ہان اگر
کلام اللہ کا اعتبار اور خدا کے قول و قرار پر اعتماد ہے تو حضرات صحابہ کے اسیطرح معتقد ہو جائے ؛
جیسے خدا کے کہے سُنے سے اپنی سمجہہ کو ایک طرف طاق مین دہر حضرت خضر کے معتقد ہوئے تمہین کہو
اگر خداوند کریم حضرت خضر کی اِن باتون کی ہندی کی چندی نہ بتلا دیتا تو پہر حضرت خضر سے زیادہ بُرا
کون تہا پہر جب خدا کا اتنا اعتقاد ہے کہ حضرت خضر کے ایسے ایسے فعلون کو معتقد ہوئے تو صحابہ محمدی
کے تو اس سے زیادہ ہی ہونا چاہئے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین تعریف اُنکی خوبی
حضرت ہی کا فیض صحبت سمجہا جائیگا ورنہ تمہین کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کیا کہیگا
عجب صاحب تاثیر تہے جنسے ساری عمر پانچ چار سے زیادہ مسلمان نہوئے اور ہوئے بھی تو ایسے
دنیادار کہ خدا پناہ مین رکہے دوسرے خدا کی بات بھی نہی رہے گی ورنہ آپ کی ان عیب چینیو نسے خدا
کا بھی اعتبار نعوذ باللہ نہ رہیگا اور کیا رہا ہے خدا نے حضرت خضر کی تعریف مین فقط اتنا فرمایا ہے ۔
عبدا من عبادنا اتیناہ رحمۃ من عندنا و علمناہ من لدنا علما جسکا حاصل فقط یہہ ہی کہ ایک بندہ
تہا ہمارے بندون مین سے جسے ہمنے اپنے پاس سے رحمت عطا کی تہی اور اپنے یہا نسے علم تعلیم کیا تہا
سو انصاف کر کے تمہین فرماؤ کہ صحابہ کی اُن تعریفون سے جو اوپر مذکور ہوئین ان دو باتون کو کیا
نسبت پھر اگر اپنی غلط فہمی سے عار لگتی ہے تو اول تو تم حضرت موسی علیہ السلام سے زیادہ نہین
وہ کچہہ کا کچہہ سمجہہ گئے اگر تم اُلٹا سمجہہ گئے ہو تو کیا قیامت ہے تسپر اگر تسکین نہو تو خدا کے اعتبار کے بہروسے
اُنہین روایات کی تکذیب کرئے جنسے خطائے صحابہ سمجہہ مین آتی ہے اون روایات کی بہروسے خدا کی
تکذیب تو کچہہ ثواب کا کام نہین یہانتک تو جواب اجمالی تہا اور اہل انصاف کو اسکے بعد انشاء اللہ
اور کسی بات کی جانب پہلی تنک ہے ہان کج فہمان نا انصاف کا جواب جنکی بات وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہو ہم
سے نہین دیا جاتا موافق مثل مشہور گوہ کی دارو موت خوارج سے اپنی تسکین فرمائین ہم کسکو بہلا
کہین کسکے بُرا اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام ہمارے حق مین تو دونو مثل چشم

طفل مذکور نہ مارا جاتا تو پھر اور [illegible]

وگوش قابل اتباع ہین اُنکی محبت اُنکا اعتقاد ایمان کے لئے ایسے ہین جیسے جانور کے اوپر اوڑے تو دونون سے اوڑے اور ایک بھی نہو تو گر پڑے۔ صاحبو حضرات شیعہ اور اہل سنت کا مقابلہ ایسا ہے جیسا نصاریٰ اور اہل اسلام کا مقابلہ ہم تو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے معتقد ایسے ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کی نبوۃ کے مُقرا نہین بُرا کہہ سکین نہ اُنکو پر نصاریٰ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت گستاخیان کر کرا اپنے اعمالناموں کے درستی کر لیتے ہین ایسی ہی اہل سنت کو تو ایک سے ایک زیادہ سبھی کے غلام سبھی کے ثناخوان پر شیعے حضرات صحابہ کی نسبت وہی عمل کرتے ہین جو وہ نصاریٰ بہ نسبت حضرت خیر البشر صلعم اب یہانسے جوابات تفصیلی بترتیب سوالات لکھتا ہون۔

سُوال ازجانب شیعہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے کوئی حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا یا نہین۔

جواب

حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے لئے حکم خدا تعالیٰ اور حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہوئے پھر کہنا کی ضرورت ہے ورنہ کج فہمی ہے تو اُنکے جواب کے لئے یہ شعر شیخ کی مرقوم ہے شعر چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ؎ سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست ؎ خدا کا حوالہ مطلوب ہے تو لیجئے خلافت کے لئے افضل ہونا افضل ہے۔ میا نجیو کا خلیفہ بھی وہی ہوتا ہے جو اُسکا شاگرد رشید ہوتا ہے۔ نبی کے خلیفہ مین یہ بات بدرجہ اولے چاہئے اور میا نجیو اور نزکون کی مثال کی اسلئے ضرورۃ ہوئی کہ حضرات شیعہ کی عقل لڑکون سے کچھ کم نہین شاید اگر سمجھین تو مکتب کی بات سمجھ جائین بہرحال خلیفہ کا افضل ہونا افضل ہے سو حضرت ابوبکر صدیق کا افضل ہونا دو طرح سے ثابت ہے اور تنگی وقت اور تقاضا جواب نہوتا تو شاید ہم اور بھی عرض کرتے پر اب دو ہی باتون پر ٹالتے ہین ایک تو یہہ کہ بشہادۃ آیۃ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سب مین افضل وہ ہے جو سب مین زیادہ متقی ہو پھر سورہ واللیل مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین آپ ہی ارشاد فرماتے ہین وسیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی جسکے یہہ معنے ہین کہ بچایا جاوے گا بھڑکتی ہوئی آگ سے وہ شخص جو سب مین زیادہ متقی ہے کون جو اپنے مال کو پاک ہونے کے لئے دیتا ہے کسیکے احسان کا بدلا نہین یعنی حضرت بلال کا آزاد کرنا محض للہ ہے اللہ خدا کے لئے ہے حضرت بلال کے کسی احسان کا بدلا نہین تطویل سے ڈرتا ہون ورنہ مین بہت کچھ اس مین

انشاء اللہ آپ کی خدمت مین عرض کرتا پر کیا کرون ادہر موانع ادہر آپ) فقط اتنا ہی پوچھتے ہین کہ
کہ کوئی حدیث ہو تو بتلاؤ سو مینے آیت بتلائی ہان یہ بات باقی رہی کہ یہ آیت اُنکی شان مین ہے کہ نہین
سو اسکی تصدیق کے لئے ساری تفسیرین موجود ہین اور بھی نہین تو بیضاوی یا تفسیر عزیزی منگا دیکھئے
باقی آپنے یہ تخصیص ہی نہین کی کہ حدیث ہو تو کسکی ہو اور ظاہر بھی ہے آپ ایسے دیوانے نہ تھے جو تخصیص
کرتے حضرت صدیق کے فضائل اگر ہون گے تو سنیون ہی کی کتابون مین ہون گے اور یہ نہین تو پھر آپ ہی
فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ہندون کی پوتہیون اور یہود و نصاری کی کتابون سے
کیونکر نکالئے گا یہ بسط و تفصیل کہان ہے علے ہذا القیاس فضائل مرتضوی بجز سنیون اور شیعون کے
اور کسکے پاس ہین دوسری آیت جو صدیق اکبر کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ
وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا
حاصل یہ ہے کہ اگر تم ہمارے رسول کی مدد نہ کروگے تو کیا ہوگا اللہ نے ایسے وقت اسکی مدد کی ہے جس وقت
اُسکو کافرون نے نکال دیا تھا جس حال مین کہ ایک وہ تھا اور ایک اسکے ساتھ یعنی فقط دو تھے جبکہ
دونون غار مین تھے جبکہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا تو غمگین مت ہو البتہ ہم دونون کے ساتھ ہے پھر
اللہ نے اپنی تسلی اُسپر نازل فرمائی اور ایسے لشکرون سے تائید فرمائی جو تم نے نہین دیکھی اور اللہ نے
کافرون کی بات نیچی کردی اور اللہ کا بول بالا ہے اسمین دیکھئے حقایق و دقایق تو بہت ہین پر عرض مختصر
یہ ہے کہ اللہ نے ان اللہ معنا فرمایا ان اللہ معی معک نہین فرمایا اس سے صاف ظاہر ہے پر آنکھین
ہون تو کیا کیجئے کہ جسطرح کی معیت خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اُسیطرح حضرت
ابوبکر صدیق کے ساتھ تھی ہان اگر دو لفظ ہوتے تو یہ بھی احتمال تھا کہ یہ اور قسم ہے وہ اور قسم
اس صورت مین بجز اسکے ممکن نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق
کا مقام برابر برابر ہو یا اوپر نیچے بہرحال فاصلہ کی گنجایش نہین سو برابری تو ممکن نہین ہی ہوگا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرحد اسفل اور صدیق اکبر کی سرحد اعلے دونون ملے ہوئے
ہون سو ظاہر ہے کہ اس صورت مین حضرت ابوبکر کا رتبہ اور تینون سے بلند ہوگا یہ دو آیتین تھین
اب حدیث لیجے پر پہلے سُن لیجئے کہ کلام اللہ حدیث مین یہ کہین نہین کہ ماں باپ کے جوتیان مت

مت مارو وہان یہ ہے کہ لا تقل لھما اف ولا تنھرھما یعنے مان باپ کے روبرو اف بھی مت کرو اور جھڑکو بھی
مت مگر عاقل اتنی بات سے سمجھ جاتا ہے کہ جوتیان مارنی بدرجہ اولی منع ہے ہان دیندار ان شیعہ بوجہ کم عقلی کچھ
متامل ہون تو ہون مگر ہم جانتے ہین وہ بھی نہونگے ایسا بھی عقل کا قحط پڑ گیا بہر حال ایسا ہی صدیق اکبر کی
خلافت کو بھی سمجھے یعنے قریب وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر کو امام نماز بنایا
ہر عاقل پہچان لیا کہ جو دین کا امام ہو یعنی نماز پڑہاے وہی دنیا کا امام یعنے خلیفہ وقت بھی وہی ہوگا کیونکہ
شیعونکے طور پر تو سواے افضل و اشرف کسی اور کا امام بنانا جایز ہی نہین اور سنیونکے نزدیک گو جایز ہے
پر افضل یہ ہے کہ افضل ہو تسپر اس اہتمام سے کہ اور لوگ اورونکے کہین اور آپ باصرار تمام صدیق ہی
کو نماز پڑہانیکو فرمائین اب حضرات شیعہ انصاف فرمائین مرتے وقت تو عام لوگ بھی خوف خدا کرتے ہین کسیکا
بار اپنی گردن پر نہین لیجاتے اگر حضرت امیر کا حق ہوتا تو اور کوئی دلاتا یا نہ دلاتا پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
اور وہ بھی ایسے وقت مین ضرور انکا حق دلا کر جاتے حضرات شیعہ کچھ تو انصاف فرمائین جیسے ہو تو انکی نسبت
صاف ممانعت سے یہ زیادہ ہے کہ اُف کرنی اور جھڑکی سے منع فرمایا ایسے ہی صاف خلیفہ بنا دینے سے یہ زیادہ ہے
کہ انکو امام عام مقرر کر دیا یہی وجہ ہوئی کہ حضرت علی ہمیشہ اونہین کے پیچھے نماز پڑہتے رہے اور اگر بالفرض
یہ آیتین اور یہ حدیث نہوتی تو کیا تہا خلافت کے لئے وحی کی ضرورت نہین فقط اتنی بات دیکھہ لینی ہے
کہ نبی کے شاگردون اور مریدون مین کون زیادہ لایق ہے کیونکہ یہ بات معاملات سے ایسی طرح معلوم
ہو جاتی ہے جیسے کسیکا بڑا عالم ہونا یا بڑا حکیم ہونا یا بڑا بہادر ہونا علی ہذا القیاس چونکہ یہ بحث جوابات
سوالات اربعہ مین کسیقدر بسط سے لکھہ چکا ہون اور وہ بھی ساتھہ ہی مرسل ہین تو یہان اتنے ہی پر
اکتفا لازم ہے غرض ایک جواب تو فقط جواب ہی ہوتا ہے اور ایک جواب باصواب جس کے ہر پہلو سے
اطمینان ہو سو امام بنا دینا خلیفہ بنا دینے سے زیادہ ہے علی ہذا القیاس ایک حکم تو فقط حکم ہی ہوتا ہے
اور ایک اصل مطلب سے بڑہ کر کہا کرتے جیسے لا تقل لہما سو یہ نماز کا امام بنا دینا بھی ایسا ہی ہے علاوہ
ازین بخاری شریف مین ایک حدیث ہے اسکو سب کو نہین لکھتا پر بقدر ضرورۃ اسمین سے ایک جملہ منقول ہے
لقد ھممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعھد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون
ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون
حاصل معنی یہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تحقیق ارادہ کیا تہا مین اس بات کا ابوبکر

صدیق اور اُنکے بیٹے کو بلاؤن اور عہد و پیمان کر کرا دون تاکہ کل کو بولنے والے ن کو کچھہ گنجایش نرہے
اور کسی تمناوالیکو تمنا نہو پھر بیٹے کہا اللہ اور اہل ایمان دو نون سوائے ابو بکر کے اور کسیکی رواداری نہونگی
اور بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی دوسری روایت مین بجائے لفظ اعہد الخ لقد ہممت ان اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمنی ویقول قائل الخ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ برخلاف ابو بکر صدیق کا لکھنا
منظور نہا پر یون سمجھکر کہ نہ خدا کو اور کوئی پسند آئیگا نہ مسلمانونکو آپ چپ ہو رہے اس صورت مین ظاہر
ہے کہ جسروز آپ نے قلم دوات منگایا اور بزعم شیعہ حضرت عمر مانع ائی کتابت خلافت صدیقی منظور تھی پھر
بجانے شیعہ کیون برا مانتے ہین اگر شکایت ہو تو سنیان صدیقی کو ہو شیعون کو حضرت عمر کی داد دینی
چاہیئے کہ داما دی سے پہلے ہی حق مرتضوی ادا کیا باقی اس کا جواب کہ حضرت نے منع کیا ہے یا نہین اور بہ
بجا کیا یا بیجا آگے آتا ہے یہان فقط اسقدر قابل عرض ہے کہ یہ فرمانا کہ مین لکھدیتا پر کچھہ حاجت نہ دیکھے
خلیفہ کر دینا ہے یا نہین دوسری حدیث بھی بخاری اور مسلم ہی کی لیجیے عن جبیر بن مطعم قال اتت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ فکلمتہ فی شی فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارئیت
ان جئت ولم اجدک کانھا تریدالموت قال فان لم تجدینی فاتی ابا بکر حاصل معنی یہ ہین
کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی اور کسی بات مین آپ سے کچھہ عرض کی
آپ نے فرمایا پھر آنا اُسنے عرض کیا اگر آپ کو نہ پاؤن یعنے آپکا انتقال ہوجائے آپنے فرمایا ابو بکر کے پاس
آنا۔ اب آپ ہی فرمائے۔ یہ خلیفہ بنا دینے سے زیادہ ہے یا نہین غرض اسی قسم کے امور بہت ہین جو آپ کی
خلافت پر دلالت کرتے ہین اور وقت استخلاف صدیق اکبر صحابہ کو ملحوظ رہے شوق ہو تو کتاب ازالۃ الخفا
کو ملاحظہ فرمائیں۔

جواب مولوی عبد اللہ صاحب

بہت سی احادیث صحیحہ وارد ہین کہ جنسے صراحتہً اور کنایتہً خلافت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی واضح
اظہر من الشمس ہے اس کا انکار بعینہ دوپہر کے وقت آفتاب کا انکار ہے چنانچہ اُسمین سے چند احادیث
مذکور ہوتے ہین حالانکہ بعض خاص امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہین بہ نظر منصفانہ دیکھہ کر
تصدیق خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کیجیے ؎ اخرج ابن سعد عن الحسن قال قال علی رضی
اللہ عنہ لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرنا فی امرنا فوجدنا النبی صلے

الله علیه وسلم قد قدم ابا بکر فی الصلوٰة فرضینا الذ بنا لنا عن من رضی رسول الله صلی الله علیه وسلم عنه لدینینا فقدمنا ابا بکر **ترجمہ** تخریج کی ہے یہ حدیث ابن سعد نے حسن سے کہا حسن نے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھا ہم نے اپنے امر مین اور پایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق مقدم کیا ابو بکر کو نماز پڑہانے مین پس راضی ہوگئے ہم دنیاوی امور مین اُس شخص سے کہ جس سے حضرت راضی ہوئے امر دین مین پس مقدم کیا ہم نے ابو بکر کو **دیگر** وقال البخاری فی تاریخہ روی ابن جمهان عن سفینة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لابی بکر وعمر وعثمان هولاء الخلفا بعدی **ترجمہ** اور کہا بخاری نے اپنی تاریخ مین کہ روایت کی ابن جمہان نے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے واسطے کہ یہ خلیفہ ہین میرے پیچھے **دیگر** الحدیث المذکور اخرجه ابن حبان قال حدثنا ابو یعلی حدثنا یحیی الحمانی حدثنا حشرج عن سعید بن جمهان عن سفینة لما بنی رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد وضع فی البناء حجرا وقال لابی بکر ضع حجرك الی جنب حجری ثم قال لعمر ضع حجرك الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لعثمان ضع حجرك الی جنب حجر عمر ثم قال هولاء الخلفا بعدی **ترجمہ** اور حدیث مذکور خارج کی ہے ابن حبان نے کہا حدیث کی ابو یعلی نے حدیث کی یحیی الحمانی نے حدیث کی سعد بن جمہان روایۃ ہے سفینہ سے ہرگاہ مسجد بنائی رسول صلعم نے رکہا ایک پتہر اسکی بنیاد مین اور حضرت ابو بکر سے کہا کہ میرے پتہر کی برابر مین تم پتہر رکہو حضرت عمر سے کہا ابو بکر کے پتہر کی برابر تم اپنا پتہر رکہو پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم عمر کے پتہر کی برابر اپنا پتہر رکہو پہر فرمایا کہ یہ میرے پیچھے خلیفہ ہین **دیگر** قال ابو زرعة اسناده لاباس به وقد اخرجه الحاکم فی المستدرك وصححه البیهقی فی الدلائل وغیرهما **ترجمہ** کہا ابو زرعہ نے اس حدیث کی اسناد مین کچہ نقصان نہین اور لایا ہے اُسکو حاکم مستدرک مین اور صحیح کہا ہے اُسکو بیہقی نے دلائل وغیرہ مین علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی اخرجه الحاکم من حدیث عرباض بن ساریة **ترجمہ** لازم پکڑو طریقے میرے کو اور طریقہ خلفاء راشدین مہدیین کو میرے بعد تخریج کی ہے حاکم نے حدیث عرباض ساریہ سے **فائدہ** اس مین سوچنا چاہیے کہ حضرت نے بلا تعین کسی شخص کے خلفاء من بعدی کی اتباع کا حکم فرمایا اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جو خلفاء بعد وفات ہونگے راشدین اور مہدیین ہون گے من اتبع فاهتدی ومن خالف غوی [illegible] اخرجه الترمذی والحاکم

من حديث سلمة بن كهيل عن ابی الزعراء عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلعم اقتدوا باللذين من بعدی من اصحابی ابی بكر و عمر واهتدوا بهدی عمار وتمسكوا بعهد ابن مسعود ترجمہ اتباع کرو تم اُنکا جو میرے بعد ہین یعنے ابوبکر و عمر کا و بجگہ روی البخاری عن ابن عمر قال كنا نخير بين الناس فی زمان رسول الله صلعم فنخير ابا بكر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبرانی فی الكبير فيعلم بذلك النبی صلعم ولا ينكره واخرج ابن عساكر عن ابن عمر قال كنا وفينا رسول الله صلعم نفضل ابا بكر و عمر و عثمان واخرج ابن عساكر عن ابی هريرة قال كنا معاشر اصحاب رسول الله صلعم ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبيها ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم نسكت واخرج الترمذی عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابی بكر يا خير الناس بعد رسول صلعم فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذالك فلقد سمعته يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر واخرج البخاری عن محمد بن علی بن ابی طالب قال قلت لابی ای الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر قلت ثم من قال عمر وخشيت ان يقول ثم عثمان قلت ثم انت قال وما انا الا رجل من المسلمين ترجمہ بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت کے زمانہ مین ہم آدمیون مین سے چھانٹتے تھے سو چھانٹتے تھے ابوبکر کو پھر عمر کو پھر عثمان کو اور زیادہ کیا طبرانی نے کبیر مین کہ جانتے تھے اس بات کو نبی صلعم اور انکار نہین فرماتے تھے اور روایت بیان کی ابن عساکر نے ابن عُمر سے کہا کہ جس زمانہ مین رسول صلعم ہم مین موجود تھے ہم فضیلت بیان کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہا ہم لوگ جماعت اصحاب رسول اللہ صلعم جس وقت مین کہ بہت تھے کہتے تھے افضل اس امت کے بعد نبی اس امت کے ابوبکر ہین پھر عُمر پھر عثمان پھر سکوت کرتے تھے اور روایت کی ترمذی نے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہا عُمر ابوبکر کے لئے اے بہتر آدمیونکے بعد رسول اللہ صلعم کے اسپر ابوبکر نے کہا سُنو اگر تم یہ کہتے ہو تو مینے بھی حضرت سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے طلوع نہین ہوا آفتاب کسی شخص پر کہ عمر سے بہتر ہو اور روایت کی بخاری نے محمد بن علی بن ابی طالب سے کہا محمد بن علی نے کہ مین نے اپنے باپ سے یہ کہا کون آدمی بہتر ہے بعد رسول اللہ صلعم

کے کہا ابو بکر ہینے کہا پھر کون کہا عمر اور مین اس سے ڈرا کہ یون کہین پھر عثمان ہینے کہا پھر تم کہا مین تو
ایسا ہی ہون جیسے ایک اور شخص مسلمانون مین سے ہو **دیگر** واخرج احمد وغیرہ عن علی قال خیر
هذه الامة بعد نبیها ابوبکر وعمر قال الذهبی هذا متواتر هذا متواتر عن علی فلعن الله الروافض
فضنه ما اجهلهم **ترجمه** اور روایة کی احمد وغیرہ نے حضرت علی سے کہا حضرت علی نے بہتر اس امت
کا بعد نبی کے ابو بکر ہے اور عمر ذہبی نے کہا ہے کہ یہ روایت حضرت علی سے متواتر ہے متواتر ہے
سو اللہ رافضیونکو لعنت کرے کیسے جاہل ہین **دیگر** اخرج الترمذی والحاکم عن عمر بن الخطاب
قال ابوبکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ترجمه اور روایت کی ترمذی نے اور حاکم نے عمر بن خطاب سے کہا انہون نے ابو بکر سردار ہمارے
ہین اور بہتر ہمارے ہین اور ہم سب مین رسول اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب ہین **فائدہ** غور کی
جگہ ہے کہ انکی تعریف انکے ہمچشم وہمعصر کیسی کرتے ہین - **دیگر** واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن
ابی لیلی ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل هذه الامة بعد نبیها ابوبکر فمن
قال غیر هذا فهو مفتر علیه ما علی المفتری **ترجمه** روایت کی
ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ عمر منبر پر چڑھے پھر فرمایا ای لوگو سنو بیشک افضل اس
امت کے بعد حضرت کے ابو بکر ہین سو جو شخص اس بات کے برخلاف کہے اسکی وہ سزا ہے جو بہتان باندھنے
والیکی سزا ہو - **دیگر** اخرج ابو القاسم الطلحی فی کتاب السنة له من طریق
سعید بن عمرو بن عن منصور عن ابراهیم عن علقمه قال بلغ علیا ان قوما
یفضلونه علی ابی بکر وعمر فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال
ایها الناس انه بلغنی ان قوما یفضلونی علی ابی بکر وعمر ولو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه فمن
سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتری علیه حد المفتری قال ان خیر هذه الامة
بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد قال وفی المجلس الحسن بن علی فقال و
الله لو سمی الثالث سمی عثمان **فائدہ** افسوس کی بات ہے کہ حضرات شیعہ حضرت امیرالمومنین کے
زمانہ مین ہوئے جو انکے ہی ہاتھ سے سزا دینی شیخین کا مزا پاتے **دیگر** واخرج عبد الرحمن
بن حمید فی مسنده وابو نعیم وغیرهما من طرق عن ابی الدرداء ان رسول

پھر بھی نہین شرماتا آخر کیا ڈر ہے المرء یقیس علی نفسہ اگر کوئی بیوقوف اندھا دنکو رات تبلائے تو اسکا کیا علاج ہے دیگر اخرج ابن عساکر عن کعب قال کان اسلام ابی بکر الصدیق سببہ بالوحی من السماء وذلک انہ کان تاجرا بالشام فرای رؤیا فقصہا علی بحیرا الراھب فقال لہ من این انت قال مکۃ قال من ایہا قال من قریش قال فایش انت قال تاجر قال صدق اللہ رؤیاک فانہ یبعث نبی من قومک تکون وزیرہ فی حیاتہ وخلیفتہ بعد موتہ فاسرھا ابوبکر حتی بعث النبی صلعم فجاءہ فقال یا محمد ما الدلیل علی ما تدعی قال الرؤیا التی رایت بالشام فعانقہ وقبل بین عینیہ وقال اشہد انک رسول اللہ ترجمہ ابن عساکر نے کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر کے اسلام کا باعث وحی آسمانی تھی اور قصہ اسلام یہہ ہے کہ حضرت ابوبکر شام کی ملک مین سوداگری کرتے تھے آپنے ایک خواب دیکھے اُسکو بحیرا راہب سے بیان کیا اُسنے کہا تو کہانکا رہنے والا ہے اُنھون نے جواب دیا مکہ کا اُسنے کہا کونسے قبیلہ سے ہے اُنہون نے کہا قریش مین سے اُسنے پوچھا کیا کام کرتا ہے اُنہون نے کہا کہ سوداگر ہون اُس راہبنے کہا اللہ تعالے نے تیرا خواب سچا کرے اللہ تعالی تیرے قوم مین سے ایک نبی بھیجیگا تو اُس کا اُسکی زندگی مین وزیر ہوگا اور بعد اُسکے وفات کے خلیفہ ہوگا۔ اس بات کو حضرت ابوبکر نے پوشیدہ رکھا یہانتک کہ رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے سو حضرت کی خدمت مین آئے اور یہ کہا اے محمد صلعم آپ کے دعوے پر کیا دلیل ہے فرمایا وہی خواب جو ملک شام مین تو نے دیکھا تھا یہ سُنتے ہی حضرت کو گلے لگایا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہین **فائدہ** خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ کتنے پیشتر حضرت کی تبلیغ رسالت کے حضرت ابوبکر کو بشارت وزارت وخلافت کی ملگئی دیگر واخرج الحاکم عن انس بن مالک قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول صلی اللہ علیہ الی من ندفع زکوتنا اذا حدث بک حدث فقال ادفعوہا الی ابی بکر فقلت ذلک لہم قال قالوا فسئل ان حدث بابی بکر حدث الموت فالی من ندفع زکوتنا فقلت لہ قال ادفعوا ھا تدفعوھا الی عمر قالوا فالی من ندفعہا بعد عمر فقلت لہ قال ادفعوا ھا الی عثمان ترجمہ اور روایت کی حاکم نے حضرت انس بن مالک سے کہا بھیجا مجکو بنی المصطلق نے رسول اللہ صلعم کی خدمت مین کہ ہم زکواۃ کسکو دین جب آپکو کوئی حادثہ پیش آئے آپ نے فرمایا ابوبکر کو دو سوینتے ہی جاکر مصطفے مصطلق سے

کہدیا انس کہتے ہین اُنہون نے کہا کہ یہہ حضرت سے پوچھہ کہ اگر ابوبکر کو حادثہ موت پیش آے تو کسکو دنکو وہ
دین سو ہینے حضرت سے جا کر عرض کیا آپنے فرمایا عمر کو دو اُنہون نے کہا بعد حضرت عمرؓ کے کسکو دین ہینے
حضرت سے یہ جا کر کہا آپنے فرمایا عثمان کو دو دیگر عن سهل بن ابی حثمة قال بایع اعرابی النبی صلی الله
علیه وسلم فقال علی للاعرابی ائت النبی صلی الله علیه وسلم فاسئله ان اتی علیه اجله من یقضیه
فاتی الاعرابی النبی صلی الله علیه وسلم فسئله فقال یقضیك ابوبکر فخرج الی علی فاخبره
فقال ارجع واسئله ان اتی علی ابی بکر اجله من یقضیه فاتی الاعرابی النبی صلی
الله علیه وسلم فسأله فقال یقضیك عمر فخرج الی علی فاخبره فقال ارجع فاسئله من بعد عمر
فقال یقضیك عثمان فقال علی الاعرابی ائت النبی صلعم فاسئله ان اتی علی عثمان اجله من یقضیه
فقال النبی صلعم اذا اتی علی ابی بکر اجله وعمر اجله وعثمان اجله فان استطعت ان تموت فمت
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملہ کیا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اعرابی سے کہا کہ حضرت کے پاس جا اور یہ پوچھہ کہ اگر آپ کی وفات شریف ہوجاے
تو ادا کون کریگا اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا آپنے فرمایا ادا انکو ابوبکر کرینگے
وہ اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور اُنکو خبر دی آپ نے فرمایا پھر جا اور پوچھہ کہ اگر ابوبکر کا بھی انتقال
ہوجائے تو کون ادا کرے گا اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور پوچھا آپ نے فرمایا ادا انکو عمرؓ
کرے گا پھر حضرت علی کے پاس آیا اور اُنکو خبر دی حضرت علی نے کہا پھر جا اور پوچھہ کہ بعد حضرت عمر کے
کون ہے آپ نے فرمایا عثمان ادا کریگا حضرت علی نے اعرابی سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
جا اور پھر پوچھہ کہ اگر عثمان کی وفات ہوجائے تو کون ادا کرے گا اسپر حضرت نے فرمایا کہ جب ابوبکر کی
موت آجائے اور عمر کا انتقال ہوجائے اور عثمان دُنیا سے رحلت کرجائے اگر تو مرنیکی طاقت رکھتا ہے
تو تو بھی مرجا **فائدہ** حضرات شیعہ خواہ مخواہ حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے
اپنی جان کیون تباہ کرتے ہین اور خلفاء ثلاثہ کی خلافت سے منکر ہوکر کیون روسیاہ بنتے ہین حضرت
امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کو خود اُن سے پہلے اپنی خلافت کا خیال تہا جو اُس دیہاتی کو باربار بہیجکر
خلفاء ثلاثہ کی خلافت ثابت کرائی اور خیال خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسواسطے نہو کیونکہ ایسی
قرابت قریبہ اور خصوصیتہ خاصہ یعنے ازدواج حضرت فاطمہ زہرا کا اور دوسرے کو کب حاصل تہا

پر انہون نے جو خلفاء ثلاثہ کے وقت مین دعوی خلافت نکیا تو کچھہ تو سوچا ہی ہو گا اور حیلۂ تقیہ حسب
ظنون شیعہ کے ہم گوز شتر جانتے ہین اول تو اسد یہ کے خلاف دوسرے بمقابلہ حضرت امیر معاویہ اور
خوارج کے کیون تقیہ نکیا حتی کہ شہید ہو گئے اور کون سا وقت تقیہ کا ہو گا اور جن لوگون نے مقابلہ
امیر معاویہ کے امیرالمؤمنین کا ساتہہ دیا وہ ہی بمقابلہ خلفاء ثلثہ کے بھی ساتہہ دیتے اور یہ تقیہ کی بات
ایسی مزخرفات ہے کہ ذرا ہی پاؤن نہین چلتے حضرت حسین کے معاملہ مین کیا کہین گے نعوذ باللہ منہا
کیا دونو نسے ترک فرض عین ہوا ایک بات ہم اور یہ کہتے ہین کہ حضرت امیرالمومنین اپنی خلافت مین
خطبہ پڑہتے ہوئے خلفاء ثلثہ کی تعریف اور فضایل بیان فرمایا کرتے تھے اگر وہ بھی تقیہ سے تہا تو ہم پوچھتے
ہین کہ امیرالمنین کیسے شیر خدا تھے کہ بعد انتقال سالہاء سال کے بھی خلفاء کے خوف سے اُنکی تعریف
کرتے تھے افسوس کہ شیر خدا ہو کر مُردونسے خایف ہو علی ابن ابی طالب تو ایسے بزدل و نامرد نہ تھے
کوئی اور علی ہونگے کہ جنکے یہ شیعہ تبع ہوئے ہین اور اُنکی نسبت ایسی ایسی نامردیان بیان کرتے ہین
اور اگر بالفرض والتقدیر اُنکے معتقد علی بن ابی طالب ہی ہین تو یہ امور اُنکی طرف نسبت کرنے صرف
اُنکی حماقت ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے دانا دشمن بہ از نادان دوست مگر انکا بھی کیا قصور ہے
الاناء یرشح بما فیہ جیسے خود ہین ویسی ہین باتین کرتے ہین۔ دیگر وعن جبیر بن مطعم ان امرءۃ
اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فی شی فامرھا ان ترجع قالت فان لم اجدک کانھا
تقول الموت قال ان لم تجدینی فاتی ابا بکر اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی
وابوداؤد وابن ماجہ ترجمہ اور جبیر بن مطعم سے روایت
ہے کہ ایک عورت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی اور کسی امر مین آپ سے گفتگو کی لپس اُسکو فرمایا
کہ پھر آنا اُسنے کہا اگر مین آپکو نہ پاؤن گویا یون کہتی تھی کہ اگر آپ کی وفات تشریف ہو جائے آپنے
فرمایا اگر تو مجکو نہ پاوے تو ابو بکر کے پاس آئیو روایت کی اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

سوال دوم از جانب شیعہ

اجماع اھل حل عقد کی صفت بیان کیجئے۔

جواب سوال دوم۔ اجماع اہل حل وعقد کی حقیقت۔ اور صفت تو اتنی ہی ہے کہ سب اہل حل

اہل حل وعقد ایک بات پر متفق ہو جائین اسمین پوچھنے ہی کی کونسی بات ہے جو حضرتنے سُنیون کو دہمکا کر اہان یہ پوچھنا مد نظر ہے کہ اہل حل اور عقد کسکو کہتے ہین تو اسکا جواب ہم سے لیجئے آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ایک ہم جیسے بسیر و سامان نہ کوئی ہمارا نہ ہم کیسکے ایک وہ لوگ جو تہوک دار ہوتے ہین جیسے آپ تو نہیں یا چودہری کم سے کم ایسے سمجھو جیسے دیو بند کے منڈ جنکے کسی کام مین کہڑے ہو جانیسے دس آدمی کہڑے ہو جائین بیٹہہ جانیسے دس آدمی بیٹہہ جائین سو ایسے آدمیون کو اپنی اپنی حیثیت کے موافق اہل حل وعقد کہتے ہین حل کے معنی کہولنا عقد کے معنی باندہنا سو یہ لوگ بھی ایسے ہی ہوتی ہین کہ انکے باندھنے بندتے ہے کہولے کہلتی ہے ایسے لوگ اگر کیسکے ساتھ عہد و پیمان کر لیتے ہین تو انکے ذریعہ اور اُنکے موہنہ دیکہنے والون اور پیچھے چلنے والون اور تابعدارونکے ذمہ بھی وہ عہد لازم ہو جاتے ہے علے ہذا القیاس اگر کوئی پیر یا کوئی مدرس کسی سے کچھہ عہد یا پیمان کرے تو اُسکے مریدون اور شاگردون کے ذمہ بھی اسکی وفا لازم ہے چنانچہ مشاہدہ اور تجربہ سے بھی عیان ہے کہ سارے جہان مین یہی دستور ہے اور اس قانون کو ہر ایک نے تسلیم کر رکہا ہے یہانتک کہ اگر دو بادشاہون مین لڑائی لڑائی کے بعد صلح ہوتی ہے تو وہ لڑائی اور صلح ہر ہر سپاہی اور ہر ہر منشی کی صلح اور لڑائی سمجھی جاتی ہے مگر اہل عقل پر واضح ہو گیا ہو گا کہ جس قافلہ کا افسر کسی سے کچھہ عہد و پیمان کرے گا تو وہ عہد و پیمان اُسکی اتباع اور تابعدارون کے ذمہ لازم ہو گا ایک کا عہد و پیمان دوسرے کسی قافلہ کے افسر یا اُسکے اتباع و خدام کے ذمہ لازم ہو گا اسسے حضرت سید الشہداء شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی نسبت اونکو گنجایش حرف گیری نہین کیونکہ وہ بجائی خود ایک سردار اعظم اور افسر عالم تھے اور ونکی بیعت سے یزید کی بیعت اُنکے ذمہ لازم نہوی تھی جو کوئی عقل کا پورا جسکو دہتورے کے پینے کی حاجت نہین بوجہ بیعت اہل شام جو یزید پلید کے ہاتہہ پر کر چکے تھے حضرت امام ہمام پر اعتراض کرے یا مذہب اہل سنت پر آوازہ پہینکے ہان اتنی بات باقی رہی کہ کبھی بعض بزرگ بوجہہ کمال خاکساری اپنے آپکو سب سے کمتر سمجھکر گوشہ عافیت قبول کر لیتے ہین اور اپنی طرف ہرگز گمان نیک نہین کرتے جیسے حضرت امام زین العابدین علیہ وعلی آلہ الکرام السلام بوجہہ خاکساری بوقت دعا اس قسم کے مضامین کہا کرتے تھے کہ آہی شیطان نے میری باگ پکڑ لی ہے اور میرے اوپر غالب آگیا ہے چنانچہ صحیفہ کاملہ مین جو منجملہ کتب معتبرہ شیعہ مین ہے اس

اس قسم کی دو عاشقین موجود ہین سو اس قسم کے لوگ بوجہ خاکساری اپنی بیعت کو ضروری نہین سمجھتے اور اوپر
کے لوگ بوجہہ کمال عقیدہ اُن کی بیعت کو سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہین اُسکی مثال ایسی ہے جیسے
اہل دیوبند اپنے بیمارون پر کرم کرنے کے لئے حاجی عابد حسین صاحب کا قدم رنجہ فرمانا غنیمت سمجھتے ہین
اور خود حاجی صاحب سے پوچھئے تو بوجہ خاکساری اپنے سے بُرا کسیکو سمجھتے نہین سو ایسی ہی حضرت علی
کے اول بیعت نکرنے کو خیال فرمائیے با این ہمہ جہان دوستی اور محبت ہوا کرتی ہے وہان رنج بہی
ہوا کرتے ہین پر اس رنج مین اور اعداء کے رنج مین زمین و آسمان کا تفاوت ہے یہان جوش محبت
ہوتا ہے وہان زور عداوت اول جو حضرت ابوبکر صدیق کو گون نے سقیفہ بنی ساعدہ مین بیعت کے
لئے گہیر لیا اور اسوقت چار و ناچار انکو بیعت کا کرنا ایسی طرح ضرور ہو گیا جیسے بارہا حاجی صاحبکو بوجہہ
منت سماجت اہل دیوبند جامع مسجد کا اہتمام سر پر لینا ضرور ہو جاتا ہے یا مولوی محمد یعقوب صاحب
کو باوجود اس شدت انکار کے وعظ کا فرمانا تو اُسوقت حضرت علیؓ کو انسے ایسا رنج ہو گیا جیسے دیوبند
کی شادیون غمیون مین کسی نیچیری کے باعث بہائی روٹہہ جاتے ہین تہوڑے ہی دن گزرے مولوی
ذو الفقار علی صاحب کے بڑے صاحبزادے کی شادی مین برادری کے بہائی اتنی بات پر روٹہہ گئے
کہ کہانے کا انتظام طالبعلمون کے کیون سپرد کر دیا یہ کام ہم سے کیون نلیا سو جیسے ان صاحبونکو
خدانخواستہ مولوی صاحب سے کچہہ رنج نتہا ہان ناز برداری کہئے اسلئے تہوڑے سے تملق کے بعد
شیر و شکر کی طرح رل ملکر ولیمہ کا کہانا نوش فرما گئے اور اس سب کے تدارک و تلافی مین انکی بڑی
عزت لیگئے ایسے ہی حضرت علیؓ کو خیال فرمائیے اس ظاہر کی بے اعتنائی پر جسمین واقع مین ایسی ہی
بے اختیاری تہی جیسے مولوی صاحب کی بے اعتنائی کہ کچہہ جان بوجہہ کر بہائیون کی ضد سے نہ تہی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق سے رنج ہو گیا سو وہ رنج نہ تہا ناز محبت تہا اس لئے
حضرت ابوبکر صدیق کے عرض حال کے بعد وہ رنج مبدل بخوشی ہو گیا اور علی الاعلان یہ فرمایا کہ ہمکو
ابوبکر صدیق کے فضائل مین کلام نہین انکی بزرگی کا رشک نہین ہان ہمکو یہ اُمید نہ تہی کہ بیعت کے
وقت ہمکو پوچہنے کے بہی نہین اور پہر مجمع عام بیعت کی ادہر حضرت ابوبکر صدیق نے وہ قدر شناسی کی کہ
کاہیکو ہوتی ہے منبر پر کہڑے ہو کر بقسم یہ کہا کہ مجکو جتنی قرابت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس و لحاظ
اور اُنکے ساتہہ محبت ہے اتنا اپنی قرابت کا پاس و لحاظ نہ اتنی اُنکی محبت اور اپنا عذر بیان کیا غرض

مثل شیر وشکر دونون ایک ہوگئے وہ مثل ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ تو راضی ہوگئے پر ایر اعتراض کچھ کیا نہ
راضی نہین یہ تحقیق موافق مذہب اہل سُنت تھی پر موافق اصول شیعہ انکا اور جواب ہے یعنی اول
اول حضرت علی کا ارادہ ہی تہا کہ بیعت کیجئے اپنا حق کسیکو کیون دیدیجے مگر آخر کار موافق سنت خداوند
نعوذ باللہ بداء واقع ہوا یعنے یہ سمجھ مین آیا کہ حق میرا نہین اس منصب کا مستحق مین نہین ابو بکر
ہین اور کیونکر نہ سمجھتے شیعونکی مانند بد فہم تو نہ تھے جسکو خدا اتقی کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امام نماز بنائین بیچ ساری خلیفہ مقرر کرین وہ ہی خلیفہ ہو تو اور کون ہو دُنیا مین تین ہی حاکم ہین
خدا رسول یا تیسرے پنچ جسے شریعت مین اجماع کہتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تو ایک بھی
تہا بہر حال اول سے معتقد خلافت خلیفہ اول کہو یا بعد مین سمجھو حضرت علی کی شریک بیعت ہونے مین
کچھہ شک نہین باقی یہ عذر پوچ کہ تقیہ تہا ابو بکر صدیق حضرت عمر کی زبردستی تھی قدر دانان مرتضو
کے سامنے گوزشتر کے بہاؤ بکتا ہے اس متاع بے بہا اور گوہر یکتا کو ٹریا مین باندھکر رکھ چھوڑئے لکھنو
کی نوابی جب کبھی مجال ہوگی کام آے گا غضب نہین شیر خدا کو کیڈر سے ہی پرے کر دیا اور شاہ مردان
کو عورتونسے بھی زیادہ بیغیرت بنا دیا صاحبزادے ایسے غیر تمند کہ عراق کی تیس ہزار فوج جرار وکرار
سے نیچے جان نازنین پر کھیل گئی خانمان کو غارت کرا دیا عزت دُنیا کو خاک مین ملا دیا پر اپنی بات
سے نہ ٹلے اور اُدہر سے فقط اتنی درخواست کہ ایک بیعت کرو پھر جو چاہو سو کرو اگر یہی تقیہ تہا تو سند
کے لئے تہا باپ کو چاہئے تہا کہ بیٹے سے دو چار نمبر زیادہ ہی رہتے پھر اس قصہ اور اس قصہ مین زمین آسمان
کا نہین تو بید فقط دشمن دُنیا ابو بکر و عمر حسب مقولہ شیعہ دشمن دین اسلئے تبرا کے وقت انہین کو
نشانہ بناتے ہین اور اپنی تعریفین اُنکی شان مین سُناتی ہین اور اس غیرت اور بیغیرتی کی بات بھی جانے
دو حکم خدا بھی یہی ہے کہ خدا کی راہ مین جان پر کھیل جائے عزت کا پاس نکرے کسی کے بہلا بُرا کہنے
سے نہ ڈرے چنانچہ اچھے بندونکی تعریف مین فرماتے ہین ۔ یجاھدون فی سبیل اللہ ولا
یخافون لومۃ لائم ۔ جسکے یہ معنے ہین کہ خدا کی راہ مین جہاد کرتے ہین اور کسیکی ملامت سے نہین
ڈرتے اس سے ہر کوئی سمجھ گیا ہوگا کہ اچھونکو نہ خوف جان چاہئے نہ پاس آبرو ایسے ہی صحابہ کو
فرماتے ہین ۔ وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما
ضعفوا وما استکانوا جسکے یہ معنی ہین بہت سے ایسے نبی گزرے ہین جنکے ساتھ ہوکے بہت سے اللہ والون

نے کافروں سے جہاد کیا نسپر نہ وہ شکست ہوئے نہ ہارے نہ گھبرا کر کافروں کے سامنے لجاجت کرنے لگے سو
آپ ہی فرمائے تقیہ میں سوا ان تین باتوں کے اور کیا ہوتا ہے ہاں اگر کلام اللہ میں کہیں بھی نامردوں
اور کم ہمتوں اور بغیرتوں کی تعریف ہوتی تو یوں ہی سہی اور اگر یہی سچ ہے کہ خدانخواستہ تقیہ
تھا تو پھر اگر رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو امام کیا بھی ہوگا تو خدا نے معزول کر دیا کیونکہ ایسے
جان کے بچانے والوں سے آگے کو کیا امید اور بنظر امید ہمہ دور دراز شیخین کو خلیفہ کر دیا شاید یہی
سچ معلوم ہوتا ہے کیونکہ الحمد اللہ ویسا ہی ظہور میں آیا روم و شام اور کنارا یہ انکو ہی مسلمان کر دیا

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

مجتمع ہونا فضلات و امرا اور رؤساء اور علما کا اجماع اہل حل وعقد کہلاتا ہے یعنے ایسے لوگ مجتمع
ہوں جنکے باندہے بندہے اور کہولے کہلے چنانچہ حضرت عمرؓ و دیگر مہاجرین اور انصار تھے کہ جن لوگوں
نے حضرت ابو بکرؓ سے بیعت خلافت کی اور وہ ہی بیعت تاحیات حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بلا منازعت
تنازع و بلا انکار منکر قایم رہے اور تمام اہل حل وعقد کا مجتمع ہونا ضرور نہیں ہاں اکثر کا اجتماع ضرور ہے
تاکہ للاکثر حکم الکل ہو جائے جیسا کہ خلفاء اربعہ کی خلافت کے باب میں ہوا اور ابو بکر کی خلافت و فضیلت
کا کوئی بھی منکر نہ تھا حتی کہ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ امام باقرؓ نے فرمایا کہ لست بمنکر فضل ابی بکر و فضل عمر
ولکن ابا بکر افضل من عمر ترجمہ میں حضرت ابو بکر کی بزرگی کا منکر نہیں ہوں اور نہ حضرت عمر کی بزرگی
کا منکر مگر ابو بکر افضل ہیں عمرؓ سے۔ اخرج ابو القاسم عن عبد خیر صاحب لواء علی ان علیا قال الا اخبرکم
دبابل من یدخل الجنتہ من ہذہ الامتہ بعد نبیہا فقیل کہ بلی یا امیر المومنین قال ابو بکر ثم عمرؓ قیل فقد
خلا نہا قبلک یا امیر المومنین فقال علی اسے والذی فلق الحبتہ وبرا النسمتہ لیدخلانہا وانی لمع معاویتہ
موقوف فے الحساب فائدہ افسوس ہے کہ حضرت علی اور امام باقر تو ابو بکر صدیق کی یہ کچھہ فضیلت
فرمائیں حتی کہ حضرت عمر پر بہ تصریح تمام فوقیت دیں اور روافض خذلہم اللہ انکے خلافت سے منکر ہوں
اور انکے کیا منکر ہیں بلکہ اپنے ائمہ سے منکر ہیں۔

سوال ۳ از جانب شیعہ

حضرت ابو بکر کی خلافت پر جو اجماع ہوا وہ موجب طریقہ معینہ اسلام کے واقع ہوا یا نہیں۔

جواب سوال سوم واقعی حضرت ابو بکر کی خلافت پر ایسا اجماع ہوا جیسا اہل اسلام میں

چاہئے بلکہ کسی اور بات مین ایسا اجماع ہوا ہے نہین یہانتک کہ چھوٹنے سے لیکر بڑے تک سب متفق ہو گئے حضرت علی نے جب دیکھا کہ میری بیعت نکرنے سے لوگونکو یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت علی ابوبکر صدیق کو خلیفہ برحق نہین جانتے خود حضرت ابوبکر صدیق کو بلا کر تنہا شکوہ شکایت دوستانہ کر کے وعدہ بیعت کیا اور اگلے روز مجمع عام مین آکر بیعت کی اگرچہ جی مین نہ تھی تو اُسوقت تک کسینی خدا نخواستہ گلے پر چھری نرکھی تھی اور رکھتے بھی تو کیا تہا امامون کی موت موافق عقیدۂ شیعہ اور شہادت کلیتو اونکے اختیار ہے باقی شیعونکا یہ رانڈرون کا سارونا کہ۔

یون گلے مین رسّی ڈالکر لائے اور یون ظلم وستم کیا شیطانی خواب ہے جن حضرت علی کا ہم ذکر کرتے ہین وہ دس پانچ سے تو کیا سارے جہان سے بہی اور چھینےوالے تھے

جواب ثانی از مولوی عبداللہ صاحب

اجماع خلافت حضرت ابوبکر پر بطریق معینہ اسلام ہی ہوا کیونکہ اجماع دین مین اکثر علماء دین دارون اور مسلمانونکا معتبر ہے جیسا کہ صاحب آیات بنیات باقرار علماء شیعہ لکھتا ہے قولہ یہ امر کہ سب مسلمانون نے جو اُسوقت تھے حضرت ابوبکر سے بیعت کی باقرار علماء شیعہ ثابت ہے جیسا کہ شریف مرتضٰے کے قول سے ظاہر ہے جو بحار الانوار کی جلد ۳ مین منقول ہے جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے باین الفاظ فرمایا ہے جمیع مسلمانان با بوبکر بیعت کردند و اظہار رضا و خوشنودی با وہ سکون و اطمینان لبوئے اونمودند و گفتند کہ مخالف او بدعت کنندہ و خارج از اسلام است سبحان اللہ کیا دین اور ایمان ہے حضرات شیعہ کا کہ حضرت صدیق اکبر کی عداوت سے دین محمدی کو باطل کرتے ہین اور چار لاکھ مسلمانون کو جو مہاجرین اور انصار اور مجاہدین تھے اور جنمین بنی ہاشم اور اہل بیت نبوی بہی داخل تھے اُن سبکو صراحتہ و کنایتہ کافر بناتے ہین نعوذ باللہ من ذلک انتہی مین کہتا ہون کہ اجماع اہل حل وعقد کا یہ ہوا کہ اسقدر لوگون نے متفق اللفظ ہو کر بخوشنودی تمام حضرت ابوبکر سے بیعت قبول فرمایی اور اسجگہ اولی الالباب کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ جب صاحب بحار انوار کہ جسکا ترجمہ مجتہد صاحب نے بزبان فارسی جمیع مسلمانان با بوبکر صحیح بیعت کردند و اظہار رضامندی الخ کیا ہی لکہتا ہو حضرات شیعہ اگر حیا دار ہون تو ڈوب مرنے کا مقام ہے کیونکہ ہم کہتے ہین کہ جب جمیع مسلمانان نے بخوشنودی تمام حضرت ابوبکر سے بیعت قبول کرلی تو حضرت علی رضی اللہ

عنہ بھی تو مسلمانون مین ہی شامل ہین ورنہ یا بحار الانوار جو نہایت معتبر کتاب ہے اور مجتہد صاحب کی تکذیب کرو
یا نعوذ باللہ حضرت علی کرم اللہ کو جمیع مسلمان مین سے استثنا کرو یا بموجب عبارۃ بحار و ترجمہ مجتہد کے تم خود
بدعتی اور خارجی بنو فقط۔

سوال چہارم از جانب شیعہ

اجماع اہل حل و عقد جو اوپر خلافت حضرت ابوبکر صدیق کے واقع ہوا ہے اُس مین کون کون سے فضایل
حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قابل امامت کے دیکھے

جواب سوال چہارم جتنی باتین خلیفہ مین چاہیین سب خلیفہ اول مین موجود تھین اعلم الناس
افضل الناس اشجع الناس اتقی الناس ازھد الناس ارحم الناس اعدل الناس اور سوا اسکی
جتنے وصف شیعون نے خلافت کے لئے تجویز کئے ہین سب اُن مین تھے سند مطلوب ہو تو جواب سوالات
سوم کو منجملہ جواب سوالات اربعہ کے جو اُن ۲۸ جوابون کے ساتھہ مرسل ہے ملاحظہ فرمایئے۔

جواب ثانی از مولوی عبداللہ صاحب

فضل ابوبکرؓ کا صحابہ کے نزدیک منجملہ متواترات تہا اور بہت سی احادیث اُنکی افضیلت کی زبان زد تھی
چنانچہ جو احادیث کہ فضایل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سوال جواب اول مین مذکور ہوئین وہی فضایل
موجب خلافت ہوئے اور ماسوا اُنکے اور فضایل لاتعد ولاتحصی ہین بخوف طوالت کے ذکر نہین کیا نقل
مشہور ہے آدمی کے لئے ایک بات کافی ہے اور عاقل کو ایک اشارہ بس ہے اور آیات قرانی سے بھی فضایل
بیشمار ثابت ہوتے ہین منجملہ اُنکے یہ آیت ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا
ترجمہ دوسرا دو مین کا جب دونون غار مین تھے جسوقت کہ اپنے ساتھی سے کہتا تہا غمگین مت ہو اللہ
ہمارے ساتھہ ہے **فائدہ** اسمین دوسرے کا احتمال ہی نہین اول تو ابوبکر کو رسول اللہ صلعم کا صاحب
فرمایا دوسرے معیت خداوندی مین رسول اللہ صلعم کے شامل کیا سبحان اللہ وصل علی اُس شخص کی
بزرگی پر جسکے ساتہہ خداوند دوجہان ہو ایک فرقہ کیا اگر اس سے تمام عالم باغی ہو جائے تو بھی کیا ہو سکتا
ہے ایسے شخص سے منحرف ہونا اپنی ذات بتانی ہے اور دوسری آیت لایستوی منکم من انفق
من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
ترجمہ برابر نہین ہو سکتے تم مین سے وہ لوگ جنہون نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا یہ لوگ

مرتبہ مین بہت بڑے ہین اُن لوگون سے جنہون نے حج کیا بعد فتح کے اور جہاد کیا اور قتال کرنا قبل فتح کے حضرت ابو بکرؓ کا بے انتہا روایات سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے عن علی انہ قال ایھا الناس اخبرونی باشجع الناس قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکرؓ لقد رایت رسول اللہ علیہ وسلم واخذ قریش فھذا یجبہ وھذا یتلتلہ وھم یقولون انت الذی جعلت الالھۃ الھا واحدا قال فواللہ مادنی منا احد الا ابو بکر یضرب ھذا ویجبی ھذا ویتلتل ھذا وھو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ ثم رفع علی بردۃ کانت علیہ فبکی حتی ابتلت لحیتہ ثم قال رفع علی بردۃ امومن ال فرعون خیر من ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فواللہ لساعۃ من ابو بکر خیر من مثل ال فرعون وذلک رجل یکتم ایمانہ وھذا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے کہا اے لوگو مجھکو بتلاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے لوگون نے کہا ہم تو نہین جانتے آپ ہی بتلائے کون ہے کہا ابو بکر ہین بیشے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے جب کہ قریش ایذا دیتے تھے کوئی آپ کو پیٹھ کے بل گراتا تہا اور کوئی منہ کے بل اور یہ کہتے جاتے تھے تو ہی ہے وہ شخص کہ بہت سے معبودونکو ایک ٹھہرایا حضرت علی کہتے ہین قسم اللہ کی ہم مین سے سوا ابو بکر کے اور کوئی حضرت کے قریب نہوا ابو بکر کسکو ارتے کسیکو کمر کے بل گراتے تھے اور کسیکو پیشانی کے بل اور یہ کہتے تھے خرابی ہو تمہاری تم کیا مارتے ہو تم ایسے شخص کو جو کہتا ہے پروردگار میرا اللہ ہے پہر حضرت علی نے اپنی چادر جو اوڑہ رہے تھے اُٹھائی اور روئے یہانتک کہ ریش مبارک تر ہوگئی پہر کہا قسم دیتا ہون تمکو ساتہہ اللہ کے آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہے یا ابو بکر اسپر لوگ چپکے رہے آپنے کہا مجھکو جواب کیون نہین دیتے قسم ہے اللہ کی البتہ ایک ساعت ابو بکر کی بہتر ہے مومن آل فرعون جیسے شخص سے وہ تو ایسا شخص تہا کہ ایمان اپنا پوشیدہ رکہتا تہا اور یہ ایسا شخص ہے کہ اپنے ایمان کو ظاہر کیا دیگر حدیث محبوب سبحانی مع آیت قرآنی عن ابی جریج قال ان ابا قحافۃ سب النبی صلعم فصکہ ابو بکر صکۃ فسقط فذکر ذلک النبی صلعم فقال یا ابو بکر فقال واللہ لو کان السیف قریبا منی لضربتہ فنزلت لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کان اباءھم ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے کہ ابو قحافہ نے رسول اللہ صلعم کو بُرا کہا اسپر ابو بکر نے ایک طمانچہ ابو قحافہ کے مارا

انه صلی اللہ علیہ وسلم قال ماطلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی
وفی لفظ علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر ترجمہ اور روایت کی
عبد الرحمن ابن حمید نے اپنی مسند مین اور ابو نعیم وغیرہ نے ابو درداء سے کہ بیشک رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ آفتاب نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا کسی شخص پر جو بہتر ابوبکر سے ہو مگر یہ کہ نبی ہو اور
ایک روایت مین یہ لفظ ہی علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر فائدہ اس
حدیث سے فضیلت خلیفہ اول کی ماسوا نبی و رسول کے تمام بنی آدم پر ثابت ہوتی ہے۔ دیگر
فی الاوسط عن سعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس
جبرئیل اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابی بکر فائدہ
سنت جماعت کے نزدیک خلیفہ اول کے اس حدیث سے کتنی فضیلت ثابت ہوئی کہ روح القدس
جبرئیل بھی انکو بہتر و افضل تمام امت کا فرمائی پر شیعہ اوسکو بھی روح القدس کی غلطی پر محمول
کرینگے نعوذ باللہ من ہذا الفرقۃ الخائنۃ دیگر اخرج الشیخان عن عمرو بن العاص قال قلت یا رسول
اللہ صلعم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجل قال ابوھا قلت ثم من قال
ثم عمر بن الخطاب ترجمہ بخاری اور مسلم نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا عمرو بن العاص
نے کہ مین عرض کی یا رسول اللہ صلعم کون شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے آپنے فرمایا
عائشہ مینے عرض کی مردونمین سے زیادہ کون ہے فرمایا اسکا باپ پھر مینے عرض کی ان کے بعد
کون آپنے فرمایا عمر بن الخطاب فائدہ سود اللہ وجوہ الروافض رسول اللہ صلعم تو حضرت عائشہ
اور انکے باپ کو سب آدمیونسے زیادہ چاہین اور یہ انکی شان مین کیا کچھ زبان درازیان کرین دیگر
اخرج الترمذی وغیرہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر و عمر
ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین ترجمہ اور ترمذی وغیرہ
نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہا فرمایا رسول صلعم نے حضرت ابوبکر اور عمر کے لئے یہ دونون
سردار ہین بڑے عمر کے جنتیون مین اولین اور آخرین کے فائدہ اس حدیث مین رسول اللہ
صلعم نے روافض کی مطلقا بیخ کنی کر دے ہے کیونکہ شیخین کو سردار کہول جنت فرمایا معلوم ہوا
کہ تادم والپسین مومن کامل رہینگے اور بعد انتقال کہول جنت کے سردار بنین گے پر یہ فرقہ باغیہ ہر

کہ ابو قحافہ زمین پر گر پڑے پھر حضرت نے اسکا ذکر فرمایا کہ ابو بکر کیا تو نے ایسا کیا کہا قسم اللہ کے اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو بیشک اُسکے مارتا تب یہ آیت نازل ہوئی نپاویگا تو اُس گروہ کو جو اللہ پر ایمان لائے ہین اور قیامت کے دن پر کہ دوست رکہین وہ اُن لوگونکو جو اللہ رسول سے دشمنی رکھتے ہین اگرچہ اُنکے باپ ہی کیون نہون دیگر واقعہ غزوہ احد مین مذکور ہے کہ ابو سفیان نے ندا کی وہل فی القوم محمد وہل فی القوم ابن ابی قحافہ وہل فی القوم ابن الخطاب ترجمہ ایا محمد قوم مین موجود ہے آیا قوم مین ابو قحافہ کا بیٹا ہے آیا قوم مین عمر بن خطاب ہے فائدہ اسکا پوچھنا اس غرض سے تہا کہ اگر خدا نخواستہ یہ اشخاص نہ ہوئے تو ہمارا کام بن گیا اور ہم نے میدان جیت لیا اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی آنکھون مین بھی یہ ہی لوگ اسی ترتیب سے کھٹکتے ہین۔

سوال ۵ از جانب شیعہ

آیا کوئی فضیلت حضرت ابو بکر صدیق مین ایسے تھے جو حضرت علی مرتضی مین نہ تھی۔

جواب سوال پنجم اس سوال کا اگر یہ مطلب ہے کہ اوصاف حمیدہ مین سے کوئی ایسا وصف بتلاؤ جو حضرت ابو بکر صدیق مین اور حضرت علی مین نہو تو ہم نہین کہہ سکتے کہ فلانی خوبی انمین تھی اُنمین نہ تھی پر اس سے سائل کو کوئی نفع نہین اگر دو شخصون مین برابر اوصاف ہون تب جسے خلیفہ بنا دین بجا ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ کمی بیشی کا فرق بتلاؤ تو یہ ہمارا ذمہ ہے مگر ہم جواب سوم مین منجملہ سوالات اربعہ مین بالاجمال اسکا جواب دے چکے ہین الغرض اوصاف مین بلکہ تمام اوصاف مین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ سے بڑہکر تھے اس مین حضرت علی ہون یا اور کوئی چنانچہ خود حضرت علی ہی فرماتے ہین کہ سب مین افضل حضرت ابو بکر ہین سند مطلوب ہو تو بخاری مین دیکھ لیجئے تروانہ محمد بن الحنیفہ فرزند ارجمند حضرت شیر خدا یہ روایت موجود ہے بالجملہ اور اور عالم تھے تو ابو بکر اعلم تھے اور زاہد تھے تو ابو بکر ازہد تھے اور راحم تھے تو ابو بکر ارحم تھے علے ہذا القیاس۔

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

چند فضائل تو در باب خلافت مذکور ہو ہی چکے اور دیگر فضائل بھی بہت ہین مثل قصہ اُس رات کے جس رات کو تو حضرت صلعم بقصد ہجرت غار مین تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر کا یہ حال ہوا کہ سب عیال و اطفال کو کفار مین چھوڑ کر حضرت کے ہمرکاب ہوئے اور باوجود تلاش شدید و دوڑ دہوپ

کفار کے حضرت کے ساتہہ غار مین رہے اور اُس غار مین حضرت کے آرام کے لئے اپنا کپڑا پھاڑ کر سارے
بِبہوونکے سوراخون مین دیا جب کپڑا نہ رہا اور ایک سوراخ باقی رہ گیا اُسپر اپنا پاؤن لگا کر بیٹھ گئے
اور حضرت اپنے سر مبارک کو حضرت ابو بکر کے زانو پر رکھ کے بے فکر ہو کر آرام فرمانے لگے اس اثنا مین
حضرت ابو بکر کے پاؤن مین چند بار سانپ نے کاٹا پر حضرت خلیفہ نے بسبب خیال بے آرامی حضرت
رسول اللہ صلعم کے کچھہ دم نہ مارا حتی کہ بے اختیار حضرت خلیفہ کے آنسو جاری ہو کر رسول اللہ
صلعم کے چہرہ مبارک پر گرے حضرت نے فوراً بیدار ہوتے ہی کیفیت پوچھہ کر اپنا لب مبارک لگا دیا فوراً
شفا ہو گئی منصفو نکو اتنی ہی بات فرق مراتب کے لئے کافی و وافی ہے کہ حضرت علی کی آنکھون مین
بوقت بہیجنے خیبر کے رسول مقبول نے لب مبارک لگایا اور حضرت ابو بکر کے پاؤن مین دوسرے یہ کہ حضرت
امیر المومنین کی آنکھو نمین بغرض خیبر بہیجنے کے لب لگایا اور حضرت ابو بکر کے پاؤ نمین بغیر شفا نہ کہ ماسوائے
فرط محبت کے دوسری وجہ نہ تہی اور اس واقعہ ہجرت مین سواری حضرت ابو بکر کی معرفت تیار ہوئی
زاد راہ اُنکے گہر کا غلام انکا غار مین دودہ لاتا تہا بیٹا انکا خبر کفار کی تمام دنکی منصوبے رات کو
آکر سُناتا غلام ابو بکر کا رفیق راہ تہا اجیر انکا رہبر تہا غرض کہ سفر ہجرت کو رفاقت صدیقی ہر طرف سی
گہیرے ہوئے تھی ماسوا ابو بکر کے رسول اللہ صلعم کو کمر پر لے کے کون ہاتہون کے بل پہاڑ پر چڑہتا
تہا اور کسکی طرف سے ایسی ایسی مددین پہونچین شعر دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست ؛ در
پریشان حالی و درماندگی ؛ اور منجملہ فضائل کے گفتگو کرنا حضرت ابو بکر صدیق کا یوم بدر و یوم
حدیبیہ کے اور رونا حضرت ابو بکر بسبب غایت رازدانی کے بوقت فرمانے رسول اللہ صلعم کے
ان عبد اخیر اللہ تعالی بین الدنیا والاخرہ ترجمہ اللہ تعالے نے اپنے بندہ کو اختیار دیا
چاہئے دُنیا پسند کرے چاہے آخرۃ ؛ اور خطبہ پڑہنا حضرت ابو بکر کا بعد وفات رسول اللہ صلعم اور
تسکین دینا لوگونکو اور کہڑا ہونا مقدمہ بیعت مین واسطے خیر خواہی مسلمین کے پھر اہتمام کرنا جیوش
بہیجنے کا حسب ارشاد رسول مقبول کے ملک شام کی طرف اور قتال کرنا مرتدین سے اور حضرت صلعم
کا انت عتیق اللہ من النار فرمانا اور طبرانی نے عمدہ سند سے کہا ہے اخرج الطبرانی
بسند جید صحیح ترجمہ حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ
اسم ابی بکر من السماء ترجمہ حکیم بن سعد سے روایت ہے کہا سُنا مین نے علی کو کہتے تھے اور

اور قسم کہاتے تھے کہ بیشک اللہ نے حضرت ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے اُتارا ہے۔ غرضکہ صدیق نام پانا اور جبل احد کو حضرت صلعم کا فرمانا اسکن یا احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان اور سب مسلمانون کا متفق ہوکر خلیفہ اول بنانا اور اور لکھو کہا فضائل ہین کہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہین خدا کا فضل ہے اہل سنت جماعت کی کتابین بہت ملتی ہین حضرات شیعہ کی کتابونکی طرح مفقود و محجوب نہین اگر کچھہ سلیقہ کتاب بینی کا ہے تو دیکہہ لیجیے ورنہ خواہ مخواہ دخل در معقولات نہ دیجیے اور بحث و مباحثہ کا ٹانگ نہ توڑئے اور اگر ہماری کتابون کے دیکھنے کا شعور نہین تو اپنی ہی کتابین دیکھکر ذرا تو شرمندہ ہوجیے دیکھو کشف الغمۃ کہ جو تمہارے یہان نہایت معتبر ہے تمہارے کیسے پترے کہولتی ہے

سئل الامام ابو جعفر عن حلیۃ السیف هل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق بسیفہ فقال الراوی وانت تقول هکذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے پوچہا کہ تلوار کو زیور لگانا یعنی سونے چاندی سے آراستہ کرنا آیا جایز ہے آپ نے فرمایا ہان ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو زیور سے آراستہ کیا کہا راوی نے تم ایسا کہتے ہو یہ سُنکر امام اپنی جگہہ سے کود کر اُٹھے پہر فرمایا ہان صدیق ہان صدیق ہان صدیق پھر جو شخص اُنکو صدیق نہ کہے اللہ اُسکی بات دُنیا اور آخرت مین سچی نکیجیو ف غور کرنے کا مقام ہے کہ اول تو خود بخود امام محمد باقر نے حضرت ابوبکر صدیق کو صدیق فرمایا دوسرے اُن کے فعل کی سند ذکر فرمائی چونکہ سائل رافضی تہا اُس نے تعجب سے کہ کیا آپ بھی صدیق فرماتے ہین حضرت امام محمد باقر یہ لفظ سُنتے ہی طیش مین آکر کہڑے ہوگئے اور فرمایا ہان صدیق ہان صدیق ہان صدیق جو اُسکو صدیق نہ کہے اللہ اُسکو دین و دُنیا مین سچا نکرے اے حضرات امامیہ اسوقت مین تم سے بطور راز داری کے پوچہتا ہون خدا کے لئے سچ تو بتاؤ کہ تمہارے ایمہ تو اسقدر حضرت صدیق کے محب و متبع ہین تم کیسکے پیرو ہوئے ہو اور امامون تک سے بھی کیون تقیہ کر رکھا ہے اور ایک نصیحت بہ نظر دوستانہ کہتا ہون کہ صاحب الحیاء والایمان سے اعراض نکرو تا کچھہ حصہ حیا کا تمکو بھی مل جائے۔

سوال ۶ - از جانب شیعہ

حضرت علی مرتضی مین کون کون ایسے فضایل ہین جو حضرت ابوبکر یا دیگر صحابہ مین نہ تھے؟

جواب سوال ششم اس سوال مین سوال پنجم ہی کو اُلٹ لیا ہے سو اسکا جواب بھی اُسی کے جواب مین دیکھو

تعلیم ابن الصدیق

جواب ثانی از مولوی عبداللہ صاحب

معلوم رہے کہ جمیع صحابہ مین فضائل جزئیہ مین یہ تفاوت موجود ہے کہ ایک بات ایک مین ہے اور دوسرے
مین نہین اسی قیاس پر حضرت علیؓ مین دامادی کی فضیلت ہے جو حضرت ابوبکر مین نہ تھی عثمان رضی اللہ عنہ
مین دوہری پائی جاتی تہی اور بروقت ہجرت رسول اللہ صلعم کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اس مکان
مین تنہا رہنا بیشک فضیلت ہے لیکن حضرت ابوبکرؓ کا رسول اللہ صلعم کے ہمرکاب ہو لینا کچھ کم نہین
بلکہ بایں وجہ زیادہ ہے کہ بوجہ حمایت رسول اللہ صلعم قاصمتہ کفار کو حضرت صدیق سے زیادہ تھی
کیونکہ جتنا کوئی اپنے دشمن سے مرتبط ہوتا ہے وتنا ہی خار گزرتا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
اول تو بسبب کم عمری کے کچھ مزاحمت نہ تھی دوسرے یہ کہ جبحال مین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت صلعم کے ہمراہ نہ تھے پھر انسے کیا پرخاش تھی اسی لئے انکو بھی کچھ نہ کہا اور حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ کے گھر جاکر انکے بیٹے بیٹی اسما کے طمانچہ مارا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت فضائل
ہین چنانچہ رسول اللہ صلعم نے غزوہ تبوک نہ لیجانے پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ملال یہ کہکر دور
کیا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی من بعدی اخرجہ
بن ابی وترجمہ کیا تو اس بات سے راضی نہین ہوتا کہ تو میری نسبت ایسا ہو جیسے حضرت ہارون
موسیٰ کی نسبت تھی سوائے اسکے کہ وہ نبی تھے میرے بعد نبی نہین ہے اور فتح خیبر کے لئے یہ کہکر جھنڈا
حضرت نے امیر المومنین کو مرحمت فرمایا لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ
ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اخرجہ احمد والبزار عن سہیل بن سعید ترجمہ البتہ دونگا
مین جھنڈا کل کو اس شخصکو کہ اللہ تعالے اسکے ہاتہ سے فتح دے گا دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو
اور اس کے رسول کو اور اللہ اور رسول اسکو دوست رکھتے ہین۔ اور ایک یہ فرمانا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ الترمذی عن ابی سریحہ او زید بن ارقم اور اہل بیت مین
دعا کرکے داخل کیا جو قصہ عبا مشہور ہے اور مواخات کے وقت یہ فرمایا انت اخی فی الدنیا
والاخرۃ اخرجہ الترمذی عن ابن عمر ترجمہ میرا بھائی ہے دنیا
اور آخرۃ مین اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وغیرہ قبلک اخرجہ الترمذی
والحاکم علی ترجمہ مین شہر علم کا ہون اور علی اسکا دروازہ ہے۔ فضائل بے انتہا ہین لیکن

ایسے فضایل جزئیہ خلفاء اربعہ مین بلکہ اکثر صحابہ مین پائے جاتے ہین بخوف درازی عجالہ کے ذکر نہین
کئے اور فضیلت جزوی سے فضیلۃ کلی ثابت نہین ہوتی جیسے حضرت عُمر رضی اللہ کی شان مین یہ حدیث
وارد ہوئی ہے۔ اخرج الترمذی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن
عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لوکان نبی من بعدی لکان عمر
ترجمہ ترمذی نے ابن عُمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ نے کیا حق کو عُمر کی
زبان پر اور اُسکے دل پر اور روایت کی ترمذی اور حاکم نے اور تصحیح کی اُسکی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلعم نے اگر ہوتا نبی میرے بعد تو البتہ عمر ہوتا۔ اور جیسے حضرت عثمان بن عفان کی
شان مین وارد ہوئین اخرج الشیخان عن عائشۃ ان النبی صلعم جمع ثیابہ حین
دخل عثمان وقال الا استحیی من رجل تستحیی منہ الملئکۃ اخرج الترمذی عن
انس والحاکم وصححہ عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال جاء عثمان الی النبی صلعم
بالف دینار حین جہز جیش العسرۃ فنثرھا فی حجرہ فجعل رسول اللہ صلعم
یقلبہا ویقول ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم مرتین واخرج الترمذی
عن انس قال لما امر رسول اللہ صلعم ببیعۃ الرضوان کان عثمان بن عفان
رسول رسول اللہ صلعم الی اھل مکۃ فبایع الناس فقال النبی صلعم ان
عثمان فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری فکانت
ید رسول اللہ صلعم لعثمان خیر من ایدیھم لانفسھم ترجمہ امام بخاری اور مسلم
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے درست
کئے جب آپکے پاس عثمان آئے اور آپنے فرمایا کیا شرم نکرون مین اُس شخص سے کہ جس سے
فرشتے شرم کرتے ہین ترمذی اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے اور تصحیح کی اُسکی عبد الرحمن بن
سمرۃ سے کہا آئے عثمان نبی صلعم اللہ کے پاس ہزار دینار لیکر جب کہ جیش عسرت کا سامان کیا
اور لاکر آپکے گود مین ڈالدئے رسول اللہ صلعم اُن دینارونکو اُلٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے
نقصان نہین کرتا عثمان کو کوئی عمل بعد کا آج کے دن کے دوبارہ فرمایا اور روایت کی ترمذی نے

انس سے کہا جب کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیعت رضوان کا تو عثمان بن عفان حضرت کی طرف سے مکہ والونکے پاس قاصد گئے تھے لوگون نے حضرت سے بیعت کر لی آپ نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام کے واسطے گئے ہین اور اپنے ایک ہاتہہ پر دوسرا ہاتہہ مارا سو رسول اللہ صلعم کا ایک ہاتہہ حضرت کے واسطے تہا بہتر تہا اور لوگون کے ہاتہون سے جو اُن کے لئے تھے۔ غرضکہ اکثر احادیث فضائل مین وارد ہوئی ہین کہ وہ فضائل ایک دوسرے مین نہین پائے جاتے فضائل جزئیہ سے علو مرتبہ نہین ہوتا ہان جس طرح اجماع امت خلافت پر مرتبہ بمرتبہ چلا آیا ہے اُسی طرح فرق مراتب بھی ہے کیونکہ مجموعۂ فضائل سے فضیلت کلی حاصل ہوتی ہے۔

سوال ۷ از جانب شیعہ

سوای حضرت مرتضی کے کسی اور صحابہ کے لئے کبھی رد شمس واقع ہوا +

جواب سوال ہفتم

آفتاب کا غروب ہو کر پھر نکل آنا طبرانی اور طحاوی نے با نطور نقل کیا ہے کہ خیبر کی راہ مین بعد عصر رسول اللہ صلعم حضرت علی کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو گئے بعد غروب آنکھہ کھلی تو حضرت علی سے پوچھا تم نے عصر کی نماز پڑہی آپ نے عرض کیا کوئی نہین آپنے دعا فرمائی خدا تعالے نے آفتاب کو پھر ہٹایا پہاڑونپر دہوپ نظر آنے لگی اس روایت کا ہرچند صحاح ستہ مین پتا نہین اور ابن جوزی نے جو بڑے محدث ہین اس روایتہ کو منجملہ موضوعات یعنے جہوٹی حدیثون مین شمار کیا ہے پر اور محققون نے اُسکی تصحیح بھی کی ہے سو ہمین ہی یہی بات پسند ہے کچہہ اپنی محبت کا تقاضا کچہہ شیعونکی خاطر اسپر بہی وہ نہ سمجہین تو اُنہین خدا سمجھے پر ہمین نہین معلوم اس سوال مین سائل نے کیا فائدہ سمجہا ہے اگر یہ تنہا ہے کہ یہ معجزہ حضرت علی کے نام لگ جائے تو اُسکی امید بیجا اگر ہے تو رسول اللہ صلعم کا معجزہ ہے ہان حضرت علی کی کارگزاری اور خاطرداری البتہ باعث دعا مذکور ہوئے سو یہ کونسی بڑی بات ہے رسول اللہ صلعم کے نزدیک یہ ادنی بات ہے اس سے پہلے مکہ مین کفار کی استدعا سے معجزۂ شق القمر ہوا تہا تو کفار کی کیا فضیلت نکلتی تہی اور اگر اس مین کچہہ فضیلت ہے تو فقط اتنی ہے کہ اُنکی یہ خدمت پسند آئی سو رسول اللہ صلعم کو ابوبکر کی خدمتگذاریان اس سے زیادہ پیش نظر تہین بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح مین موجود ہے کہ جناب سرور عالم صلعم نے کہون

کیون ارشاد فرمایا کہ جتنا ابوبکر کا احسان میرے ذمہ ہے اُتنا کسیکا نہین پر اُنکو قضاء نماز کا اسوجہ سے
کبھی اتفاق نہوا تہا ورنہ اُن کے لئے دُعا کرتے تو مغرب چہوڑ مشرق سے آفتاب نکل آتا باینہمہ یہہ دعا تھی
اور دعا مین بے اختیاری ظاہر ہے خدا کو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے قبول نکرے اور قبول کرلے
تو خدا کے نزدیک بڑی بات نہین پر قابل تعریف یہ بات کہ خدا ساتھ ہوجائے سو تُم بھی جانتے ہو کر
ان اللہ معنا کے کیا معنے ہین اور یہہ آیت کسکی شان مین ہے یار غار کون تہا اور سکینۃ خداوندی
کسپر نازل ہوئے اور اُسکو بھی جانے دیجئے اگر یہہ آفتاب کا لوٹ آنا حضرت علی کی خاطر ہوا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر نہ تہا آپ کی دعا کا اس مین اثر نہ تہا اور تہا تو برائے نام تھا ظاہر
کا بہانہ تہا ورنہ اصل مین حضرت علی ہی کی خاطر تھی تو پھر کیا اس سے کچھ فضیلت لازم نہین آتی
ورنہ حضرت علی اور صحابہ تو درکنار رسول اللہ صلعم سے بھی افضل ہوجائینگے ادہر یہ معجزہ اول
حضرت سلیمان کی خاطر واقع ہوا ہے اس صورۃ مین حضرت سلیمان سوا حضرت علی اور سب سے افضل
ہوجاینگی مگر تمہین فرما و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درکنار حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسی
حضرت عیسی علیہم السلام افضل ہین یا حضرت سلیمان شفاعت کی حدیث تو سنی ہوگی اُس مین دیکھی
خلایق کس کسکی طرف بغرض شفاعت جائینگے اس مین کہین سلیمان کا ذکر نہین۔

جواب ثانی از مولوی عبداللہ صاحب

یہہ بھی فیصلہ آخری ہے اور یہہ فضیلت بہ نسبت فضیلت حضرت ابوبکر کے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردوں مین
سب سے زیادہ مجکو ابوبکر محبوب ہے اور بہ نسبت فضیلت حضرت عمر کے کہ لو کان نبی من بعدی
لکان عمر اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور بہ نسبت فضیلت حضرت عثمان کے الا نستحی من رجل
نستحی منہ الملئکۃ کچھ معتدبہا نہین اور اصل بات یہ ہے کہ ردشمس فقط رسول اللہ صلعم
کی دعا سے ہوا ہے اسمین کوئی فضیلت حضرت علی کی نہ حاصل ہوی کیونکہ حضرت رسول مقبول
جس کے واسطے دعا فرماتے ردشمس ہوجاتا پر چونکہ اُنسے کبھی درباب صوم وصلوات مداہنت
نہوی اس لئے اُن کے لئے دعا ردشمس ہی وقوع مین نہ آی درحقیقت امیر المومنین کی فضیلت
اسمین ظاہر ہوتی کہ خاص انکی ہی دعا سے ردشمس ہوتا اور کیسکی دعا سے نہوتا اور یہ کہین ثابت
نہین سائل کو شرم نہین کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل تہوڑے تھے جو اُسکو بڑے

اہتمام سے جُداگانہ سوال قرار دیا اور ایک قاعدہ اور بہی ملحوظ خاطر رکہنا چاہئے کہ جو معجزہ نبوی ہے اُس سے خواہ مخواہ غیر کی فضیلت ثابت نہین ہوتی اور اگر اُسکو تم نمانو تو اکثر معجزون سے فضیلت کفار کی نکل آویگی تتبع فضایل جمیع صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب صحابہ حضرت کے مرغوب و محبوب تھے لیکن بمقتضاء آیۃ کریمہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض الخ کے خلفاء ایمان اور اعمال صالحہ سے مشرف ہوکر بہرہ اندوز خلافت جہات اربعہ ہوئے جاننا چاہئے کہ خداوند کریم نے خود اُن کے ایمان اور اعمال صالحہ اور خلیفہ بنانے کے لئے اتنے مدت پیشتر خبر دی افسوس ہے جو امر خداوند تعالیٰ کی مرضی سے ہو روافض اُس کو نمانین یہ وہ مثل ہے کہ بادشاہ کا مال صرف ہوا اور خزانچی کی جان نکلی یہ کیسی مسلمان ایماندار ہین کیا اسی بات پر ایمان لائے ہین کہ حکم خُداوندی نمانین گے اگر یہ بات ہے تو بیشک پختہ مومن ہین۔

سوال ۸ از جانب شیعہ

حضرت علیؓ کے لئے پیغمبر خدا نے یہہ فرمایا یا نہین کہ وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھتے ہین اور خدا اور رسول خدا اُسکو دوست رکھتے ہین یا یہ کہ لڑائی خندق کے دن کی حضرت علی کی افضل ہے تمام اُمت کے اعمال سے جو قیامت تک کرین۔

جواب سوال ہشتم۔ واقعی رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کی شان مین فرمایا کہ وہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اور اللہ انکو دوست رکہتا ہے اور یہ ہمارا عین ایمان ہے پر اس سے افضلیت کا ثابت کرنا ایسا ہے جیسا کسی نے کہا ہے ؎ چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ٭ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا صاحبو اول تو خدا تعالے ہر متقی کی نسبت فرماتا ہے ٭ ان اللہ یحب المتقین دوسرے تبعان سنت کو بیان ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ٭ جسکے معنی یہ ہین کہ اگر تمکو اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو اللہ کو تم سے محبت ہوجاوے گی اور اللہ تمہارے سب گناہ بخشدیگا اور اللہ غفور رحیم ہے ٭ اس سے ظاہر ہے کہ یہ بات ہر مومن کو نصیب ہوسکتی ہے ورنہ ہدایت کے کیا معنی ہین اگر یہ بات ممکن نہوتی تو پھر یہ ارشاد ایسا تہا جیسے یون کہتے تم خدا ہوجاؤ اور ہم نے مانا یہ امر اُونکو حاصل نہین یا بدشواری حاصل ہے پر اسکو کیا کیجے خداتعالے نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نسبت کہہ کے تکلیف اٹھانا کر کہا ہیونکی شان مین اُس سے زیادہ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم فسوف یاتی اللہ

بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم حاصل معنی یہ ہے کہ اے ایمان والو اگر تم مرتد ہو جاوگے
تو اللہ اور ایسے لوگونکو لے آے گا جنسے خدا کو محبت ہوگی اور خدا سے اونکو محبت ہوگی مومنونکے سامنے
ذلیل کافرون کے روبرو بڑے عزت والے خدا کی راہ مین جہاد کرینگے اور کسیکے برا کہنے سے نہ ڈرین گے
اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بہت وسعت والا دانا ہے اول تو یہی فرق دیکھئے کہ وہ حدیث
ہے اور یہ آیت دوسرے اسمین فقط محبت طرفین ہی کا ذکر نہین یہ اتنے لنبے چوڑے فضائل اور یہی ہین
اور پہر کس انداز سے فرماتے ہین یہ ہمارا افضل ہے ہر کسیکو نہین ملتا جسکو ہمارا جی چاہتا ہے اُسکو دیتے ہین
بہرحال یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق اور اُن کے ہمراہیونکی شان مین پہلے سے نازل فرمائی گئی ہے دلیل
مطلوب ہے تو سُنیئے اس آیت سے دو باتین معلوم ہوتی ہین ایک تو کچھ لوگ مرتد ہو جائینگے دوسرے
یہ کہ اُنسے وہ لوگ لڑینگے جو خدا کے پیارے اور ایسے ہونگے سو آپ ہی فرمائیے کسکے زمانہ مین لوگ
مرتد ہوئے اور کون اُنسے لڑا ابا فی حضرت ابوبکر کو اگر نعوذ باللہ مرتد کہتے ہو تو یہ فرمائیے بجز کفار اونسے
اور کون لڑا حضرت علی لڑے یا حسین لڑے اور اگر آپکے نزدیک کفار ہی خدا کے پیارے اور موصوف
باوصاف مذکورہ ہین تو مبارک باد ہم ہارے تم جیتے صح باقی خوارج کو مرتد نہین کہہ سکتے وہ بدعتی تھے مرتد
جب ہوتے جب کہ کلام اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو جاتے سو کلام اللہ کی نسبت
اُن کا اعتقاد تو ناہین حدیثون سے ثابت ہے جن سے اُن کی مذمت نکلتی ہے ہان یہ بات جدی رہی
کہ وہ بدعت کس درجہ کی تہی کفر کے درجہ کو پہونچ گئی تہی یا ابہی سرحد اسلام ہی مین تہی بہرحال مرتد
ہونا اور ہے اور بدعتی ہونا اور جیسے شرابی ہونا اور ہے اور زانی ہونا اور۔ اور اگر بالفرض اسکو ارتداد
ہے کہتے ہین تو وہ ارتداد اس ارتداد کی برابر نہین اسی لئے خوارج کے قاتل ایسے عظیم المرتبہ نہونگے جیسے
قاتلان مرتدان زمانہ صدیق اکبر۔ اور حق یہ ہے کہ خوارج بدعتی ہین پر پرلے درجہ کے بدعتی جیسے
شیعہ ویسے ہی خوارج ہان بوجہ سب وشتم افضل الصحابہ اگر روافض کو خوارج سے بڑہکر کہئے تو
بجا ہے چنانچہ حدیثون مین جو روافض کی مذمتین ہین وہ خوارج کی مذمتون سے بڑہکر ہین ہائے افسوس
یہ فرقہ بھی اگر اسیطرح لشکر آرائی کرتا اور صحابہ سے برسر پرخاش ہوکر سر قلم کراتا تو کیا اچھا ہوتا
یہہ جھگڑا ہی چک جاتا۔ اب رہی یہ بات کہ ایک جہاد خیبر تمام اعمال امت سے بڑہ جاے یا روزنکی

گھڑھی ہوی بات ہے حدیث اور کلام اللہ مین اُسکا کہین تپا نہین۔

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

قول اُسکا کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتے ہین الخ یہ الفاظ بعینہ اُس قوم کے حق مین خداوند تعالی نے فرمائے ہین جو مرتدین کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالے قایم کرے گا قال اللہ تعالی یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین الخ مصداق اس آیت کی خلیفہ اول اور اُن کے معاون ہین اور وجہ فرق کی کچھہ نہین حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ بھی اُن کے شامل مورد اُن الفاظ کے ہین علاوہ برین جیسے یہہ دو حدیثین حضرت علی کی فضیلت پر دلالت کرتی ہین ایسے ہی ایک آیت اور ایک حدیث حضرت ابو بکر کی فضیلت مین منجملہ چند آیات و احادیث کے بیان کی جاتی ہین لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ عند اللہ اسکے مصداق حضرت ابو بکر ہین جب اللہ تعالے منکم تمام اصحابہ کی جانب خطاب فرما کر اعظم ہونا فرمائے تو پھر کیا حجت باقی رہ گئی اور حدیث یہ ہے عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ابو بکر الصدیق علیہ عباءۃ قد خلہا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبرائیل فقال یا محمد مالی اری ابا بکر عباءۃ قد خلہا فی صدرہ بخلال فقال یا جبرائیل انفق علی قبل الفتح فقال فان اللہ یقرء علیہ السلام ویقول قل لہ اراض انت عنی فی فقرک ہذا ام ساخط فقال ابو بکر اسخط علی ربی انا عن ربی راض انا عن ربی راض غور کرنے کی جگہہ ہے کہ جب اللہ تعالے جسکو صحابہ سے اعظم درجہ کا فرمائے اور سلام کہلا کر بھیجے اور رضا جوی کا طالب ہو اسکا کیا کچھہ مرتبہ ہوگا وہ بہت محب و محبوب ہے اور جو کہ آپنے حدیث خندق کی تحریر فرمائی ہے اہل سنت کے کتب معتبرہ مین تپا ہی نہین ایسی تو بے ٹھکانے کی بات نہ فرمائیے یہہ دین کا مقدمہ ہے۔

سوال ۹۔ از جانب شیعہ

شیخین یا دیگر صحابہ داخل امت ہین یا نہین

جواب سوال نہم شیخین اور دیگر صحابہ داخل امت محمدی کیا سردفتر امت محمدی ہین اعتبار نہ آئے تو کلام اللہ کی سند لیجئے خداوند کریم سورہ تحریم مین فرماتا ہے یوم لا یخزی اللہ النبی والذین اٰمنوا معہ اس آیت کے معنی اور یہ کے ٹکڑے سمیت یہ ہین اسے ایمان والو اللہ کی طرف خالص توبہ کرو

شاید تمہارے گناہونکا بہی اللہ کفارہ کردے اور داخل کردے تمکو ایسی جنتون مین جنکے نیچے سے نہرین بہتی ہونگی کسدن جسدن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتہہ ایمان لائے پہر اُسکے بعد اور تعریف فرماتے ہین مگر یہین انحصار منظور ہے مطلب یہہ ہے کہ عام مومنونکو یہ ارشاد ہے کہ اگر توبہ خالص کرکے لاؤگے تو شاید تم بہی نبی صلعم اور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ساتہہ جنتون مین داخل ہوجاؤ اب دیکہئی الذین آمنوا معہ کا ترجمہ یہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے نبی کے ساتہہ سو تمہین فرماؤ وہ صحابہ ہین یا نہین اور آپ ہان اگر فقط التوا فرماتے تو یہ بات سکو عام ہوجاتی مگر اس صورۃ مین یہ کلام اللہ لغو ہوجاتے اسوقت مین اس مثل کے کیا معنی تہے عام لوگون کا جو حال ہوگا وہ عام لوگون کے لئے تو یقینی ہے دوسرے اتنی بات کے لئے اور توبہ کرانے کی کیا ضرورۃ تہی تیسرے عام لوگونکو نبی ساتہہ اتنی مشارکتہ کی امید کہان ہے بہت سے نام کے مسلمان اُسروز رسوا ہونگے اور بہت سی رسوائیو نکے بعد کہین جنت مین جائینگے بہر حال آمنوا معہ کی مصداق صحابہ ہین اور وہ بایں وجہ سرفرامت ہین کہ اُن کے لئے بروز قیامت رسوائی کا اندیشہ نہین اور دوسرون کو اُنکی معیتہ بشرط توبہ خالص میسر آئے تو آئے ورنہ استحقاق کی تو کوئی صورت نہین چنانچہ اسلئی عسی کی لفظ کو بیچمین لائے ورنہ فقط اس مین کیا کمی تہی کہ یون فرمادیتے توبو توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یکفر عنکم سیئاتکم جس سے خواہ مخواہ ہی استحقاق تائبان مشار الیہم ثابت ہوجاتا اور بیچمین ایک لفظ بیمعنی نہ آتا اور کلام قدیم یون غیر فصیح وبلیغ مثل کلام احمقان بےعقل نہوجاتے فقط۔

جواب ثانی ازطرف مولوی عبد اللہ صاحب

جاننا چاہئے کہ قیامت تک جو شخص اتباع کرنے والا طریقۂ رسول مقبول کا ہوگا وہ امتی ہوگا چجائیکہ صحابہ کہ وہ تو ماسوائے اطاعتہ خدا اور رسول کے مصاحبت کا بہی درجہ لیکر کسینے درجہ صدیقیتہ اور کسی نے فاروقیتہ اور کسی نے ذی النورانیتہ اور کسی نے اسدیتہ کا اثر ایا علی زعم انوف المخالفین۔ اخرج ابو یعلی من حدیث قتیبۃ بن سعید عن مالک بن انس عبد العزیز بن محمد عن عبد الرحمن بن حمید عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلعم عشرۃ فی الجنۃ ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعید فی الجنۃ وسعد بن وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید بن عمرو فی الجنۃ وابو عبیدہ بن الجراح فی الجنۃ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے دس آدمی جنت مین ہین ابوبکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین اور

زبیر جنت مین ہین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین اور سعد بن وقاص جنت مین ہین اور سعید بن زید
بن عمرو جنت مین ہین اور ابو عبیدہ بن الجراح جنت مین ہین یہہ سب لوگ عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ متبعین ہین
سُنت رسول اپنی امتی وجنتی ہین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے وہ
اُمتی ہین اور اُمتی ہونمین ازواج مطہرات اور دیگر اہلبیت اور صحابہ سب برابر ہین اور اسکو امت اجابت
کہتے ہین صحاح مین یہ حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وقت نازل ہونے وانذر عشیرتک الاقربین
سب قریش کو عام خاص کرکے پکارا اور سب سے یہی فرمایا انقذوا انفسہم من النار فانی لا اغنی منکم فی اللہ
شئیا ترجمہ اپنی جانون کو بچاؤ آگ سے مین نہین بے پروا کر سکتا تم سے اللہ کے معاملہ مین اور یہی
آنحضرت حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ابلاغ مین سب برابر
ہین اور خاصکر شیخین کی شان مین تو امام محمد باقر سے صاحب نصوص کی روایت ہے انہ قال الجماعۃ خاضوا
فی ابی بکر وعثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم واموالہم تبتغون فضلا من اللہ
ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوء الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہا
جر الیہم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین الفریقین وانا اشہد انکم لستم من الذین قال
اللہ تعالے والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم ترجمہ اونہون نے ایک جماعت سے جو ابو بکر اور عمر اور عثمان کے
معاملہ مین کہود کرید کر رہے تھے تبلاؤ تم مجکو تم ہو مہاجرین مین سے جو نکالے گئے اپنے گہرون سے اور جدا
کئے گئے اپنے مالون سے تلاش کرتے ہین اللہ کے فضل کے اور خوشنودی کی اور مدد کرتے ہین اللہ کی اور
اُسکے رسول کی کہا اُنہون نے ہم اُن مین سے نہین کہا امام نے تم ان لوگون مین سے ہو جنہون نے ٹہکانا
دیا اور ایمان کو اپنے دلون مین دوست رکھتے ہین اُن لوگون کو جو اُن کی طرف ہجرت کر آئے کہا انہون نے
ہم اُن مین سے ہی نہین کہا امام نے تم تو برے ہوچکے ان دونون فریقون مین شامل ہونیسے اور
مین گواہی دیتا ہون کہ تم نہین ہو اُن لوگون مین سے جنکے لئے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور وہ لوگ آئے
بعد انکے کہین گے اے رب ہمارے بخش دے ہمارے لئے اور ہمارے اُن بہائیون کے لئے جو ایمان سے
ہم سے پہلے گذری اور ہمارے دلون مین کینہ مت کر اُن لوگون کا جو ایمان لائے بیشک تو مہربان
ہے بخشنے والا فایدہ خیال کرنے کی جا ہے کہ امام محمد باقر نے آیات کی سند لاکر شیخین رضی اللہ عنہما کی

فضائل ثابت کی اور تمہارے قلوب مین غل یعنی کینہ ثابت کیا اور آیات بالا کی عدم مصداق ہونے کا خود تسلیم
اقرار لے لیا اور تمہارے دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر گواہ ہے تو اب بتاؤ کہ تمہارا کیا دین و ایمان رہا

سوال ازجانب شیعہ

شیخین جمیع غزوات نبوی مین ثابت قدم رہے یا کبھی پس پا ہونے کا اتفاق ہوا۔

جواب سوال دہم و یازدہم حضرت علی کسی غزوہ مین فرار نہین ہوئی اور نہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہان غرض سائل کو ہم سمجھتے ہین اسلئے گو وہ صاف نہین پوچھتا پر ہم صاف جواب دیتے ہین حضرت سائل حضرت عثمان پر آوازہ کستے ہین مگر اس بیہودہ دست درازی سے کیا فایدہ ہوا حقیقت حال ہم سے سُنئے جنگ احد مین لشکر ظفر پیکر جا بجا معرکہ آرا تھا بامداد خداوندی و برکت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آثار فتح نمایان ہوئے مشرکین بھاگے اہل ایمان نے غنیمت پر ہاتھ مارنا شروع کیا مشرکین نے کمینگاہ سے نکلکر پیچھا لیا مارا ادہر شیطان نے باواز الا ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم قد قتل کہہ سُنایا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ مارے گئے اُدہر تو سر پردہ بلا ناگہانی ادہر یہ صدمہ جانی اس بیتابی مین معرکہ آرائی بیحاصل نظر آئی مصرعہ جسکے ہم عاشق ہوئے تھے اب وہ جانان ہی نہین ۔ اس رنج و غم مین خادمان دور اُفتادہ کا پانو اکھڑ گیا اور نہ اکھڑتا تو انکی محبت پر تف اور انکی جانبازی پر حرف تہا اگر وہین جم رہتے تو ہم جانین انکو صدمہ ہی نتہا غرض وہ ایمان دار تھے ایماندارون کو یہہ صدمہ ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا انکو ہوا پر بے ایمانون کو محبت کی کیا قدر محبت نبوی ہوئی ہو تو جانین بہرحال جو لوگ دیدار مبارک سے مشرف تہے جیسے حضرت علی ابوبکر حضرت عمر اُن کے دل ٹہکانے تھے اور جو لوگ دور کے مورچون پر تہے اس خبر ہوش ربا سے بیہوش ہو کر افتان خیزان مدینہ کی طرف روان ہوئے اُنہین ایک حضرت عثمان ہی تھے پر چونکہ یہ حرکت قابل ترحم اور لایق قدر شناسی تہی نہ موجب عتاب سرزنش خداوند کریم نے اس ظاہری خطا سے درگزر فرمایا اور بہر تسکین یہ ارشاد فرمایا ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان بما کسبوا ولقد عفی اللہ عنہم ان اللہ غفور رحیم جسکا حاصل یہ ہے کہ شیطان نے اُنکو بہلا دیا تہا پر اللہ نے معاف فرما دیا پر اُسکو کیا کیجئے حضرات شیعہ خدا کی ہی نہین سُنتے خیر وہ نہین سُنتے تو اہل ایمان تو انکی سنین ورنہ اللہ سے لڑائی ٹہری وہ معاف کئے جاؤ تم نہین کرتے صاحب اور صاحب ہوتے کون ہین خدا انہین خدا کے بیٹے پوتے بہائی برادری نہین ایک راندہ درگاہ حق مین جو الٹی ہی بکے جاتے ہین

اور خدا سے نہین ڈرتے بالجملہ نہ یہہ قصور حقیقۃ مین قصور ہے نہ یہہ خطا حقیقت مین خطا یون خدا کے
سامنے ہماری عبادت ہی خطا ہے نہ اس سے کوئی فضیلت ہاتھہ سے جاتی ہے نہ لیاقت خلافت مین
بٹا لگتا ہے ورنہ ہم تو نہین کہتے حضرت یونس جو بوجہ بہاگ گئے اُن کی شان مین حضرات شیعہ شاید اور
بہی کچہہ زیادہ کہین اور منصب نبوت سے معزول فرماوین کوئی پوچہے خدا کا واسطہ نبوت تو اتنی باتون سے
ہاتہہ سے نجائے اور خلافت کی لیاقت چہن جائے فقط۔

جواب ثانی از جانب مولوی عبد اللہ صاحب

شیخین کسی غزوہ مین پس پا نہین ہوئے سب غزوات مین ثابت قدم رہے یہ اشاعت دین اُنکی ثابت
قدمی کا ہے ثمرہ ہے کہ بعد فتح ملک عرب ملک شام وروم وایران وتوران مین اسلام شایع ہوا
اور مسلمان ان ملکون کے اُسکے عمدہ نشان ہین غزوہ احد اور حنین ہین اول ضعفا مسلمین کے قدم
اُٹہہ گئے تھے پر اکثر صحابہ خاص کر شیخین نے میدان جنگ مین نہین چہوڑا اور شمشیر زنی سے منہ نہین
موڑا اور بے ترتیبی صفوف کے ہو جانے سے بہاگنا نہین کہلاتا چنانچہ حنین مین واقع ہوا کیونکہ حضرت
ابو بکر وحضرت عمر وحضرت ابن مسعود وحضرت علی وحضرت عباس وحضرت ابو سفیان بن الحارث و
حضرت ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب وحضرت عقیل بن ابی طالب ودیگر از اہل بیت اُس جگہ موجود
تھے حضرت عباسؓ رکاب راست تہامے ہوئے تھے اور حضرت ابو سفیانؓ رکاب چپ یا حضرت ابو سفیانؓ
باگ نعلہ کی تہامے ہوئے تھے اور یہ سب لوگ داہین باہین موجود تھے چونکہ اس غزوہ مین صحابہ اپنی
کثرت اور کفار کی قلت دیکہکر خیال کیا تہا کہ اُنکو طرفۃ العین مین ہزیمت دیدینگے اپنی کثرت دیکہکر اسلئے
خداوند کریم سے غفلت ہوی اللہ تعالے کو یہ تغافل پسند نہ آیا اور اُنکے متنبہ کرنے کے لئے قدرے تنزل
اور تفرق ڈالدیا جب اُس غفلت سے ہوشیار ہوگئے حضرت عباس کی پکارنے کی آواز سے یا لبیک یا لبیک
کہتے ہوئے بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑے اور کفار کو زیر وزبر کردیا اللہ تعالیٰ نے مدد
بہیجی جیسا کہ کلام مین مذکور ہے۔ ولقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذ اعجبتکم
کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروھا ترجمہ بیشک اللہ
اللہ تعالے نے تمہاری مدد کی بہت سی جگہہ اور حنین کے دن جبکہ خوش کیا تمکو تمہارے زیادہ ہونے

سو یہ تمہارے کام نہ آئے پھر اللہ نے ٹھنڈک اُتاری اپنے رسول پر اور سب مومنون پر اور اُتار البسا لشکر
جسکو تم نے نہین دیکھا فائدہ خیال کی جاہئے کہ جب خداوند کریم کو صحابہ کی اتنی ہی غفلت گوارہ نہو تو حضرات
شیعہ اُنکو کفر و فسق کی کس مُنہ سے تہمت لگاتے ہین چاند پر خاک ڈالے سے کیا ہوتا ہے آپ ہی غبار سے اندھے بنتے ہین
اور اگر یہ اعتراض اشارۃ حضرت عثمانؓ کی طرف ہے تو بڑی ہی حماقت ہے سلمنا اگرچہ اونسے خطا ہی صادر ہی ہوئی
کیا حرج ہے ہم امام کی معصومیت کے قایل نہین جو تم دندان اعتراض تیز کرو بلکہ ہم بہ نسبت خلیفہ کے ان شرایط
کے قایل ہین مسلم حُر مذکر عاقل بالغ قریشی قادر بر احیاء علوم دینیہ و اقامت ارکان اسلام و امر معروف و نہی
و منکر و قیام امر جہاد و قضا و اقامت حدود علاوہ برین جب اللہ تعالے کے یہان سے اونکی معافی ہوگئی پھر کیا
جھگڑا باقی رہ گیا اور نیز تایب ہی مثل بے گناہ کے ہوتا ہے چنانچہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ و من
تاب و عمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا سے واضح ہے جبکہ ہمارے نزدیک امامت کے واسطے -
معصومیت کی شرط نہین اسلئے گناہ عثمانی موجب عدم قابلیت خلافت نہوا لیکن بمقابلہ حضرت امیر معاویہ و یزید
کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت حسنؓ ترک فرض عین کرنے سے حسب ظنون شیعہ کے قابل عہدہ امامت
نرہے اسبات کا کیا علاج کرین گے کس مُنہ سے اُنکو قابل امامت کہتے ہین اور دوسرون کی عدم قابلیت منہ پر لاتے ہین

سوال ۱۱ - از جانب شیعہ

حضرت علی ہی کسی غزوہ مین پس پا یعنی فرار ہوئے یا نہین

جواب از جانب مولوی عبد اللہ صاحب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی غزوہ مین فرار نہین ہوئے وہ کیون فرار ہوتے وہ تو اسد اللہ الغالب تھے -
اپنا یہ مذہب نہین کہ خواہ مخواہ کسیکو بُرا کہین خصوصاً ایسے اکابر کو نعوذ باللہ منہا یہ کمال حضرات شیعہ ہی
مین ہے کہ تھوڑی بات کو اپنے عقیدہ فاسدہ کی تائید کے لئے جسطرح چاہین بنالین ہمارے ظنون و کتب کی بموجب
تو جان بازیکے معرکون مین استقامت کرنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ و خلفاء ثلثہ کا فضیلت سے پر بروایت
کلینی و دیگر کتب معتبر شیعہ کے بموجب کہ ائمہ اپنی موت و حیات پر قادر ہین کچھہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
فضیلت ثابت نہوگی اور خلفاء ثلثہ کی فضیلت ثابت ہوجائے گی کیونکہ اُنکو شیعہ امام ہی نہین جانتے باوصف
حسب ظنون شیعہ خلفاء ثلثہ امام تھے اور بایں جہتہ اپنی موت و حیات قادر نہ تھے پھر جانبازیکی لڑائیان
لڑتے تھے کسقدر مطیع حکم خدا و رسول تھے اسیواسطے آیت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم
و اموالہم بان لہم الجنۃ کی مصداق تھی اور اگر حضرات شیعہ اپنے خیال خام کے یعنی ائمہ کے موت

موت وحیات کے قادر ہونے پر اسی آیت سے استدلال پکڑین اسطرح پر کہ بیع وشرا انہی ہی ملک مین جاری ہوا کرتی ہے دوسرے کی ملک مین نہین ہوتی بیشک ہم بہی اسکو تسلیم کرتے ہین اول تو ہم یہ کہتے ہین کہ خداوند کریم نے مومنین کا لفظ فرمایا اور یہ وصف قرار دیا یقاتلون فی سبیل اللہ تو اسمین کچھہ تخصیص تمہاری اماموں کی نہین یہ منصب جلیلہ دور تک پہونچتا ہے دوسرے یہ کہ جس چیز کا مالک ہوتا ہے قادر ہونا کچھہ ضرور نہین چنانچہ باندی غلام یا بیل بکری کا مالک ہوتا ہے قادر نہین ہوتا اگر یہ بات ہوتی تو کوئی اپنے باندی غلام یا بیل بکری کو مرنے ہی ندیا کرتا پس معلوم ہوا کہ ملک اور قدرت مین بہت فرق ہے اور آیت مذکورہ سے ملک ثابت ہوتی ہے نہ قدرت ملک بہی مانگی پہ نہ تانگے جیسے کوئی بادشاہ ایک شخصکو کسی ضلع کا عامل بنا کر کہدے کہ اسکا محصول تو ہی کہایا جب ہمارا دل چاہے گا تجھکو معزول کر دین گے ❊ فقط

سوال ۱۲ و ۱۳ از جانب شیعہ

نبیؐ کو غصہ دلانا کیا ہے ❊ اور عدول حکمی کرنے کی کیا جزا ہے

جواب سوال دوازدہم و سیزدہم

رسول اللہ صلعم کو بوجہہ جان بوجہہ کر غصہ لانا اور خفا کرنا کفر ہے سو الحمد اللہ کوئی صحابی اس جُرم مین مُبتلا نہین ہوا اور اگر حضرت ابو بکر صدیق سے کچھہ جھگڑا ہے اور یہ غرض ہے کہ حضرت فاطمہ اُنپر غصہ ہوئین اور یہ شہادت حدیث فاطمہ بضعۃ منی من اغضبہا فقد اغضبنی اُنکے غصہ کو رسول اللہ صلعم کا غصہ سمجھے ہو تو یہ بات دل سے دور رہے حضرت صدیق تو اس مین داخل نہین ہو سکتے ہان حضرات شیعہ کی فہم کے موافق نعوذ باللہ حضرت علے انس مین داخل ہوئے جاتے ہین حضرت ابو بکر صدیق تو رسول اللہ صلعم کے اس ارشاد سے ناچار تھے لا نورث ما ترکناہ صدقۃ جسکا حاصل یہ ہے کہ نبی کا کوئی وارث نہین ہوتا اُسکا ترکہ سب صدقہ ہے اس صورت مین حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کچھہ غم نہین بلکہ امید اتباع ارشاد نبوی ہے پر حضرت فاطمہ زہرا کو بوجہہ غصہ ہونے کا شیعہ جواب دین کہ وہ ناحق کیون غصہ ہوئین اہل سنت تو اُنکے غصہ ہونے کے قائل ہی نہین ہان جیسے دوستون مین کچھہ بحث و تکرار معمولی دیکھکر بعض سادہ لوح یون سمجھہ جاتے ہین کہ اپنین آپس مین رنج ہو گیا سوال فدک کے بعد جو حضرت فاطمہ بوجہہ ندامت طلب ناحق شرمندہ ہوئین اور آمد و شد کم اور ربط وضبط سابق کم ہو گیا ادہر حضرت ابو بکر صدیقؓ بوجہہ کمال نیازمندی در دولت پر حاضر ہوئے اور اس احتمال پر کہ آپ خفا ہی ہو گئین ہین

جو وہ بات نرہی عذر معذرت کی عفو تقصیر چاہا وہان رنج ہی کیا تہا جو جہگڑا پہیلتا راضی رضا ہو کر اپنے گہر کو
چلے آئے اس قصہ کو ظاہر بینون نے رنج پر محمول کیا حقیقت شناسان دانشمند نے اُسطرف ندامت مذکور کا
خیال کیا اس طرف احتیاط اور ادب بنویکا احتمال جمایا سو آپ ہی فرمائیے کہ اس صورت مین طرفین کا کیا قصور
رہا حضرت فاطمہ زہرا کا بوجہ لاعلمی فدک کا سوال کر لینا کیا برا ہے ہان بعد طلب البتہ ندامت عُمدہ اوصاف
مین سے جو سوا اہل کمال اور کسی سے متصور نہین ادہر حضرت ابوبکر نے ادب اور احتیاط فرمائی یہ بیجا کیا یا یہ بیجا
تہا کہ ویسے ہی اپنے غرور افضلیت اور نخوت خلافت مین پڑے رہتے اور خبر نہ لیتے بہرحال یہ بات اچہی ہے جسمین
ممدوح خدا یعنے ابوبکر صدیق پر بہی حرف نہ آیا اور جگر گوشہ رسول اللہ صلعم کی بہی تعریف نکل آئی یا یہ کہ اُن پر
ظلم کا داغ لگے جس سے اتمام کار نعوذ باللہ فہم و فراست خداوندی کو بٹا لگے ان پر جب دُنیا احتمال ہو جسنے
سیدۃ النساء ہونے مین شک و شبہ پیدا ہون اور اگر یہ عذر ہے کہ حدیث مذکور غلط ہے تو یہ دوسرا اعتراض
ہے بلکہ اس صورت مین یہ اعتراض بہی اُس حدیث کے غلط ہوتے ہی پر موقوف ہوگا سو پہلے اُسکو غلط ٹہرائین
جب کہین اسباب کے لئے مُنہ پہیلائین مگر یہ یاد رہے کہ حدیث مذکور غلط ہو جائے گی تو رسول اللہ صلعم کا
حیات النبی ہونا اور قبر مین اُسی بدن سے زندہ ہونا پہلے غلط ہوگا سو تمہین کہو رسول اللہ صلعم کی یہی
قدر دانی ہے کہ جیسے اور شیعہ مر کر ہلاک ہو جاتے ہین اور پہر طعمہ مور و مار بنجاتے ہین کیا رسول اللہ صلعم
بہی ایسے ہی جسم بیجان ہو گئے اور جیسے اور اینٹ پتہر ہین آپ کا بدن بہی بیجان ہو گیا ہمارا تو عقیدہ ہے
کہ آپ کی حیات زیر پردہ موت اسیطرح مستور ہے جیسے چراغ کو ہنڈیا مین رکھکر سرپوش ڈہکدیجے یہ نہین
کہ جیسے چراغ گل ہو جاتا ہے آپ کی مشعل حیات بہی گل ہو گئی اگر آپ پر بہی روشن ہوگا تو آپ کا اقرار کرنے کو
حق بجانب ہے کہ چراغ روشن ہنڈیا مین ہو یا ہنڈیا کے باہر اُس کے روشن ہونے مین کچہ کلام نہین بلکہ
ہنڈیا مین ہو تو نور منتشر اکہٹا ہو جاتا ہے اور اُسکے اندر ہی سما جاتا ہے جس سے بہ نسبت سابق ہمتو زیادہ
سمجہتے ہین آپ اپنی کہئی آپ کیا سمجہتے ہین بہرحال ہمارے نزدیک رسول اللہ صلعم قبر شریف زندہ ہین
اسلئے آپ کی مال مین میراث جاری نہین ہو سکتی ہان حضرت فاطمہ کو اُسکی خبر نہ تہی بوجہ غلطی اول بار
طلب فدک مین قدم بڑہایا جب معلوم ہوا اور حضرت علی اور حضرت عباس نے بہی گواہی دی چپ
ہو رہین اور پہر اسبات مین کلام نہ کی سو یہی حدیثون مین موجود ہے کہ مرتے دم تک پہر گفتگو نہ کی
جسکو حضرات شیعہ نے موافق مثل مشہور ہو گئے کو دو اور دو چار رڈیان ہی نظر آتی ہین ترک کلام کر

پر محمول کیا اور یہ نہ سمجھا کہ اس صورت مین فقط ممدوح خدا یعنے صدیق اکبر ہی کو عیب نہین لگتا بلکہ خدا تک ادہر حضرت
فاطمہ زہرا تک پہونچتی ہے حضرت علی اور حضرت عباس کا اس حدیث پر گواہی دینا بجا ہے اور مسلم مین موجود ہے اور
حضرت فاطمہ کے غلط سمجھ جانیسے گہبراتے ہو تو حضرت موسٰی اور حضرت خضر کا قصہ پہلے ہی پیش کر چکا ہون اُس سے
نبیون کا غلط سمجھ جانا ثابت ہوتا ہے حضرت فاطمہ تو ولی ہین بالجملہ حضرت ابو بکر صدیق پر کوئی اعتراض ممکن نہین
حدیث مذکور غلط ہوگئے تو بہت سے ارکان دین ڈہانے پڑین گے اب رہی بات کہ اگر حضرات شیعہ کا سلک اختیار کیجیے
تو البتہ حضرت کی پاس پاس کو یہ اعتراض جاتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی سے
نکاح کا ارادہ کیا تہا حضرت فاطمہ نے حضرت نبی سے شکایت فرمائی اُسپر آپنے خطبہ فرمایا اور یہ ارشاد کیا فاطمہ
بضعة منی من اغضبها فقد اغضبنی اب فرمائیے یہ کسکو سُناتے ہین ابو بکر صدیق
کو یا حضرت علی کو پہر ابو بکر کو کے پاس ارشاد نبوی اعنی لا نورث سا تر کناہ صدقہ کا بہی سہارا تہا
حضرت علی کو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کے لئے کس نے کہا تہا علاوہ برین بارہا معاملات خانگی مین باہم رنج کا
اتفاق ہوتا تہا چنانچہ جس روز لقب ابو تراب سے رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو مشرف فرمایا اُس روز بہی
رنج باہمی کے باعث حضرت امیر خفا ہوکر مسجد مین آ لیٹے تھے ‹‹

جواب سوال سیزدہم - نبی کی عدول حکمی کو کون نہین جانتا ہے کہ بُری ہے اگر بطور مقابلہ ہو تو
کفر ہے اور بطور دیگر ہے تو فسق پر بحمد اللہ صحابہ خصوصاً چار یار اور عشرہ مبشرہ وغیرہ مشاہیر صحابہ
مین سے کوئی شخص اس بلا مین مبتلا نہین ہوا ہان بطور شیعہ البتہ کسیقدر حضرت امیر کو الزام لگ سکتا
ہے رسول اللہ صلعم نے ایک رات تہجد کے لئے حضرت امیر کو اُٹہایا حضرت نے جوابدیا پر مخالف طبع
نبوی دیا عرض کیا جب خدا کو منظور ہوگا ہم کو جہی اُٹہین گے ابہی نہین اُٹہتے سو آپ ناچار یہ کہتے ہوئی
چلے آئے وکان الانسان اکثر شیء جدلا یعنی انسان ہی بڑا جہگڑالو ہے باقی حضرت عمر کیطرف اگر عنایت ہوئی
ہے اور اس پیرایہ مین کچہ قصۂ قرطاس کے اشارے کئے ہین تو اسکا جواب مفصل تو آپ ہدیۃ الشیعہ
مین ملاحظہ فرمائین آیت وعد اللہ الذین امنوا منکم کی ذیل مین بحث مفصل مرقوم ہے پر وار
مردان خالی نرود یہان بہی کچہ بالاجمال سنیے مشورہ دینے کو عدول حکمی کہنا انہین کا کام ہے جنکو
سر و دم کی تمیز نہو رہی یہ بات کہ حکم معلوم مشورہ طلب تہا یا تہا اور رسول اللہ صلعم کی بات مین
بہی گنجایش مشورہ ہے یا نہین سو اول ہو چکی تہی دین تو کمی اور کسر باقی ہے نتہی جو اس حکم کو حکم خدا کہ

حکم خداوندی تصور فرمائے اور یون کہو کہ حکم قابل مشورہ تہا اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ قابل
مشورہ ہونا درکنار خدا تعالی کی طرف سے ارشاد ہے وشاورھم فی الامر یعنی مشورہ کر لیا کرو ای محمد صلعم
صحابہ سے اور یہی وجہ ہوئی کہ پہر رسول اللہ صلعم نے دربارہ تحریر حکم معلوم تا وقت وفات کچہہ نفرمایا ورنہ
حکم خدا ہوتا تو ہم تو نہین کہہ سکتے رسول صلعم کے ذمہ خدا کی عدول حکمی کا شیعو نکو منسوب کرنا پڑیگا بالجملہ حضرت عمر
کے یہ رای ہی پسند خاطر نبوی صلعم ہوئی اور امر قوموا حضرت علی کی نسبت تہا بلکہ اورونکے اختلاف کی باعث
جو ردو بدل ہوی اور جہگڑا اکہڑا ہوگیا تو آپنے یہ ارشاد فرمایا اور اکثر شیعہ اسپر بہی نہین ملتے تو یہ کہنا ہی پڑیگا
کہ حضرت عمر کی یہ رای ہی اور رایونکی مانند خدا کو منظور ہوی ورنہ حضرت عمر بندہ تہے خدا نہ تہے اور نعوذ باللہ شیعونکی
خدا ہی تہی چنانچہ مقیبر بزدان کا انسے ڈر کر تقیہ کرنا کچہہ اسیکا پتا دیتا ہی تو خدا سے بڑے نہ تہی چہوٹے تہے مگر روحی ہوتی
اور تاکید فرماتی رسول اللہ صلعم کو یون نہ جانے دیتے لیکن کوی صاحب انصاف کرین کہ حضرت کی جواب مین
تاویل مشورہ کی گنجائش نہین ورنہ آپ یہ نہ فرماتی کان الانسان اکثر شئی جدلا اور نہ فرماتے تبیاناً
کوئی مشورہ طلب نہ تہی اسکی بہلائی برائی کو کون نہین جانتا ان کتاب معلوم کی لکہوانے مین یہ احتمال تہا
کہ کلام اللہ کی نسبت پہر یہ اعتقاد نہ رہے گا جیسا خود فرماتے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی
جسکا حاصل یہ ہے کہ اتاری ہم نے تیری طرف وہ کتاب جسمین ہر چیز کا بیان ہے ادہر پہلے فرما چکے انی تارک
منکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی جسکا حاصل یہ ہے کہ مین تم مین کتاب اللہ اور
عترت کو چہوڑے جاتا اگر دونون کو پکڑے رہوگے تو گمراہ نہوگی سواب وہ تیسری چیز تہی تو کتاب اللہ کا تبیانا
لکل شئی ہونا اور یقین کا مایہ ہدایت ہونا دونون غلط ہو جاتیگی اور اگر نہین دونون کی تائید تہی تو اب ہی
کیا کمی رہ گئی باقی شرح حدیث ثقلین زیادہ مطلوب ہو تو جواب سوم منجملہ جوابات اربعہ مشار الیہا کو ملاحظہ
فرما دیکہین اور اگر حضرت عمر کی اس عرض کو کہ حسبنا کتاب اللہ جسکو شیعہ عدول حکمی سمجہتے ہین
مانعت تکلیف سمجہی اور اہل عقل یہی سمجہتے ہین تو پہر اعتراض کی یہ بات اور قابل تعریف ہو جائیگی بلکہ جن
لوگون نے آپکے اس تکلیف کو اور وہ بہی اس شدت مرض مین باوجودیکہ کتاب اللہ موجود اہل بیت
موجود کسی اور ہدایت تامہ کی حاجت نہین گوارا کیا البتہ انکو کچہہ کہا جائے تو کہا جاے پہر ہمارا یہ مشرب
نہین ہمارے نزدیک مشورت مین کبہی صحت کبہی غلطی ہوتی رہتی ہے ہان حضرات شیعہ برا کہین تو کہین
پر انہین برا کہین گے تو حضرت عمر کا بہلا کہنا ہی ذمہ رہے گا ادا کرین تو فبہا ورنہ قیامت کو دیندار

نہین گی باقی حضرت عمر کی جسنا لکھنے سے غبکے یہ معنی ہین کہ ہمین کتاب اللہ ہی کافی ہی یہ سمجھہ لینا کہ حضرت عمر نے
عترت کو جواب دیا یہ بہی طرفہ خوش فہمی ہی اجی صاحب اگر کوی میزبان کسی مہمان کی سامنے دو چار روٹیان رکہکر
اور روٹی لینے جائے اور وہ مہمان یہ کہے کہ بس یہی بہت ہین تو کہ عاقل کی نزدیک تو اسکی یہی معنی ہین کہ اور روٹی
کی ضرورۃ نہین باقی کا انکار اسے نہین نکلتا ہان بیوقوفونکی زبان اور اصطلاح ہین اگر اسکی یہی معنی ہون تو ہون
اور اگر کسی اور بات پر یہ ناک منہ چڑہایا جاتا ہے تو اسکو اول بیان کرین ورنہ ہمارا کیا قصور با این ہمہ جواب اجمالی
جو اول معروض ہو چکا گفتہ ناگفتہ سب اعتراضون کو بدلے دندان شکنی کی لئے کافی ہے ؛ **جواب سوال سیزدہم**
نبی صلعم کی حکم عدولی اگر بطور مقابلہ و انکار ہی تو ہمیشہ کے لئے جہنم مین جلتا ہے ورنہ خدا کو اختیار ہے چاہے بخشے چاہے
چہوڑے باقی اس پرسوال سے غرض اصلی ہی اسکی جڑ پہلے جواب مین کٹ چکی ہی مگر تنبیشہ زنی کا دماغ نہین۔

جواب ثانی از طرف مولوی عبد اللہ صاحب

نبی کو غصہ دلانا بہت برا ہے اور نافرمان کا ماوی جہنم ہے مگر ماننا چاہئیے کہ درباب امتثال امر قاعدہ اصول کا یہ
ہے کہ جیسا امر ہو ویسا ہی اُس کا امتثال کبہی تو امر وجوب کے لئے ہوتا ہے جیسا اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ اور کبہی
نہی بصورت امر ہوتی ہے اُسکا عدم امتثال بہتر ہے اور کبہی امر شفقت و رحمۃ ہوتا ہے اُسکا بہی امتثال
وجوبی نہین جیسا کہ کہانیمین بکہی گرنے کے باب مین فرمایا فاقلوہ غرضکہ ایک امر کو دوسرے امر سی بہت
فرق ہے اللہ کریم امر فرماتا ہی من شیاء فلیومن ومن شیاء فلیکفر اور رسول صلعم نے فرمایا ظاہر ہی کہ یہ الفاظ
امر کے اور مراد امتثال امر نہین باعتبار صیغہ کے امر اور باعتبار دلالت حال کے نہی ہے اور صحابہ کو بحکم آیت
وشاورھم فی الامر کے حضرت کی خدمتمین اپنی رای ظاہر کرنیکی اجازت تہی اور بعد ارشاد عرض و
تکرار کے گنجایش حاصل تہی اُسکو کوئی عدول حکمی نہین کہہ سکتا کیونکہ ایسے ایسے خلاف امر تو حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی طرف بہی نسبت ہو سکتی ہین ہین اول تو خاص اسی مقدمہ مین لیجو رسول اللہ صلعم نے اینوالی عام حکم
فرمایا تہا اسمین حضرت علی بہی شامل تہی دوسرے رسول اللہ صلعم کے قول کو مقابلہ قول حضرت عمر کے ماننا
تیسرا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول دبلند نکرو اپنی اواز و نکو نبی کی آواز
پر اور اُس سے بہت چلا کے بات مت کہو کی کیون خلاف کیا وہ تو معصوم خطا سے تہے نص صریح کا خلاف
کیا اور رسول اللہ صلعم نے تہجد کی نماز کے لئے جگایا اور تاکید کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہ مانا اور یہ عذر لایا
واللہ لا نصلی الا من کتب اللہ لنا وانما انفسنا بید اللہ قسم ہے اللہ کی ہم تو وہی

نماز پڑہینگے جو اللہ نے ہمارے لئے فرض کی ہے اور ہماری جانین اللہ کے ہی قبضہ مین ہین تب حضرت صلعم نے
حضرت سے ران مبارک پر ہاتہہ مار کریہ فرمایا کان الانسان اکثر شئی جدلا (آدمی بڑا جھگڑالو ہے) اور ا
یہ کہ صلحنامہ حدیبیہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت کے القاب مین لفظ رسول اللہ صلعم لکھدیا تہا کفار کو ناگوار
گذرا حضرت نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ اسکو محو کردو مکرر سکرر فرمایا پر ایک نمانا اور یون کہا واللہ لا امحوک ابدا قسم اللہ
مین کبھی نہین آپکا نام محو کرونگا الامر فوق الادب کو بھی کار نفرمایا ناچار ہوکر رسول اللہ صلعم نے اپنے دست مبارک
مبارک سے محو کیا پس معلوم ہوا کہ اگر انکار و اصرار کسی مصلحت سے ہو بلا تعنت و اعوجاج قلب کے تو کچھہ حرج نہین

سوال ۱۴ - از جانب شیعہ

کبھی پیغمبر خدا نے شیخین کی شان مین کوی ایسا کلمہ بیان کیا کہ جو انکی خلافت پر دلیل ہو مثل وہی و خلیفتی
دولی کل مومن و مومنۃ سید المومنین امام المتقین سید العرب وغیرہ اگر بیان کیا تو مفصل معہ پتہ و نشان کے تحریر فرماو

جواب سوال چاردہم شیخین کے حق مین یہ لفظ تو نہین فرمائے کہ وہ میرے وصی یا میرے خلیفہ یا ہر
مومن اور مومنہ کے ولی ہین پر اس سے بڑہ بڑہ کر کے الفاظ فرمائے ہین ایک تو یہی فرمایا ہے کہ اقتدوا
بالذین من بعدی یعنے اقتدا کیجو ان دو شخصو نکا جو میرے بعد ہونگے دوسرے علیکم بسنتی و
سنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی یعنی میری سُنت اور میرے خلفاء و راشدین کی سنت کے اتباع کو لازم
سمجھنا با این ہمہ یہہ بھی فرمایا کہ آسمان مین تو میرے وزیر جبرئیل و میکائیل ہین اور زمین مین ابوبکر اور
عُمر علی ہذا القیاس یہ بھی ارشاد ہے کہ جوانان جنت کے سردار تو حسنین ہین اور زیادہ عمر والونکے سردار
ابوبکر اور عُمر ہین باقی آیات سے جو حضرت ابوبکر کی فضلیت ثابت ہے وہ علاوہ رہی اب آپ کلام اللہ اور حدیث
کو تو لئی پھر یہ بوئیے کہ یہ ارشاد جو خلفاء راشدین کے حق مین فرماتے ہین زیادہ ہین یا ولی کل مومنۃ اسے تو
آپ ہی جانتی ہین گی اولیاء اللہ خُدا کی دوستونکو کہتے ہین خدا کے حاکمون کو نہین کہتے ہم ہی حضرت کو تمام اہل ایمان
کا دوست اور محبوب سمجھتے ہین چنانچہ بخاری وغیرہ اور صحاح مین ایسی حدیثین موجود ہین جنکا خلاصہ یہ ہے کہ
سوا مومن حضرت علی سے کوئی محبت نکریگا اور سوا منافق کوئی اُنسے بغض نرکھیگا سو بفضلہ تعالی یہ دولت
نصیب اہل سنت ہو ہی رہی ہے شیعہ انکی محبت ایسی ہے جیسے نصرانیون کو حضرت عیسیٰ سے محبت کوئی تو
کہدیگا کہ نصرانیون کو حضرت عیسی سے محبت ہے ہان اپنے خیال سے محبت ہے البتہ حضرت عیسی زندہ
کے بیٹے ہوتے تو پھر یہ محبت انہین کے ساتہہ ہوتے اب تو قصہ ایسا ہے جیسے اندہیرے ہین کوئی

شخص غیر کے لڑکے کو اپنا فرزند سمجھکر گود مین اٹھا کر چومے چاٹے بیٹا بیٹا کہے اور پہر چاند نا ہو تو پہان کر گود
سے ٹپک دی ایسی ہی نصرانی اور شیعہ اس ظلمتکدہ جہل مین حضرت عیسیٰ اور حضرت علی کو کچھہ کا کچھہ سمجھکر
عجز و نیاز کرتے ہین بروز حشر موافق ارشاد فیض بنیاد فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید
جسکے معنی یہ ہین کہ دور کر دیا ہم نے پردہ تیرا سو آج تیری آنکھہ بہت تیز ہے یہ پردہ جہل مرکب اُٹھا یا جائیگا
اسروز معلوم ہوگا کہ نہ حضرت علی ایسے امام تھے جیسے شیعہ کہتے ہین کہ وحی آتی تھی اور نسخ احکام کا اختیار
تہا نہ اُنکو علم غیب تہا جیسے حضرات شیعہ فرماتے نہ رسول اللہ صلعم کے وصی اور خلیفہ بلا فصل تھے علی اہذالقیاس
باقی امام مسطور مذکور نہ ہونا اور علم غیب کا نہ ہونا تو کلام اللہ ہی مین صاف صاف مذکور ہے چنانچہ بشہادت
جملہ خاتم النبیین اور آیت قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ جو اباتہ اربعہ مشار الیہا
مین مذکور ہو چکا غرض ولی کل مومن و مومنہ وغیرہ الفاظ سے تو یہہ مطلب نکالنا ایسا ہے جیسا کسینے ہجو سے
اپنا نام بتایا تہا عین فی زہ عف عین فی زہ عف میرا نام محمد یوسف باقی لفظ وصی اور خلیفتی سنیون کی کتاب
سے اور کسی روایت مین نہین پہر کاہے کیسے ٹیپ ٹاپ کیجاتی ہے با این ہمہ اگر ثابت ہی ہو تو وصی کی یہ معنی ہونگی
کہ آپ کو کوئی وصیتہ کی ہو گی دم وفات اکثر آدمی اپنے بیگانوں کو وصیت کر جاتے ہین پر اتنی بات سے وہ خلیفہ
نہین بنجاتے ہم بھی کہتے ہین رسول اللہ صلعم نے دربارہ تجہیز و تکفین مراعات ازدواج مطہرات وغیرہ کے وصیت
کی ہو گی جن مین سے یہہ بہی ہو کہ تم مستحق خلافت نہین چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے امام احمد یا کسی اور
امام کی تخریج سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے
تین دفعہ یہ عرض کیا گیا کہ علی سب مین مقدم رہین پر یہ عرض منظور نہوی باقی نام کتاب ہی تعین
و مطلوب ہو تو انتباہ المومنین دیوبند مین بہت ہین مطالعہ کرکے نام کتاب دریافت
کرلین مجھہ کو اس وقت یاد نہین پر یہ یاد ہے کہ وہ حدیث صحیح ہی رہے یہ آیات
کہ دعا قبول نہوئی سو اس مین کچھہ قباحت نہین اور بہی بعض مواقع مین ایسا ہوا ہے
چنانچہ امت کی خانہ جنگیون کی نہونی کی استدعا مقبول نہوی بخاری وغیرہ معتبر کتابون مین موجود ہے معہذا
اپنی بندہ خدا ہوتا ہے خدا کا حاکم نہین ہوتا اگر کوئی استدعا قبول نہو کیا ہرج ہے بلکہ یہ نہ ہو تو پہر تیونکے ان
کی طرف اور گمان ہونے لگے اسلیے حضرت نوح کی دعا بیٹے کے حق مین اور حضرت ابراہیم کی دعا باپ کے
حق مین مقبول نہوی کلام اللہ موجود ہے علے ہذا القیاس خلیفہ ہونے کا یہ مطلب نہین کہ میرے

بعد ہی متصل تم خلیفہ ہو بلکہ اول تو یہ ارشاد نبیہ خلافت خاصہ ہی یعنے جب آپ غزوہ تبوک مین تشریف
لے گئے اور حضرت علی کو گہر پر چہوڑ گئے سو یہ گہر کی خلافت تھی نماز تک بہی آپ کے سپرد نہی جماعتہ عبد اللہ بن ام
مکتوم ہے کراتے تھے دوسرے اگر خلافت عامہ ہے مراد ہے تو پہر کیا آپ بہی ایک وقت مین خلیفہ ہوئے
اور اس وقت بین غرض یہ ہوگی کہ میرے اقارب مین تم سے تہین خلیفہ ہوکے حضرت عباس یا حضرت عقیل
یا حضرت عبد اللہ بن عباس نہون گے باقی رہے الفاظ باقیہ سید المومنین امام المتقین سید العرب
وغیرہ کسی صحیح روایت مین ہین نہ ضعیف مین یہ مفتریان مذہب شیعہ کی تراشی ہوئی باتین ہین ؛

جواب ثانی از جانب مولوی عبد اللہ صاحب

سبحان اللہ آنکہین کہولو ہوش مین آو صدہا احادیث جو ان الفاظ سے بڑہ چڑہ کر مین فرمائے ہین ایسے
تو غافل مت بنو سوال اول کے جواب مین بہی اس قسم کی احادیث بہت کچہ بیان کر دی ہین پر ادہر بہی
لیجئے یہ امر تو نہایت ظاہر و باہر ہے اسمین شبہ کرنا گویا اپنے آپ کو بہول جانا ہے حدیث عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ ما من نبی الا ولہ وزیران من اہل السماء و وزیران من اہل
الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبرئیل ومیکائیل واما وزیری من اہل الارض
فابو بکر وعمر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی ہوتا ہے
اُسکے دو وزیر آسمان والون مین سے ہوتے ہین اور دو وزیر زمین والون مین سے لیکن میرے دو
وزیر آسمان والون مین سے جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون مین سے ابو بکر اور عمر ہین دیگر
اخرج البزاز والحاکم عن ابی اروی الدوسی اخرج عن ابی اروی الدوسی قال کنت عند النبی
صلعم فاقبل ابو بکر وعمر فقال الحمد للہ الذی ایدنی بہما وحذیفۃ بن الیمانی قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد ہممت ان ابعث الی الافاق رجالا
یعلمون الناس السنن والفرائض کما بعث عیسی بن مریم الحواریین قیل
لہ فاین انت عن ابی بکر وعمر قال انہ لا غناء لی عنہما انہما من الدین کالسمع والبصر
ترجمہ روایت ہے ابن اروی دوسی سے کہا تہا مین بیٹہا ہوا نبی صلعم کے پاس جو ابو بکر اور عمر آئے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب تعریفین اللہ کے لئے ہین جسنے میری مدد کی ان دونون
کے ساتہہ اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے مینے قصد کیا

اسباب کا کہ آدمیون کو اطراف و جوانب مین بہیجون تا کہ وہ سنین اور فرض لوگون کو سکہلائین جیسا حضرت عیسے بن مریم نے حواریین کو بہیجا تہا کہا آپ کا ابو بکر اور عمر سے کیا حال ہے فرمایا مجکو ان دونون سے بے پروائی نہین یہ دونو دین مین مثل کان اور آنکہہ کے ہین دیگر اخرج الترمذی عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ صلعم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابوبکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمہ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر وعن عمر قال ان رسول اللہ صلعم قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جہل او بعمر بن الخطاب قال وکان احبہما اللہ عمر

ترجمہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول صلعم نے فرمایا جس کسی شخص کا ہمپر احسان ہے ہمنے اُسکے بدلا کر دیا ہے سوا ابو بکر کے کیونکہ اُسکا ہم پر اتنا احسان ہے اللہ قیامت کو اُسکو اسکا بدلا دے گا اور کسکے مال نے مجکو ایسا نفع نہین دیا جیسا ابو بکر کے مال نے نفع دیا ہے اور ابن عُمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول صلعم نے اے اللہ عزت دے اسلام کو ساتہہ اُسکے جو زیادہ محبوب ہے تجکو ان دونون مین سے ابو جہل کے ساتہہ یا عُمر بن خطاب کے ساتہہ فرمایا عُمر زیادہ محبوب تھے اللہ کو ان دونون مین فایدہ جو کہ رسول اللہ صلعم نے ممنون و مشکور ہونا حضرت ابو بکر کا اور عزت دینا اسلام حضرت عمر سے اور حضرت ابو بکرؓ اور عُمر رضؓ کو لاغنا لی عنہما انہما من الدین کالسمع والبصر فرمایا اور زمین والون مین دو وزیر فرمایا خلیفتے و وصی وغیرہ ذلک الفاظ معدود سے کیا کچھہ کم ہین اور اُن الفاظ کا پتا تو فرمائیے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت امیر امیر المومنین کے حقین یہ الفاظ کب فرمائے اگر سنیونکی کتابون مین ہین تو اطلاع فرمائے کہ ہم مشکور ہون اور جب اہل سُنت کے نزدیک سرے سے ثبوت خلافت کے لئے حاجت نص نہین تو ایسے الفاظ سے سوال کرنا بے حاصل ہے۔ ثبت العرش ثم النقش فقط

سوال ۱۵۔ از جانب شیعہ

کبھی شیخین نے مثل حضرت علی کے یہہ دعوے کیا کہ مین وصی رسول اللہ ہون اگر کیا ہو تو بیان کیجئے

جواب سوال پانزدہم نہ حضرت علی نے کبھی وصی ہونے کا دعوی کیا نہ شیخین نے اور کرتے ہی تو کس بہروسے پر کہتے رسول اللہ صلعم نے کسیکو وصی کیا ہی نہ تہا ہان ابو بکر صدیق کو یون سمجہکر کہ میرے بعد خلیفہ ہونگے اپنے ترکہ کا صحیح صحیح بتلا گئے تھے یعنے یہ ارشاد فرما گئے

رہی اسکی صحت نسخہ ہدیۃ الشیعہ کو مطالعہ فرمائین بسط سے اس بحث کو لکہا کہ قیامت تک انشاءاللہ جواب نہ آویگا
ہان ویسا جواب جیسا جاٹ نے دیا تہا کہ تیرے سر پر کولہو اگر دین تو دین

جواب ثانی از مولوی عبداللہ صاحب

چونکہ شیخین کی شان مین خاص لفظ وصی نہین آیا وہ کیون جہوٹا دعوی کرتے مگر یہ فرمائے کہ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے یہہ دعوے کب کیا اور جو کچہہ اسکا ثبوت ہو کتب معتبرہ سینہ سے بیان فرمائے اگر بالفرض حضرت علی وصی تھے تو انکو کیا وصیت تہی اگر بعد حضرت رسول اللہ صلعم کے خلافت کی وصیت تہی تو انتقال سید الاصفیا کے کیون نہ اظہار وصیت کیا اور وصیت کو شاید گزار کر کیون اتمام حجت نہ کی اگر یہ ہوتا خلیفہ اول ہو جاتے باوجودیکہ انکو اسد اللہ الغالب کا خطاب تہا اور انکے ذوالفقار کے وار کی ہفت زمین کو تاب نہ تہی ان کو کس بات کا خوف تہا آیت لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا واذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ترجمہ جو اللہ نے ہمارے واسطے لکہدیا ہے ہمکو اسکے سوا اور کچہہ نہ پہونچیگا اور جب وقت انکا آتاہے تو ایک ساعت تاخیر اور تقدیم اس سے نہیں کر سکتے) کی آپکو یاد تہی ہر قسم کے ضرر سے بیخوف کرتی ہے اور تائید دین مین کلفت و مشقت اٹہانا انبیا اور انکے خلفاء کی خو اختیار ہوا کرتی ہے اور شیعونکی مسلمات کو موجب ماکان ومایکون اور اپنی موت وحیات باختیار خود ہونے علاوہ برین ہے باین ہمہ خلفا ثلثہ سے درباب خلافت کیون مخاصمت نہ کی اگر انکو وصی خلافت بامر خدا حضرت نے کیا تہا تو اسکی طلب مین مداہنت کرنے سے گنہگار ہوئے اور عذر تقیہ کے یہان گنجایش نہین کیونکہ مقصود اتمام حجت ہے اگر وصیت درباب امر خلافت نہ تہی بلکہ مثل قربانی ذبح کرنے کے یا ایسے ہی امور دنیاوی کی وصیت تہی تو سنئیے ہر کیا الزام ہے

سوال ۱۶- از جانب شیعہ

امامت اور خلافت کی کیا شرط ہے یعنے وہ امور کون کون ہین جو خلیفہ اور امام مین ضرور ہونی چاہیئن سوا ے اکٹہا ہونے آدمیون کے ؞

جواب سوال شانزدہم یہی ہین تین باتین ضرور ہین ایک تو یہ کہ دنیا کی محبت ذرہ بہر دل مین نہو ہان خدا کی محبت سے اسکا دل لبریز ہو دوسرے بلند ہمت اولو العزم ہو تیسرے علم ہدایت مین یکتا ہو اول کی ضرورت تو اسلئے کہ راز دار خدا بے اسکے نہین ہو سکتا سو اسبات مین حضرت ابوبکر بشہادت حدیث مشکوات جسکی شرح مین رسالہ انتباہ المومنین اس ہیچمدان نے لکہا ہے یکتائی روزگار

تھے اور دوسرے وصف کی ضرورت بایں غرض ہے کہ جہان سی مقابلہ ہوگا اگر کم ہمت بزدل ہوگا تو کیا
کام چلیگا اسمین حضرت عمرؓ یگانہ آفاق تھے تیسری بات کی ضرورت کی یہہ وجہ ہے کہ یہ ہو تو پھر مدینہ
ہی کیا ہوگی اسمین حضرت علی کا قدم آگے بڑہا ہوا تہا غرض امور ثلثہ بنی مین ضرور نہین جو انکا خلیفہ
ہوا اُسمین ہی باتین مدنظر ہونگی ورنہ پھر خلافت نہین ناخلفی ہے باقی مضامین متعلقۂ حدیث مذکور
جو اس جواب کے قابل تھے بنظر اختصار اور نیز بایں نظر کہ سائل اس سے زیادہ پوچھتا ہی نہین کہ
ان لوگون مین ہی یہ وصف تھی کہ نہین اور پھر رسالہ ابتناء المومنین مین بتفصیل تمام مرقوم ہوچکی ہین دیکھ لو

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

فقہ کی کتابون مین ہے۔ الامامۃ ھی صغرٰے وکبریٰ فالکبری استحقاق تصرف عام علی
الانام وتحقیقۃ فی علم الکلام ونصبہ اھم الواجبات فلذا قدموا علی دفن صاحب
المعجزات ویشترط کونہ حرا ذکرا عاقلا بالغا قادرا قرشیا لا ھاشمیا علویا معصوما
قولہ لا ھاشمیا ای لا نشترط کونہ من اولاد ہاشم کما قالت الشیعۃ توصلا لابطال
امامۃ ابی بکر وعمر وعثمان ولا شبھۃ لہم فضلا عن الحجۃ وقولہ علویا ای لا یشترط کونہ
من اولاد علی بن ابی طالب کما قالت الشیعۃ نفیا لخلافۃ بنی العباس وقولہ معصوما
ای لا یشترط ان یکون معصوما کما قالت الاسماعیلیۃ والامامیۃ۔ من طحطاوی
ترجمہ امامت کبری مستحق ہونا تصرف عام کا خلقت پر اور تحقیق اسکی علم کلام مین ہے اور اقامتہ
اُسکی اہم واجبات سے ہے اس لئے مقدم کیا اسکو دفن صاحب معجزات پر اور شرط ہے امام کا مسلمان
ہونا آزاد مرد عاقل بالغ قدرت رکہنے والا قبیلہ قریش سے ہو ہاشمی علوی مقصوم ہونا شرط نہین
ہے لا ہاشمیا یعنے شرط نہین ہے اولاد ہاشم سے ہونا جب شیعہ کہتے ہین بسبب باطل کرنے امامت حضرت
ابوبکر کے اور عمر کے اور عثمان کے اور انکو شبہہ ہی نہین محبت تو درکنار اور علویا یعنے شرط نہین ہے
ہونا امام کا اولاد علی بن ابی طالب سے جیسا شیعہ کہتے ہین بسبب باطل کرنے خلافت بنی عباس
کے اور معصوماً یعنے شرط نہین ہے امام کا معصوم ہونا جیسا اسماعیلیہ اور امامیہ کہتے ہین نقل
ہے اسکی طحطاوی سے۔ جو کہ بعض کم فہم معصومیتہ امام کی لاینال عہدی الظالمین سے کہتے ہین
قرآن کے مذاق سے غافل ہین کیونکہ جملہ لاینال عہدی الظالمین سے کہتے ہین قرآن کے

مذاق ہے غافل ہین کیونکہ جملہ لاینال عہدی الظالمین لفظاً خبر ہے اور معنی امر جیسے فان یکن منکم صابرون نغلبوا مائتین معنے اسکے یہ ہین کہ جو ظالم ہو اسکو عہد امامت نہ پہونچے گا یعنے وہ اسبات کے قابل نہین کہ وہ متوالی امور خلق اللہ بنایا جاوے اور آیت ؛ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فے الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذین ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدونن لا یشرکون بی شیئا کی (اللہ نے وعدہ کیا ہے اُن لوگون سے جو ایمان لائے اور عمل اچھے کئے کہ انکو زمین کا خلیفہ بنادیگا جیسا خلیفہ بنایا اُن لوگون کو جو اُن سے پہلے تھے اور برقرار کر دیگا اُن کے واسطے اُنکا وہ دین جو اُنکے لئے پسند کیا ہے اور البتہ بدل دے گا اُنکے لئے بعد اُنکے خوف کے امن اسلئے عبادت کرینگے کسیکو میرا شریک نہین کرین گے) اُسکے ساتھہ ملانے سے یہ ثابت ہوا کہ جب خلفاء ثلثہ کو عہد امامت پہونچا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم نہ تھے بلکہ وہ عادل تھے۔

سوال ۱۷۔ از جانب شیعہ

وہ پوری پوری شرایط حضرت علیؑ مین موجود نہین یا شیخین مین ؛

جواب سوال ہفتدہم کی طرف متوجہ ہوتا ہون شرایط مذکورہ حضرت علی مین بھی موجود تھی اور شیخین مین بھی پر ایسا فرق تہا جیسا ملان محمود بھی عالم اور مولینا محمد یعقوب بھی عالم پر مولینا محمد یعقوب صاحب اُنسے زیادہ عالم اور کامل ہین اسیواسطے شیخین کو اول خلیفہ کیا حضرت کو بعد مین پھر اُسمین یہ بھی عمدگی نکل آئی کہ سب کے سب خلیفہ ہی ہو گئے اگر پہلے حضرت علی ہی کو خلیفہ کرتے تو جو جو اُنسے زیادہ مستحق تھے محروم رہ جاتے رہی وجہ تقدیم اور تاخیر شوق ہو تو رسالہ انتباہ المومنین بغور وانصاف دیکھین سمجھ مین نہ آے تو شرم نکرین کسی ذی استعداد عالم سے پڑہین اگر انصاف اور فہم ہوگا تو انشاء اللہ اطمینان ہوجائیگا ورنہ ہم توکس شمار مین ہین خدا اور رسول کے کلام سے ہی ایسون کو تو اثر نہین ہوا۔

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

وہ شرایط شیخین رضی اللہ عنہما اور علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر صحابہ مین پوری پوری موجود تھی پر چونکہ اجماع حل وعقد کا بسبب دلالت آیات اور احادیث مذکورۃ الصدر کے اولاً حضرت ابوبکر کی خلافت پر ہو گیا اسلئے وہ خلیفہ اول ہوئے اور افضیلت ابوبکر صدیق کی مسئلہ دوسرا ہے کہ اُس کا ثبوت بھی اجماع سے ہے ثبوت خلافت مین اُسکو کچھہ دخل نہین بوقت تقرر اس امر کے سب صحابہ نے اونکو افضل پایا لیکن معصومیۃ امام

کی کہین سے ثابت نہین ہوتی چنانچہ نہج البلاغۃ مین جو معتبرات امامیہ سے ہے نص صریح حضرت امیر المومنین سے موجود ہے لابد للناس من امیر بر او فاجر الخ فقط۔
(آدمیون کے واسطے امیر لازم ہے نیک ہو یا بد)

سوال ۱۸- ازجانب شیعہ

حجۃ الوداع اور غدیر کے دن صحابہ کو پیغمبر نے یہ ہدایت کی یا نہین کہ میرے بعد تم قرآن اور میری عترت کی پیروی کرنا

جواب یہ تو معلوم نہین کہ آپنے یہ ارشاد بھی اُسی روز فرمایا ہے پر اسمین شک نہین کہ یہ فرمایا اور اُسپر ہمارا ایمان ہے۔ شعر۔ تمہین ہو قبلہ و کعبہ ہمارے دین و دُنیا مین ✽ اگر تُم سے پھرین حق سے پھرین اور اُسکے فرمانے پر مشفق من سمجھہ کا پھیر ہے اگر ہر کوی ایسی باتونکو سمجھہ لیا کرتا تو اہل فہم کی کیا قدر ہوتی مجملہ جوابات اجمع مشار الیہا ایک جواب خاص اسی حدیث کی شرح مین ہے آپ دیکھین گے تو انشاء اللہ محظوظ ہی ہونگے ہان انصاف اور سینہ صاف کی ضرورت ہے۔

جواب ثانی ازمولوی عبداللہ صاحب ✽

یہہ حدیث جو مذکور ہوی بنام حدیث ثقلین مشہور ہے اور اسمین لفظ تمسک واقع ہوا ہے ان تمسکتم بہما اور تمسک بقرآن تفسیر فرمایا ہے اتباع کے ساتھہ اور تمسک بعترۃ کو تفسیر کیا ہے محبت والفت کے ساتھہ جو شخص تمام اُس حدیث اور وجہہ اُس کی فرمانے کو ملاحظہ کرے گا اُسکو بخوبی واضح ہو جائے گا کہ اس حدیث سے حکم اتباع کلام مجید کا اور تعظیم و محبت اہل بیت کی ثابت ہوتی ہے خلیفہ بنانے سے اور وہ بھی کہ بعد وفات متصل ہون اس مسئلہ کو اس حدیث سے لگاؤ ہی نہین اور اُس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دوستی کا حکم اور دشمنی کی نہی نکلتی ہے فعلی الراس والعین لیکن ایسے الفاظ تنہا کچہہ حضرت علی ہی کیواسطے ثابت نہین بلکہ حضرت عباس اور اُنکی اولاد کے حقمین اور ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ کی وارد ہوئی ہین اور نیز حضرت ابوبکرؓ کی بھی شامل ہین وارد ہوئی ہین عن ابی الدرداء فی قصۃ معاصرۃ معہ قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدقت وواساني بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکوا لی صاحبی ترجمہ ابی درداء سے روایت ہے کہا فرمایا نبی صلعم نے اللہ نے مجکو تمہاری طرف بھیجا تُم نے کہا جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا سچا ہے اور میری مدد کی اپنے جان و مال سے پس چھوڑ دو تُم میرے لئے میرے ساتھی کو ✽ اور شیعہ کے نزدیک بھی اتباع

عترت سے یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ اگر عترت مفضل وگمراہ ہو تو بہی اطاعت کرو غرضکہ عترت کی اطاعت
باوا سیکہ وہ مطیع کلام اللہ وسُنت رسول اللہ ہون ضرور ہے اب جاننا چاہئے کہ اہل سنت وجماعت
تمام اہل بیت کے بہزار دل وجان محبت وتعظیم کرنے والے ہین جتنی محبت اہل بیت کی ہو سکے فخر وعزت ہے
غرضکہ وہ کیسکی اہل بیت مین سے مُنکر نہین بلکہ حضرات شیعہ ماسواء بارہ اماموں کے اکثر عترت کو برائی سے
یاد کرکے مخالف اس حدیث کے ہوگئے ہین اور قرآن شریف کے باب مین جو کچہہ ان صاحبون نے کہا ہے قابل ذکر
نہین کوئی بیاض عثمانی کہتا ہے کوئی کمی بیشی وتبدیل وتحریف کا قائل ہے لایاتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ پر بہی گویا باور نہین رکھتے تعجب ہے کہ قرآن کو امام مہدی کے ساتہہ کہتے ہین اور حدیث ثقلین کے الفاظ کو دیہان نہین کرتے

سوال ۱۹ - از جانب شیعہ

بعد انتقال پیغمبر خدا کے صحابہ اور نیز اس زمانہ مین اہل سنتہ اس حکم کے پابند ہین یا نہین -

جواب سوال نوزدہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک اہل سنتہ اس
حکم کے غلام ہین ہان شیعہ نہین یہی وجہہ ہے کہ نہ کلام اللہ کے سننے ہین اور نہ اہل بیت کے فیوض باطنی سے
بہرہ ور ہین یہ دولت بحمد اللہ نصیب اہل سنتہ ہوی قرآن اور اہل بیت دونون سے اپنی اپنی قسم کا فیض
لیا اور دونون کو ہاتہہ سے نہ چھوڑا چونکہ تفصیل اس اجمال جواب سوال سوم اجوبہ مشار الیہا مین مرقوم
ہے مکرر لکھنے کی حاجت نہین ؛؛

جواب ثانی از جانب مولوی عبد اللہ صاحب

صحابہ کا تمسک بالقرآن تو ایسا ظاہر ہے کہ اُسمین کیسکو جائے تنگ نہین جمع قرآن شریف اور پہیلانا اُسکا
اور تلاوت کی عمدہ انتظام اور تعلیم قرآن کی تمام اسباب صحابہ کا مقرر فرمایا ہوا ہے اور اُسی پر آجتک اہل
سُنتہ قایم ہین چنانچہ لاکہون حافظ قرآن اور ہزارون قاری اس زمانہ آخری تک ہین کہ نتیجہ کوتاہی
کا ہے موجود - اور تمسک بالعترت کا حال یہہ ہے کہ خدمت ازواج مطہرات اور اولاد رسول اللہ صلعم
اور آپ کے رشتہ دارونکی تعظیم اور تکریم اور توسل اُنکے ساتہہ اپنی دعاؤن مین اور درود بہیجنا اپنی اپنی
نمازون مین زمانۂ صحابہ مین معمول ومروج تہا اور شبہات اس باب مین اسلاف شیعہ نے نکالے اور
اور آجتک اُنکی متبعین اُنہین خیالات کو دستاویز اپنی صحت مذہب کی گردانتے ہین علماء اہل سُنتہ چہ سلف
چہ خلف نے جواب شافی دیکر بیخ وبنیاد اُن شبہات کی اُکہاڑ دی چنانچہ جو کچہہ اس عجالہ مین مذکور ہے

یہ ہی ایک دانہ اُسی خرمن کا ہے اور اہل سُنت آج تک محبتہ اہل بیت مین تبع اسے قاعدہ مستمرہ کئے ہین
چنانچہ درود وصلواۃ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد معمول متواتر ہے اور مودت فی القربا کو ضروریات سے
جانتے ہین مگر حضرات شیعہ ہداہم اللہ الی الصلواب جو مدعی تمسک بالعترت ہین اُنکا حال کچھہ تو جواب سابق
مین تحریر ہوا اور کچھہ یہان معروض ہوتا ہے یہ امر متفق علیہ ہے کہ حضرت امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ
وجہہ کے وقت سے لیکر تا تمامی ایمہ سب حضرت بطایطریق اہل سُنت رکھتے تھے یعنے اصحاب رسول صلعم علی الخصوص
شیخین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے مداح اور ثنا خوان رہے ہین اور جن ناعاقبت اندیشون نے کوئی
کلمہ بے ادبی کا بھی کہا اور انکے سمع شریف تک اُسکی خبر پہونچی تو نہایت منع فرمایا ہے شیعہ کے نزدیک یہ سب
محمول تقیہ پر ہے جو ضروریات دین سے ہے ہمین اس شے سے کام نہین مقصود یہ ہے کہ ظاہر انکا ایسا تہا اور
باطن کی کیفیت انکی اللہ جانے کہ کیا تھی کاملین واکابر کا حال ہم جیسے قاصرہمت اور کوتہ بینونکو سواے
استدلال آثار کے معلوم نہین ہوسکتا اسلئے جب اُنکے احوال پر نظر ہوتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زہد
اور تقوے اور اعراض دُنیا اور ابناء دُنیا سے اور تنفر تکلف اور تصنع سے اور گوشہ نشینی اور خلوت گزینی اور
کثرت عبادت اور مدام ذکر خداوندی اور شدت آلہی اور کمال اظہار عبودیت جو بعینہ طریقہ اُنکے جدامجد
یعنے رسول اللہ صلعم کا تہا وہ بزرگوار اُس کے نمونہ تھے اب ہم نے اپنے اس زمانہ کے شیعونکا حال دیکھا ہے
اور اُنکے اسلاف کا سُنا ہے سوا اسکے کہ وظیفہ تبرا اور طعن اور تشنیع اہل سُنت کوئی امر ان امور مین اثر
غالب نہین معلوم ہوتا منصف انصاف کرکے فرمائین کہ شیعون کا دعوے اتباع کس وجہ سے درست ہے
نہ طرز ظاہر ملتا ہے اور نہ وضع باطن پھر یہ دعوے سراسر دروغ بیفروغ ہے اور تمسک قرآن شریف کا تو
یہ حال ہے کہ اول تو اس قرآن موجودگی کی نسبت عقیدہ ہی صاف نہین اور اگر بسبب بعضے مصالح کے
انکے اصلاف نے اسکا پورا کلام اللہ ہونا بے تحریف مان ہی لیا تب ہی خدمت قرآن شریف یعنے اخذ کتاب
اللہ سے عاداً محروم ہین حافظ ہونا کسیکو نصیب نہین اور قاری باوجودیکہ قراۃ فرض جانتے ہین
خال خال کوئی ہوتا ہے اور عمل تو جیسا قرآن پر ہے شیعہ کے مجموعہ عقائد اور مسائل سے بخوبی واضح ہوتا
ہے جسکا جی چاہے مقابلہ کرکے دیکھ لے علماء اہل سنت نے خاص کر مولینا شاہ عبد العزیز صاحب نے
تحفہ مین ایسے مطلب کو بہت اچھی طرح ثابت کیا ہے کہ عقاید اور فقہیات مین یہ گروہ مخالف ثقلین
ہے فقط +

سوال ۲۰ از جانب شیعہ

عقبہ پر کون کون صحابی بارادۂ قتل پیغمبر خدا کے آئے تھے اونکے نام اور وجہ آنیکی بیان کیجئے اور یہ کہ وہ صحابی تھے یا نہین۔

جواب سوال الستم عقبہ پر کوئی صحابی بارادۂ قتل پیغمبر خدا صلعم نہین گیا آپ تو بفضل الٰہی عاقل ہین ایسا سوال مہمل جاہلانہ ہی کوئی کیا کرتا ہے۔ اجی صاحب کیا آپکو اتنی بھی خبر نہین کہ صحابی معتقد با ایمان کو کہتے ہین سو آپ ہی فرمائیے اہل اعتقاد بھی کہین اپنے بزرگون کے قتل کا ارادہ کرتے ہین ورنہ یزیدیون کو یہ گنجایش ہوگی کہ حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ کو شہید کیا یا کرایا تو کیا پر شمر اور یزید اور عبید اللہ بن زیاد وغیرہ سب معتقدان با اختصاص اور مریدان خاص تھے ہان مین ہی جو کا شیعے باوجود اس دعوے محبت کے حضرت سید الشہدا اور اونکے ہمراہیون کے خون کے پیاسے ہین وہ خود نہ ملے تو اونکے نقشون کی تصویرون کے ساتھ وہ کرتے ہین جو سوا یزیدیون کے اور کوئی نکرے غرض کہ صحابہ مین سے کوئی نہین گیا نام کسکا بتا سے یہ کام منافقون اور کافرون کا تھا باقی آپ کو اپنا مطلب پوچھنا منظور ہے تو جیسا آپ گو مگو پوچھتے ہین ہم بھی رلا ملا جواب دیتے ہین پر اتنا فرق ہے کہ ہمارے رلاؤ کا تو یہ فایدہ ہے کہ ایک اعتراض کے ساتھ آپکے ساری اعتراض اور شیعون کے سارے وسوسونکا جواب دیتا ہون سو آپ ہی کہئے کہ کیسا اچھا رلاؤ ملاؤ ہے اور آپ کے گول مول لکھنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اگر ہم بہت چھان بین نکرین تو بروے انصاف ہمارے ذمہ اس سے زیادہ جواب ہی نہین جتنی ہم کر چکے خیر مطلب کی بات سنئیے صحابہ کی شان مین کچھ آیتین جواب اجمالی مین مرقوم ہوئین ہین ایک آیت جواب سوال نہم مین مرقوم ہوئی اور اونکا ترجمہ بھی بقدر ضرورت معروض ہو چکا اوسکو دیکھئے اور پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمائیے تمہین خدا کی قسم کیا تمہارے خیال مین آسکتا ہے کہ خدا کی اتنی تعریفون کے بعد بھی شیخین کو یہ خیال باقی رہے اور اگر پھر بھی یہ بات منظور ہے تو یون لکھو تمھارے نزدیک نعوذ باللہ

رسول اللہ صلعم واجب القتل اور خدا کے دشمن تھے جو اونکے دشمنون کی اتنی لبنی چوڑی تعریفین کین
کہ العظمۃ للہ جناب مین ہم تو فقط اس بھروسے پر کہ منشی شیخ احمد مولوی وجیہ الدین صاحب مرحوم
کے فرزند ارجمند ہین دیوبند کے رئیس زادے چال چلین کے اچھے راہ روش کے عمدہ اگر کوئی
یون اگر لکھے کہ بلند شہر کے ڈاکہ ہین شریک تھے تو تصدیق نہین کر سکینے بلکہ دل و جان سے
تکذیب کرتے ہین آپ خدا کے بھروسے ہی اسبات کی تکذیب نہین کرتے جو چند شیطانون نے
ملکر آپکے کان مین پھونکدی ہے

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

غزوۂ تبوک سے واپس آتے ہوے بارہ منافقون نے چاہا کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ برائی سے
پیش آئین عمار بن یاسر و حذیفہ بن الیمان کو اس بھید سے آگاہی ہوگئی انہون نے اسوقت جا کر
ان خبیث طینتون کو دفع کیا اور شیخین کو اصحاب عقبہ مین شامل کرنا عین حماقت ہے کیونکہ نعوذ باللہ
منہا اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برائی منظور ہوتی تو وہ غار مین یا عریش بدر کے روز کرتے
اسوقت کیا کچھ موقع تہا اور اگر خدانخواستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دلمین خرابی ہوتی تو
حضرت صلعم بمقتضا آیہ ولتعرفنھم بسیماھم ولتعرفنھم فی لحن القول حضرت عمر کی
دلی خرابی کو اور کے مثل اخبار دیگر منافقین کے واشگاف فرما دیتے اور سب کو احتیاط کا حکم فرما دیتے
اور خود بہی احتیاط بدرجہ کمال ہر وقت رکہتے حالانکہ برخلاف اسکے بہت سی آیات و احادیث
سے اونکے فضائل اور اتحاد حضرت سے کمال درجہ کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ اونکو وزیر فرمانا اور
بسبب اونکے اسلام عزت اسلام کی سمجھتے اور لو کان نبی من بعدی لکان عمر فرمانا وغیرہ
ذلک پس جاننا چاہیے کہ جن لوگون کو یہ رسوخیت اور یہ اتحاد ہو پھر وہ کیون موقع ڈھونڈینگے
اونکے لئے تو ہر وقت موقع ہی تہا واسطے براہِ فہام ناکسان ایسے متحدین کی نسبت بہتمت اللہ سے
ڈرنا چاہیے ان اخذہ الیم شدید الیا الزام شیخین کیطرف نسبت کرنا در پردہ
رسول اللہ صلعم کی کم فہمی ثابت کرتی ہے نعوذ باللہ منہا کوئی شخص کیسا ہے بیوقوف

ہو جس کہ وحوش و طیور جو حیوان مطلق ہین وہ بھی اپنے دوست دشمن کو پہچانتے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیخین کی دوستی یا دشمنی کو نجانتے ہونگے اور اگر رسول اللہ صلعم باوصف انکی طبائع کو جانکر چشم پوشی فرماتے تھے تو گویا اپنی جان اور دیگر دوستونکی جانکے حضرت دشمن اور گویا کفار کی تعظیم وتکریم اور اختلاط و محبت با دشمنان خدا رکھتے تھے اور یہ فعل اس آیت کے سراسر مخالف ہے الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله جب بزعم شیعہ کفار کے ساتھ یہ خلا ملا ہوا ہدایت علیہ دین حق کا کہان ہوا اور وکلمة الله ھے العلیا بھی معارض ہوا کیونکہ بزعم امامیہ کفار و فجار کا عمل دخل رہا نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ الفاسدۃ شیخین کے برائی کرنے مین کچھ تو آگے پیچھے کی خبر رکھا کرو۔ جاننا چاہئے کہ اول تو منافقین کی شناخت رسول اللہ صلعم کو آیت مذکورہ سے ثابت ہو چکی اسکو بھی جانے دیجیے نعوذ باللہ منھکیا خدا کو اپنے حبیب خاص اور محبوبان دیگر سے عداوت تھی کہ وہ انکے دشمن جان سے نہ آگاہ کر دیتا کیا حضرت جبرئل کو بار بار آنے مین تھکان ہوتا تھا یا کچھ حکم خداوندی مین عذر تھا سو اول بات کو تو اُن کی قوت بازوؤن کی حالات قطع کرتے ہین اور دوسری بات کو آیت لایعصون الله ما امرهم ویفعلون مایؤمرون قطع کرتے ہین دوسرے یہ کہ جو آیت اس قصہ والونکے حق مین نازل ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ دنیا مین ذلیل وخوار ہونگے اوران کا کوئی مددگار نہوگا یہ تو سب امور سوائے منافقین کے اور کس کس کے لئے ہوئی بلکہ شیخین کے الٹو کہا مبغین و معین ہوئے اور ہوتے چلے جاتے ہین اللہ تعالے تمکو بھی ہدایت کرے آمین ثم آمین فقط۔

سوال ۲۱و۲۲- ازجانب شیعہ

حضرت پیغمبر خدا نے اِن لوگون کے نام حذیفہ کو بتلائے تھے یا نہین اور حضرت عمر نے حذیفہ سے یہ سوال کیا یا نہین کہ پیغمبر خدا نے میرا نام تو نہین لیا۔ فقط

جواب سوال نسبت وپنجم - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صاحب سر نبوی
صلعم تھے جو باتین بعضے اون کو معلوم نہین وہ کسیکو معلوم نہ تھین نہ حضرت علی کو نہ حضرت
ابوبکر نہ حضرت عمر نہ حضرت عثمان وغیرہ کو اور اگر ان اصحاب کبار کو بھی وہ باتین معلوم
ہون چنانچہ حضرت ابوبکر کی دیرینہ نشست برخاست سے جو بوجہ دوستی اور خلت باسلام
جیسیر احادیث صحیحہ شاہد ہین یہ بات مترشح بھی ہوتے ہے تو پھر حضرت حذیفہ کے صاحب
السر ہونے کے یہ معنی ہون گے کہ وہ اپنے ہم جنس لوگون مین اسبات مین ممتاز تھے بہرحال
راز کی باتون کو کوئی کیا جانے پھر وہ بھی ہین اور آپ - ابتک یہ بھی خبر نہین کہ ایمان
کسکا نام ہے باقی یہ نام کا ایمان کسکام کا اور اگر ثابت ہے تو اسقدر ثابت ہے کہ بعض
صحابہ کو اسماء منافقین اور سلاطین جور معلوم تھے پر آپ کو اس سے کیا مطلب آپ
کو ان باتون سے اپنے مطلب پنہانی کی امید رکھنی ایسی ہے جیسے بیل کے پیٹ مین سے مرغی کی
انڈے کی امید - **جواب سوال نسبت ودوم** - ہم نے آجتک اپنی یاد مین کوئی
روایۃ اس مضمون کے نہین دیکھی جس سے یہ ثابت ہو کہ حضرت عمر نے حضرت حذیفہ سے
یہ پوچھا ہو رسول اللہ صلعم نے میرا نام تو نہین لیا پر پوچھ لیا ہو تو حضرت عمر کے قربان
جانا چاہئے ایسا خدا کا خوف کسکو ہوگا جو یون خدا کی بے نیازی سے ڈر کر اپنے خاتمہ
سے اندیشہ مند رہے - جناب من کلام اللہ مین سورہ مومنون مین تو اچھے بندون کی
تعریف مین یہ ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ ہُمْ مِنْ خَشْیَۃِ رَبِّہِمْ مُشْفِقُوْنَ الخ جسکے معنے یہ ہین تحقیق
وہ لوگ جو خدا کے خوف سے ڈرتے ہین پھر اُس کے بعد اُن کا انجام بیان فرماتے ہین
اُولٰئِکَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَہُمْ لَہَا سَابِقُوْنَ یعنی ایسے ہی لوگ خیرات مین دوڑ دہوپ
کرتے اور وہی لوگ خیرات کو لے بہاگے ادہر سورہ فاطر مین یہ ارشاد ہے - اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ
مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ - جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ خدا سے وہ ہی ڈرتے ہین جو خدا کے
جاننے والے ہین علی ہذا القیاس اور سارے کلام اللہ مین ایک جا نہین بیسیون جا یہی

باتین ہین سو حضرات شیعہ کی ہم نہین کہتے سوا ان کے جس سے چاہیے پوچھ لیجیے ان باتون کو نشہا
کلام اللہ منجملہ کمالات ایمانی ہی سمجھے گا ہان شیعہ اگر خوف خدا کو کفر سمجھتے ہون تو دو نہین ورنہ پہر حضرت
علی کی محبت ہی کی کیا قدر رہجانے گی بہرحال یہ بات تو قابل تامل ہے کہ آپ نا ردلی کو توڑکر حضرت عمرؓ کی زیارت

کا احرام باندہتے تو یہ استغفر اللہ احرام نہین صاحب زیارۃ کا سامان کرتے پر اولٹی آپ تو منہ کی
آئے مگر آن کہیان سنانے لگے سو اسکا جواب بجز اس شعر کے اور کیا دیا جائے شعر چشم بداندیش کہ برکندہ
باد + عیب نماید ہنرش در نظر۔ غرض جواب تو بندہ نے عرض کیا آگے اسکے ضرورت نہین یہ روایت صحیح ہے
یا غلط با اینہمہ اگر اسیکا شوق ہو تو مولینا محمد یعقوب مولینا سید احمد ملا محمود صاحبو نسے دریافت
فرمالین زیادہ سمع خراشی ہے۔

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

بڑے افسوس کی بات ہے کہ سائل کو قصص تک کی بہی خبر نہین علی الاٹکل زمین اور آسمان کی قلابے
ملاتا ہے کہا قصہ عقبہ اور کہا حضرت حذیفہ کو رسول اللہ صلعم کا علامت نفاق بتانا اور کہا حضرت عمر
کا اپنے باب مین دریافت کرنا قصہ عقبہ کا تو ذکر جواب پنجم مین ہے تفصیل تمام مذکور ہے نہ اسمین یہ ہے
حضرت صلعم نے حضرت حذیفہ کو اسماء منافقین بتائے اور نہ حضرت عمرؓ نے کچہ اسنے اپنے باب مین پوچہا
بلکہ حضرت رسول اللہ صلعم نے کبہی بطور قواعد کلیہ کے حضرت حذیفہ کو علامت نفاق کی فرمائی تہی
تاکہ وہ معلوم کرلین اور حضرت عمر کا انسے اپنے لئے پوچہنا یہ کمال حضرت عمر کی خوف خدا اور کمال ایمان

پر دلالت کرتا ہے لان الایمان بین الخوف والرجاء اور بدرجہ غایت تقوی و پرہیزگاری
پر دلالت کرتا ہے کہ اگر حسب نفاق کوئی مجہہ مین برائے ہوگی بہی تو اسکے درپے اصلاح و استیصال
کے ہونگا یہ سائل کی فطرتین ہین کہ تین قصونکا ایک قصہ بنادیا تاکہ ناواقف دہوکے مین آجائے
چنانچہ مدارج النبوت مین حضرت حذیفہ کے فضائل مین لکہا ہے اور اسکو قصہ عقبہ سے کچہ علاقہ
نہین وہکذا عبارت مدارج النبوت بالاختصار حذیفہ الیمانی کنیت ابو عبد اللہ از کبار صحابہ است
سر رسول اللہ بود و نزد وی علم منافق تعلیم کردہ بعد از آن حضرت صلعم او را صفات نفاق دانا بندہ

بود و اشخاص منافقان و اسماء ایشان کہ کدام اند و بود عمر کہ سوال میکرد او را از حدیث فتنہ و سوال میکرد از علامات نفاق و میگویند کہ یکبار ہی پرسید عمر رضی اللہ عنہ از حذیفہ آیا کہ چیزے مے بینی تو از علامات نفاق در من گفت نمی بینم۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ سائل نے کیا بازی گر کے کیا جو تی سے کان کا ٹتے تھے پر کیا ہوا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جاننا چاہئے کہ حضرت صلعم نے حضرت حذیفہ کو منافقین عقبہ ہی کا مشین نام بتایا بلکہ تمام منافقون کے نام بتائے اور چند نشانیان بطور کلیہ جیسے کہ حدیث مین منافق کی وارد ہوئی ہین اذا حدث کذب اذا وعد اخلف واذا خاصم فجر واذا اوتمن خان فرماتے تا مرگ منافقین کو پہچان لین حضرت عمر کا اسنے اپنے باب مین دریافت کرنا مین حقانیت و پاک طینتی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انہون نے بطمع اصلاح اپنے حال کے دریافت کیا نہ بوجہ شبہ کیونکہ وہ لوگ بسبب کمال عرفان ذات باری کے باوجود ہزارہا بشارت کے ہر وقت اسکی شان بے نیازی سے لرزان و ترسان رہتے تھے کہ مباد اکوئی خرابی مخفی علم غیبی ربانی ہم مین ایسی نہ ہو کہ جس سے انحطاط مرتبہ کا ہو جاوے حضرت حذیفہ کے جواب سے معلوم ہوا کہ ان مین کوئی علامت نفاق کی نہ تھی اور یا بنو جہہ حضرت حذیفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی قبول کی فقط

سوال ۲۳۔ از جانب شیعہ

حضرت عمر نے آخری وقت مین پیغمبر خدا کو وصیت کرنے سے کیون منع کیا۔ **جواب سوال بست و سوم**۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلعم کو وصیت کرنے سے کہان منع کیا ہے اور اوکا کیا مقدور تھی جو منع کرتے اتنا طوفان ہی کہین سنا ہے پہلے تو آپ ہی فرمائین کہ وہ وصیت ہی کیا تھی رسول اللہ صلعم نے دستور العمل کے طور پر کچھ لکھوانا چاہا تھا چنانچہ یہ ارشاد اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ اسپر شاہد ہے کہ سلئے کہ اسکا حاصل ما قبل سمیت یہ ہے کہ دوات قلم لاؤ ایسی کتاب لکھوا دون جو تم کبھی گمراہ نہو مگر اسوقت آپکو مرض کی شدت تھی کسیلئے یہ سمجھکر کہ کتاب اللہ کے بعد بشہادت آیہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء جسکا ترجمہ اوپر مرقوم ہو چکا اور نیز بدستاویز حدیث ثقلین جسکی الفاظ اور معنی جواب سوال سوم منجملہ سوالات اربعہ مین مرقوم ہے اور کس چیز کی حاجت ہے یہ رای دی کہ کیا حاجت

کہ ایسے وقت مین یہ تکلیف دیجاتی ہے آپ جو کمال شفقت فرماتے ہین بطور ایجاب نہین فرماتے کہنے امتثال
ارشاد کو مقدم سمجہا آخرکار حضرت عمر بہی یہ بولے حسبنا کتاب اللہ سو حضرت پیغمبر صاحب صلعم نے بہی یہی
اسے برقرار رکہے اور حضرت امیر نے بہی اُسی راے کو عمدہ سمجہا ورنہ حکم ایجابی ہوتا ہے اور یہ رائے ناپسند ہوتی
تو جناب رسالتمآب تو بحکم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ضرور اس کام کو کرکے چہوڑتے اور حضرت
امیر دوات قلم لے آتے تا فرمانون کے زمرہ مین داخل نرہتے بہرحال حضرت عمر اتنے کہنے سے نہ رسول اللہ صلعم
چہوٹ سکتے ہین نہ حضرت امیر کی رستگاری متصور ہے اگر یہ نہین تو پہر ہم یہی کہین گے سب حضرت عمر کے
ساتہہ ہی ہین اس رفاقت پر تو خیال کرو کہ خدا کا خلاف کیا پر حضرت عمر کا خلاف نکیا جو شخص رسول اللہ
صلعم اور حضرت امیر کا عذر پیارا ہو کہ آنکے سامنے خدا کا بہی لحاظ نہین کرتے پہر تم کس منہہ سے برا
لکہتے ہو استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ شاید یہ پیار اور محبت اسوجہ سے ہو گا کہ آخرکار داماد
مرتضوی ہونے والے تہے ایسے مقامون مین اکثر حضرات شیعہ وہ عذر تقیہ جسکو عذر گناہ بدتر از گناہ
لکہتے پیش کیا کرتے ہین سو یہ ہار جانے کی باتین ہین تقیہ کے رد سے تو کلام اللہ بہرا ہے پر تقیہ کا اثبات کہین نہین
دو چار دلیلین تقیہ کے ابطال کی بہت بسط کے ساتہہ ہدیۃ الشیعہ مین بہی موجود ہے اگر طلب حق
ہے تو دیکہنے لازم ہین باقی بقدر ضرورت تو اوراق گزشتہ مین بہی مذکور ہوچکا ہے باینہمہ حضرت رسول
صلعم اور حضرت امیر نے تقیہ کیا تو کیا بشر تہے اگرچہ شیعو نکے طور پر خدا سے زیادہ نہین تو کم بہی نہین اور کم
بہی ہین تو اتنے نہین کہ تقیہ کے ضرورۃ ہو چنانچہ علم کی یہ وسعت کہ علم ما کان و ما یکون ہو کلینی اسپر
شاہد ہے اور قدرت کی یہ نوبت کہ در خیبر چہوڑا آسمان کو ہلا ڈالین پر یہ تو فرمائے کہ خدا نے بہی تقیہ کیا ہو جیتے جی
ہو کے بیٹہہ رہے پر خبر ہی نہ لی کہ ہمارا حکم امت محمدی کو پہونچا یا نہین مین پوچہتا ہون اگر حکم مشار الیہ پہونچ
چکا تہا تو حضرت عمر کی یہ گزارش ایسی تہی جیسے حضرت علی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ مین لفظ
رسول اللہ کے مٹانے کو فرماتے تہے اور نہ ماننا تمہین کہو ایسے حکمون کا نہ ماننا بے ادبی ہے یا عین ادب اگر آپکی
والدہ ماجدہ خدا نخواستہ بوقت شدت بیماری آپسے اسباب کی خواستگار ہون کہ تمہاری کام مین ہی کردیگی
تو گویہ انکار ارشاد بوجہ محبت ہہی پر کیا آپ کی بہی سعادتمندی ہے کہ بے ضرورت انسے کام لینے کو تیار ہو

اگر حضرت عمرؓ کی اس غرض کو بھی اسی قسم میں سے سمجھہ لیتے تو گویا گناہ نہایت ہوگا تو انکا ایک ممدوح خدا کی بات بنا دی تھیں کہو یہ بات بری ہے یا بھلی اگر بری ہے تو پھر اسکا کیا جواب کہ اگر عمرؓ ایسے تھے تو خدا نے کس بھروسے پر تعریف کی تھی اور کہا تھا والذین معہ اشداء النح والسابقون الاولون النح الذین آمنوا وہاجروا النح یوم لایخزی اللہ النبی النح ہاں اگر یہ معنی اور یہ احتمال اوس احتمال سے عمدہ ہو جب ہی کہو آپ ہی فرمائیں اول تو وصیت کو اوس سے کیا علاقہ اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ پھر کئی روز حضرت بقید حیات رہے حضرت عمر کیا اسی در کے دربان تھے جو نہ ٹلے اور گنجائش نہ ملی پھر بیمار کے خطا تو اپنے بیمار دار دنکی نسبت ہوا کرتے ہیں جو کار خدمت ہوا کرتے ہیں اہل وعیال کو کہا کرتے ہیں آنے جانے والوں عیادت کرنی والونکو کوئی نہیں کہا کرتا حضرت علی کا کام تھا انھوں نے کیوں نہ کہا۔ حضرت عمر نے بھی انھیں ہی دیکھکر انکی پیروی کی سو اسمیں کیا برائی ہے اگر حکم بعد کو قبل ارشاد مذکور اعنی اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ امت کو پہونچانہ تھا اور پھر بدستور بات وہ نہیں رہی تو یہ دو دن تک پہونچتی ہے تمہارے خیال کے موافق نہ حضرت امیر بچتین نہ رسول اللہ صلعم بچین نہ خود خداوند کریم سالم رہیں نعوذ باللہ من ہذا المذہب ایسے مذہب پر کیا کہوں تم سمجھ جاؤ اور اگر یہ وصیت ہی تھی اور وصیت بھی خلافت ہی کی اور آپکو اس چھیڑ چھاڑ سے غرض یہی ہی ہے تو آپ کو یہ الہام کیونکر ہوا کہ حضرت علی کے لئے وصیت تھی ہم کہتے ہیں حضرت ابوبکر کے لئے لکھواتے تھے چنانچہ حدیث ویابی اللہ ویدفع المومنون جو سوال اول کے جواب میں مرقوم ہو چکے اسپر شاہد ہے اس سے زیادہ تفصیل منظور ہو تو کچھ اوراق گزشتہ کو پلٹ کر مطالعہ فرمائیں۔

یا ہدیۃ الشیعہ کو مطالعہ سے مشرف فرمائیں۔

پر غور کی حاجت ہے انصاف کی ضرورت ہے فہم وفراست بکار ہے ورنہ ہدیۃ الشیعہ کیا چیز ہے وحی آسمانی بھی بیکار ہے +

جواب ثانی ازجانب مولوی عبداللہ صاحب

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کب وصیت کی اور حضرت عمر نے کہاں منع کیا کچھہ بتاتو

رنج ہے کہ باوجود زعم خود محبان عزت ہونی کی خدمت قرآن سے تو بدولت حضرت عثمان کے محروم رہے اور کثر
اشخاص عزت سے بدولت عقیدہ فاسدہ اپنے کے اور قرطاس آخری سے بدولت حضرت عمرؓ کے محروم رہے
یہ ہی تین چیزین ہدایت کی تہین انہین سے محروم ہوکر خسر الدنیا والاخرۃ ہوگئے افسوس ہے کہ انکے لئے
کوئی صورت ہدایت کی نہوی وادی جہل مین ٹکراتے رہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون کیسی کیا خطا خیالات خام کو
کو مقتدی و پیشوا بنانے کا یہ ہی ثمرہ ہے فذوقوا العذاب بما کنتم تعملون چونکہ حضرت عُمر کی راے اکثر امور مین
موافق وحی کے ہوا کرتی تھی چنانچہ چند قصص سے معلوم ہوتا ہے اگر اس مقدمہ مین ہی دخیل ہوگئی تو کیا بُرا
کیا یہ رد وحی نہین ہے اور اگر نہین مانتے تو حضرت علی نے اتخلفنی فی النساء والصبیان حضرت صلعم
کے ساتھہ نہ لیجانے پر کیون فرمایا باوجود صدور حکم کے خاموش کیون نرہے اور نیز رسول اللہ صلعم نے بغرض
مصلحت و دفع مشقت امتون کے بمشورہ حضرت موسیٰ لو بار کیون حکم آلہی مین رد و بدل رکہا اگر ایسے
امور خدانخواستہ رد وحی ہوتی تو معاذ اللہ انبیا سب سے اول اس گناہ مین شامل ہوتی معلوم ہوا کہ
حضرت عمر کا فرمانا بخیال رفاہت اور آرام رسول اللہ صلعم تہا جیساکہ خود حضرت نے بسبب شفقت و محبت
امت مذنبہ کے کیا ؛

سوال ۲۴ - از جانب شیعہ

بیمار پر آخری وقت مین وصیت کرنی واجب ہے یا نہین اور خصوص پیغمبر خدا پر ؛

جواب سوال بست و چہارم بیمار کے ذمہ پر کسیکا لینا دینا ہو تو وصیت واجب ہی نہین تو نہین
پر رسول اللہ صلعم کے پاس کچہہ تہا ہی نہین جو وصیت فرماتے اور جو کچہہ تہا اُسکی نسبت سنا دیا نحن
معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا باقی دربارہ دین بہت سی وصیتین فرما گئے ہین منجملہ یہ ہی ہین اقتدوا بالذین
من بعدی اور علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی اور انی تارک فیکم الثقلین اور
لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

کتب ای فرض علیکم اذا حضر احدکم الموت ای اذا دنی منہ و ظہر اماراتہ ان ترک خیرا مالا کثیرا لما روی عن
علیؓ ان مولالہ اراد ان یوصی ولہ سبعمائۃ فمنعہ وقال قال اللہ تعالی ان ترک خیرا و الخیر المال الکثیر و لیس
لک مال وفاعل کتب الوصیۃ للوالدین والاقربین وکانت الوصیت فی بدء الاسلام فنسخت بآیۃ المواریث

کما بیناہ فی شرح المنار وقیل ہی غیر منسوختہ لانہا ترلت فی حق من لیس بوارث بسبب الکفر لانہم کانوا حدیث عہد نا سلام یسلم الرجل ولا یسلم ابوہ و قرابتہ والاسلام قطع الارث فشرعتہ الوصیتہ فیما بینہم قضاء الحق القرابتہ ندبا وعلی ہذا الا یراد بکتب فرض از تفسیر مدارک ؛ معلوم ہوا کہ وصیت مال کثیر مین جاری ہوتی ہے اول تو حضرت کے پاس مال ہی کہان تہا اور پہر کثرت کی بہی شرط اذا فات الشرط فات المشروط اور با این ہمہ ہم یون کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم کے پاس خواہ مال قلیل تہا یا کثیر اُسکو تو وہ صدقہ کر ہی چکے تھے چنانچہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ماترکناہ صدقتہ سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے باین وجہ مدعی کا دعوی وراثت ہی غلط اور وصیت بھی کس جگہہ جاری ہو اور رسول صلعم نے صرف یہ چند اشیاء چہوڑی ہین جو اس حدیث سے ثابت ہوتے ہین ماترک رسول اللہ صلعم عند موتہ درہما ولا دینارا ولا عبدا ولا امتہ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقتہ اور وصیتہ خلافتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو کسیطرح ثابت نہین کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین متی اوصی الیہ وقد کنت مسندا الی صدری او قالت حجری فدعا بالطست فلقد انخنس فی حجری فما شعرت انہ قد مات فمتی اوصی الیہ یہ احادیث بخاری شریف کی ہین خاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وصیت کا پتا ہی نہین ہان دو تین باتین بطور وصیت عامہ فرمائی ہین ایک تو یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکالدینا دوسرے یہ کہ جو جماعت وفود کی تمہارے پاس آئے اسکی خاطرداشت اور جائزہ سے پیش آنا جیسے مین پیش آتا تہا تیسرے وصیت راوی سے فراموش ہو گئی غالبا وہ تجہیز جیش اسامہ تہی ہان بالخصوص حضرت علی کو عید الضحی مین ہر سال اضحیہ کو فرمایا کہ تم میری طرف سے کر دیا کرو چنانچہ امیر المومنین تادم زیست اسپر قائم رہے اگر کوئی اور بہی وصیت درباب خلافت ہوتی کیا ایسی بڑی وصیت کو چھوڑ دیتے" اور بروقت خلافت شیخین مدعی نہوتے یہ بات انکی علو ظرفی اور بلند ہمتی سے بعید ہے کیا حدیث من قتل دون حقہ فہو شہید بہی یاد نہو گی ؛

سوال ۲۵ - از جانب شیعہ

اس وصیت کی تحریر نہونیسے اسلام مین رخنہ واقع ہوا یا نہین

جواب سوال بست و پنجم اول تو ارشاد مشار الیہ یعنی اکتب لکم کتابا لن تضلوا ابدی وصیت نہیں اور دربارہ دین وصیت کہئے تو کچہہ رخنہ نہین پڑا ہان کلام اللہ باقی نرہتا یعنی سنے یاد نکرتے

اور شیعونکی طرح اسکی عوض مرثیہ کتاب سوز نوحہ یہہی مقرر کر لیتے تو البتہ دین مین رخنہ پڑجاتا کتاب مفصل
کے ہوتے کتاب مجمل کی کچھہ ضرورت نہین ہان یہ کہئے شیعہ بگڑ گئی مگر جیسے احوال کو ایک کی دو نظر آتے ہین
اور وقت ہجوم استفراغ لڈو پیڑے بہی نہین ہلتے حضرت عمر کی ایسی اچھی بات جو خدا اور رسول صلعم اور
حضرت امیر سکو پسند آئی چنانچہ عرض کر چکا ہون شیعونکو برے لگتے ہین سو یہ انکا قصور ہے حضرت عمر کا
قصور اور وصیت کے نہ لکھنے کا مطہو نہین جیسے احوال کا قصور ہے اس شئے کا قصور نہین
مرد بیمار کا قصور ہے لڈو پیڑون کا قصور نہین یہان بھی شیعونکی آنکھون کا قصور ہے اور ذوق وفہم کا
فتور نہ دین مین رخنہ نہ حضرت عمر کا کچھہ گناہ غرض جیسے یہان لڈو پیڑون مین کچھہ رخنہ نہین پڑا وہان
دین مین کچھہ رخنہ نہین پڑا۔

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

سنیونکے اسلام مین تو کچھہ رخنہ واقع نہین ہوا اگر ہان جو تحریر ہو جاتے تو الہ ہدایت کا شیعونکے بہی
ہاتہہ آجاتا یون چوہے کی طرح کورے گھڑے مین رہجاتے اے حضرات امامیہ قرطاس وصیت نہونے پر
اتنے کیون بگڑتے ہو سنیان سلمہم اللہ تعالے کو اس وصیت قرطاس کی حاجت بعد واقعۂ غدیر کیا تھی
جنہون نے بزعم شیعہ ہزارون کی سامنے کی بات کو چھپا لیا ان سے ایک کاغذ کا خلاف نہو سکتا نعوذ باللہ
من ہذہ الہفوات اور اس وصیت کی تحریر کی نہ رخنہ انداز ہوتے پر یہ دلیل ہے کہ امام احمد سے روایت
ہے عن سفینہ قال سمعت رسول صلعم یقول الخلافۃ ثلثون عام ثم یکون بعد ذلک الملک فرمایا علمائے
نے کہ تیس برس تک خلافت خلفاء اربعہ اور امام حسن تھے اور بعض روایات مین ثم یکون الکا وجبریۃ ہی
معلوم ہوا کہ بالفرض اگر حضرت لکھہ ہی دیتے تو کیا ہوتا بعد خلافت کے ملکیہ جبریۃ کا تو ظہور ہونا ہی تہا کہ
جسکی خبر اتنی مدت پیشتر حضرت نے بطور پیشین گوئی فرمائی غرضکہ نہ لکھے جانیسے ہی جبتک خدا وند
تعالے نے چاہا بات بنی رہی سب باہم شیر و شکر کیطرح ملے رہے اور جب کسی قسم کا فتنہ اور فساد منظور ہوا
صدہا آیات قرآنی اور احادیث رسول سبحانی درباب اتحاد و اتیلاف فیما بین کے رکھے رہ گئے ایک وصیت
بیچارہ کیا بگاڑ کرتا۔

سوال ۲۶ - از جانب شیعہ

شیخین اور دیگر صحابہ نے جیش اسامہ سے تخلف کیا یا نہین باوجود تاکیدات سخت پیمبر خدا کے؟

جواب سوال بست و ششم نہ شیخین حضرت اسامہ کے ساتھ گئے نہ حضرت علی اور حضرت عباس
سو شیخین کے نہ جانے کی آپ کو وجہ چاہیئے وہ ہم سے وجہ لیجئے پر پہلے یہ آیت سنلیجئے انما المومنون الذین
امنوا باللہ و رسولہ واذا کانو معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک
الذین یومنون باللہ و رسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر
لھم اللہ ان اللہ غفور الرحیم ترجمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مومن وہی ہین جو اللہ
اور رسول پر ایمان لائے اور جب کسی ہنگامہ مین اُسکے ساتھ ہون توجبتک اجازت نہ لین ملتی نہین
سو اگر وہ لوگ اپنے کسی کام کے لئے اجازت مانگین توجسے چاہو اجازت دیدو اور اُنکے لئے اللہ سے دعاٗ
مغفرت کرو بیشک اللہ غفور رحیم ہے۔ اس آیت مین اول تو اُن لوگون کی تعریف ہے جو بے اجازت
ٹلتے نہین پھر تعریف بھی کیسی کہ سوا اُنکے کوئی مومن ہی نہین اُسکے بعد خداوند کریم اپنے رسول سے
انکی سفارش کرتا ہے اجازت کی جلدی اور استغفار کی جلدی اب ہماری یہ غرض ہے کہ شیخین نے حضرت
اسامہ کی معیتہ مین تقصیر نہین کی حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے اور حضرت عُمر کے لئے اجازت لی حضرت عُمر
کے لئے اجازت کا لینا صاف حدیثون مین موجود ہے اسپر اپنے لئے اجازت کو قیاس کیجئے آخر اتنا تو آپ
بھی سمجھ ہونگے کہ اگر رنگروں اور دینگا دینگی ہے تو حضرت ابو بکر صدیق کو حضرت عمر کے لئے اجازت
ہی کیا ضرورت تھی خلیفہ ہوکر اجازت کا مانگنا اطاعتہ اُسامہ پر جتنا دلالت کرتا ہے وتنا تعزیہ بنانا
جب اہل بیت پر دلالت نہین کرتا مرثیہ پڑہنا سُننا غم حسین کی خبر نہین دیتا پھر جس شخصکو باوجود
اُس دبدبہ خلافت کے کہ حضرت امیر جیسے شیر خدا کو بھی تقیہ ہی کہتے ہین حضرت اسامہ کی اطاعتہ اسقدر
منظور ہو اُسنے انکے واسطے بھی ضرور ہی اجازت لی ہوگی بعد ازین یہ گذارش ہے کہ آپکو اجازت لینے مین
کلام ہے تو اسکا جواب تو بحوالہ احادیث مرقوم ہوچکا اگر جواز طلب اجازت مین گفتگو ہے تو اسکے لئے
خداوند کریم گواہ ہین اہی آیت سورہ نور سنا چکا ہون اور اگر اس مین خلجان ہے کہ حضرت اسامہ
نے کیون اجازت دی تو اول یہ اعتراض شیخین پر نہین حضرت اسامہ پر ہے معہذا حضرت اسامہ
نے رسول اللہ صلعم کے اُس سُنت کا اتباع کیا جسکے لئے عالم بالا سے ارشاد ہوا ادہر درگاہ ہونسے
پروانہ آچکا تہا دوسرا جواب یہ ہے حاکم بالادست اگر کسی ملازم کے ایک کام کے لئے نوکری بولے
اور پھر اُس کام کو آپ ہی منسوخ کردے اور اُسکی جا دوسرا کام سپرد کرے تو کیا پھر بھی وہ نوکر

بوجہ تعمیل نکرنے حکم اول کے مستوجب عتاب رہے گا رسول اللہ صلعم کو دیکھئے آخر ایام حیات
مین ابو بکر کو امامت نماز پر مامور فرمایا اول تو جواب عام فہم ہی بہت ہے دوسرے بشہادت تقریر جواب
سوال اول یہ تقرر امامت نماز امامت کبری کا تقرر تہا جسکو خلافت کہتے ہین اب اس غلام خاندان
نبوی صلعم کے آپ کی خدمت اور سوا آپ کے جو صاحب اہل انصاف ہون اُنکی خدمت مین یہ گزارش
ہے کہ آخر حضرت اسامہ رسول اللہ صلعم کے تو زیر حکم ہی تھے ادہر رسول اللہ صلعم نے حضرت ابو بکر کو
ایسی طرح اپنا قایم مقام کیا کہ صاف کہنے سے ٹر بکر جنانچہ آیتہ فلا تقل لھما اف و لاتنھر ہی اسکے اثبات
کے پیش کے لئے تہی اب فرمائے حضرت اسامہ زیر حکم ابو بکر صدیق ہوگئے یا ہنوز حضرت صدیق ہی زیر حکم
اسامہ رہے آپ ہی فرمائیں اگر اطلاق نویس وغیرہ ملازمان محکمۂ تحصیل جو زیر حکم پیشکار رہتے ہین۔
قائم مقام تحصیلدار ہوجائے اور ہوئے جاتے ہین سب کے نصیب ایسے ہی نہین ہوتے جیسے کسی کم
کم نصیبو نکے نصیب تو کیا اب ہی وہ اطلاق نویس زیر حکم حضرت پیشکار ہی رہا شیخصاحب یہ باتین تو
تمہاری آپ سمجھ لینے کی تہین لئے افسوس آپ اور ہم سے پوچھتے ہین اس صورت مین حضرت عمر کے
لئے اجازت لینی ہی تقاضا ادب ظاہر امر نبی صلعم ہی تھی ورنہ حاجت نہ تہی دیکھو جواب ایسے ہواکرتے ہین

جواب ثانی از طرف مولوی عبداللہ صاحب

جب اصل اس قصہ کی معلوم ہو جائیگی تو یہ تخلف کا خدشہ رفع ہوجائے گا وصل یہ ہے ۲۶ صفر روز
شنبہ کو حضرت نے لشکر کی تیاری کا حکم بقتال رومیون کے صادر فرمایا اور بروز سہ شنبہ اسامہ بن
زید کو سردار لشکر کا بنایا اور چارشنبہ کو مرض حضرت کو لاحق ہوا اور روز پنجشنبہ کو باوجود علالت طبع
شریف اپنے ہاتہہ سے ایک نشان بناکر اُسامہ کو دیا اسامہ نے بریدہ کو اپنا نشان بردار بنا دیا اور وہ
نشان اُنکے سپرد کر دیا اور موضع جرف مین بانتظار اجتماع لشکر کے قیام کیا اور حضرت ابو بکر اور عمر اور
عثمان اور سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ الجراح اور سعید بن زید اور قتادہ بن النعمان و
وسلمتہ بن اسلم رضی اللہ عنہم نے اپنا سب سامان سفر بمقام جرف بہیجدیا تہا اور خود چلنے پر تیار
تھے کہ آخر روز چارشنبہ اول شب پنجشنبہ حضرت کا مرض ٹرہگیا اور وقت عشا شب پنجشنبہ حضرت صلعم
نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ نماز ٹرہانے کا بنایا۔ چونکہ روز شنبہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرے
افاقہ ہوگیا جو لوگ کہ بہمراہی اسامہ کے متعین ہوے تھے رخصت چاہی پہر دوبارہ شدت مرض

نے عود کیا حتی کہ جرف مین اسامہ کو حالت نزع کی خبر ہونچی بمجرد استماع اس خبر کے حضرۃ اسامہ اور دیگر صحابہ افتان وخیزان حضرت کے پاس آے اور نشان دروازہ حجرہ مبارک پر نصب کردیا ہرگاہ کہ دفن سے فارغ ہوئی اور امر خلافت کا حضرت ابوبکرؓ پر قرار پایا حضرت ابوبکر نے اُسیدم روانگی جیش اسامہ کا حکم فرمایا جب وہ جرف تک پہونچی بسبب انتقال حضرت کے بعض قبایل مُرتد ہوگئی بعض اصحابنے حضرت خلیفہ اول کو یہ راے دی درصورتیکہ بغل مین دشمن پیدا ہوگئے ہین لشکر بیگین کا دور دراز بہیجدینا خلاف مصلحت ہے حضرت ابوبکرنے فرمایا کہ اگر مدینہ مین درندہ ہی ہمبر لقمہ کرلین تو ہی مین خلاف فرمان رسول اللہ صلعم نکرونگا یعنے جیش اسامہ کو نہ واپس کرون گا حضرت ابوبکرنے باجازت اسامہ حضرت عمر کو اپنے پاس بلالیا اور غرہ ربیع الثانی کو اسامہ نے بسواے اپنی کہ ایک مقام ہے کوچ کیا۔ اب جاننا چاہئے کہ حضرت ابوبکر کی طرف اسبات کا طعن ہے کہ وہ حسب فرمودہ حضرت تیار نہوئی تو یہ بھی سب غلط ہے کیونکہ وہ سب سامان جرف مین بہیج چکے تھے اور اگرانکی طرف یہ اعتراض ہے کہ بعد وفات کی اُنہون نی تجہیز جیش نکی تو یہ بہی صریح غلط ہے کیونکہ بسبب ارتداد قبائل عرب کے بعض اصحاب کی تو یہ راے یہ ہی ہوگئی تہی پر حضرت ابوبکرنے نہ تسلیم کے اُسیدم لشکر کو روانہ کیا اور اگر اعتراض حضرت ابوبکرؓ کے طرف تخلف جیش کا ہے تو یہ بہی نہین ہوسکتا کیونکہ تخلف اُنکا بامر الرسول بخلافۃ الصلواۃ تہا۔ کیونکہ ایک امر دوسرے ماقبل کا ناسخ ہوتا ہے اور یہان دونون امرون کا تقدم وتاخر واضح ہوچکا ہی اور بعد وفات کی اسوجہ سے تشریف نہ لے گئے کہ تمام امت کے امور کے متولی ہوگئے تھے اگر انکو چہوڑکر وہان تشریف لیجاتے تو اول تو قبائل عرب مرتدین کے اژدہام کا خوف دوسرے امر خلافۃ مین رخنہ پڑے تیسرے یہ کہ کوئی متنحیر یعنی جان پناہ بنا رہے تاکہ دفعۃ واحدۃ استیصال دین کا نہو اور دار السلطنت بالکل خالی نہ ہوجائے ؛

سوال ۲۷ از جانب شیعہ

شیخین اور دیگر صحابہ پیغمبرؐ کو بلا تجہیز وتکفین چہوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار داد امر خلافۃ کے چلے گئے یا نہین۔

جواب سوال بست وہفتم شیخین کا سقیفہ بنی ساعدہ مین جانا بغرض نفسانی نہ تہا جو آپ اتنا بُرا مانتے ہین وہ بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام تہا تجہیز وتکفین مین حضرت

وہ بات نہین جو سقیفہ بنی ساعدہ کے جانے مین پر جیسے کہا کرتے ہین - دیکھنے کو چشم بینا چاہئے - ایسی باتونکو
سمجھنا ہر کسیکا کام نہین عقل صائب ذہن رسا چاہئے مگر ہر چہ باد اباد دیکھو آپکو سمجھانا ہے انشاء اللہ
بال کی بلّی بنا کر دکھاتے ہین تسپر بھی آپ دیکھین تو ہماری قسمت - اوقات کھوئی قلم گھسایا کاغذ سیاہ
کیا اونگلیان تھکاین اور پھر وہی مرغے کے ایک ٹانگ قایم یہ کیا بات ہے منشی شیخ احمد صاحب مرد
ہوشیار ہین کہ تو سہی سمجھ جاینگے انشاء اللہ تعالے منشی صاحب آپ سُنئے کچہری مین نوکری کر آئے ہین
کچہری کی بات آپ خوب سمجھین گے ایک سرکار کی بہت سے کارخانے ہوتے ہین پھر ہر کارخانے مین
مختلف کام ہوتے ہین ہر کام پر ایک جدا نوکر ہوتا ہے دیکھئے کلکٹری کا کارخانہ بھی سرکار ہی کا ہے
فوجداری کا کارخانہ بھی سرکار ہی ہے عدالت کا اسٹام کا ڈاک کا پھر کیا ایک ہو تو گناؤن سب
کارخانے سرکار انگلشیہ ہی کے ہین پھر ہر کارخانہ مین دیکھئے کیا کیا کام ہین ایک کارخانہ مین کوئی
تحصیلدار ہے کوئی پیشکار کوئی پٹواری کوئی خزانچی کوئی کچھ کوئی کچھ یہانتک کہ ایک سپرنٹنڈنٹ ساکم
محرر آمد محصول منشیات بھی ہے غرض مختلف کام ہین ہر کام پر ایک ایک جدا ملازم تعینات ہین ان
کوئی معزز کام ہی کوئی ہلکا سو ایسا ہی تجہیز تکفین بھی رسول اللہ صلعم ہی کا کام ہے اور نہلانا اور
نماز جنازہ بھی آپ ہی کا کام ہے قبر کھودنی بھی آپ ہی کا کام ہے امامت نماز بھی آپ ہی کا کام ہے
انتظام خلافت بھی آپ ہی کا کام ہے اسمین گھٹ کر تو قبر کنی ہے اور بڑھکر امامت نماز اور انتظام
خلافت حضرت علی رض نے تو تجہیز و تکفین کو سنبھالا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے خلافت کا انتظام
کیا اسمین تقدیر سے حضرت ابو بکر ہی کو لوگون نے گھیر لیا اور خلیفہ بنا لیا اسمین انکا کیا قصور وہ
بیچارے تو بہت کچھ ٹالتے رہے پر انکے ہوتے کوئی نظرون ہی مین نہ جچا اسکی ایسی مثال ہے کسی بادشاہ
پر کسی غنیم نے تلوار چلائی سپاہی کوئی حاضر نہ تہا رعیت کے ایک آدمی نے بنظر خیر خواہی وہ وار
اپنی سر پر لیا اور پھر غنیم کا سر قلم کیا بادشاہ قدر شناس تھے اس خدمت کے انعام مین منصب سپہ
سالاری پر اُسے ہی مامور کر دیا دیکھئے اُس شخص کے خواب مین بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ مین اور
سپہ سالار ہونگا پر تقدیر کی اُلٹا پلٹی نے کہانسے کہان پہونچایا ظاہر مین خدمت مذکورہ بلا بہانہ ہوگا
سو ایسے ہی شہادت قصہ بیعت ابو بکر کو خلافت کا خیال تک نہ تہا ہان رفع مفسدہ مد نظر تہا
اگر یہ دونون وہان نہ جاتے تو انصار سعد بن عبادہ کو کر چکے پھر حضرت امیر کو اول بات نہ جو تہا

شیخین چاہین نہ ہو سکے آئین پر ناشکری کا کیا علاج حضرات شیعہ تسپر بھی نہین مانتے غرض کاربردازان
تقدیر نے اُنکے حُسن نیت اور حُسن خدمت کی جلدو مین کہ دین کی سر سے شیطان ایسا بھاری وار ٹالا انہون
کو خلیفہ بنا دیا با اینہمہ وہ لوگ کچھہ خلافت کو ایسا بڑا کام نہین سمجھتے تھے جسکے واسطے یہ انتظار کرتے کہ فلانے کو
آجانے دو اور فلانے کو بھی تشریف لانے دو یہہ تو حضرات شیعہ نے غل مچا مچا کر اُسکا انتظام کر دیا ورنہ حضرت
علی اور حضرت ابوبکر تو اسکو اتنا بھی نہ سمجھتے تھے جتنا یہان پٹواری کا یا چوکیدار کا عُہدہ ہے جو آپ کو
کوئی پٹواری یا چوکیدار بنا دے تو آپ کیا خوش ہون گے اور کوئی نہ بنائے تو آپ کیا شکایت کرینگے بہر حال
سقیفہ بنی ساعدہ مین جانا خدا ہی کی لئی تہا اسکو چھوڑ کر جانا سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کفن کو چھوڑ کر قبر کھودنے
کو جانا سو جیسے اس کام مین لگنے والیکو بوجہ بیغرضی اُس کام کا چھوڑ کر چلے جانے والا اور میت کا دشمن
کوئی عاقل نہین سمجھتا یہان بھی اہل عقل کار فرمایان انتظام خلافت کو یون نہین کہہ سکتے کہ بوجہ
بیغرضی تجہیز و تکفین کو چھوڑ کر چلے گئے اور جو یون ہی دہینگا دہینگی ہے تو یون ہی سہی حضرت ابوبکر
اور حضرت عُمر اگر تجہیز چھوڑ کر چلے گئے تو پھر آ بھی گئے نماز پڑہی دفن مین شریک رہے پر حضرت علی انتظام مذکور
مین بالکل شریک ہی نہین ہوئے پھر آپ جانتے ہین کہ خلافت اور امامت کیسا بڑا کام ہے اور تجہیز و
تکفین کو اُس سے کیا نسبت ہے امامت تو وہ کام ہے جسپر بقاء دین کا مدار ہو اور دین وہ چیز ہے جس کے
لئے خاص رسول اللہ صلعم کو خدا نے بھیجا یہ کام عام نہین ہان مرنا جینا کفن کاٹھی قبر کنی ایسی عام
باتین ہین جسمین مسلمان کافر نیک و بد سب شریک ہین سو اگر حضرت ابوبکر صدیق ایک دو عام کام
مین شریک نہوی تو حضرت علی ایسی خاص کام مین شریک نہوئے جسپر مدار کار دین و ایمان تہا اگر یہ
کام درست نہوتا تو دین کا پتا بھی نہ تہا اور اگر یہ عذر ہے کہ حضرت علی کو کسی نے پوچھا نہ بلایا تو حضرت
ابوبکر اور حضرت کو بھی کسی نے پوچھا نہ بلایا ۰

جواب ثانی از مولوی عبد اللہ صاحب

جاننا چاہئے کہ تجہیز و تکفین اہلبیت کے متعلق تھے اور تمام صحابہ کا اسمین شریک ہونا لازم نہتہا
پس جبکہ رسول اللہ صلعم نے دار فانی سے بملک جاودانی انتقال فرمایا اور جمیع مہمات دینی و
دنیوی آنحضرت ہی پر ہی موقوف تھی اور کفار بھی بسبب تسلط حضرت کے مغلوب تھے ۔ اب اگر
انکے بعد کوئی اُن مہمات کا متولی نہوتا ۔ تو طرفۃ العین مین کارخانہ ریاست اسلام کا درہم برہم ہو جاتا

سالہا سال کی محنت و مشقت رائیگان جاتی نئے سر سے کفر کا جھنڈا کھڑا ہوجاتا اور شیطان علیہ اللعنۃ سکو اپنی راہ لگا لیتا اور آنحضرت پر نبوت ختم ہوچکی تھی اگر پھر ویسے ہی تاریکی پھیل پھیل جاتی پھر کہانسے آفتاب ہدایت کا نکلتا لہذا ضرور ہوا کہ کوئی شخص بمجرد وفات حضرت کے متولی تمام امور کا ہوجائے تاکہ جون کی تون بات بنی رہے اور ریاست و سیاست کا کام بدستور جاری رہے اسمین اصلاح تمام امت کی مقصود تھی یا یں وجہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اس امر مین مبادرت کی اسلئے کہ تجہیز و تکفین کی طرفسے تو بسبب اہل بیت کے بیفکر ہوگئے تھے اور یہ بھی حضرت صلعم کی خدمت ہی تہی جیساکہ نایب کا ٹرہانا عین مدرس کی خدمت ہے اور اگر بالفرض و التقدیر تجہیز و تکفین انپر ہی موتوف ہوتی تو بھی بوجوہات مذکورہ بالا امر خلافت مین مبادرت کرنی ضرور تھی پس جس حالتمین تجہیز و تکفین کے متولی دیگر شخص ہون تو ان کا امر خلافت مین مبادرت کرنا اولی ہوا کیونکہ اگر تجہیز و تکفین مین دیر ہوجاتی جیساکہ تدفین مین تین روز لگ گئے تو کچھہ حرج نہوتا پر امر خلافت مین کچھہ دیر کرنے سے کچھہ کی کچھہ بات ہوجاتی شعر

سدا دور دوران دکہاتا نہین ٭ گیا وقت پھر ہاتہہ آتا نہین ٭ تکفین و تدفین ہی حلاوت سے ہوتی خدا جانے کیا کیا خرابیان دم کے دم برپا ہوجاتین مین چنانچہ بعد وفات علیہ الصلواۃ والسلام کے انصار اسبات پر آمادہ تھے کہ سردار سے ہکو ملے بہت سے بہت یہ ہو کہ ایک ہم مین سے سردار ہو اور ایک تم مین سے پس اگر وہ مبادرت نکرتے اور بیعت کسی انصاری کی ہاتہہ پر منعقد ہوجاتی تو اب اس مین دو صورتین تہین یا تو مہاجرین بھی اُسی شخص کی بیعۃ اور اطاعتہ قبول کرتی یا کوئی اور جداگانہ اپنا خلیفہ بناتے درصورت اول کی اس حدیث کی مخالف ہوتا الملک فی قریش والقضا فی الانصار والاذان فی حبشتہ بعض روایات مین الخلافۃ فی قریش صراحتہ آیا ہے جب انصار کو ہی خلافت ملجاتی تو پھر کلہم سے کو مہاجرین کو خلافت نصیب ہوتی اور دوسری صورت مین یعنی مہاجرین کا خلیفہ جداگانہ بنالیتے مین تفرق کلمہ لازم آتا اور منشا خدا اور رسول اتحاد و اتفاق کو چاہتا ہے چنانچہ آیۃ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینہم اور حدیث تطویل قراءت معاذ بن جبل کے باوجود انپر عنایت بعید کے حضرت کا امتنان یا معاذ فرمانا دلالت کرتی ہے اس ہوتین وہ بات ہاتہہ سے نکلجاتی اور کام ریاست و سیاست کا بخوبی انجام نہوتا اور باہمی منازعت کا بھی خوف تہا۔ چنانچہ لو کان فیہما الہۃ الا اللہ سے مستفید ہے کہ اگر ایک سلطنت مین دو حاکم ہون تو دو

برباد ہوجاویگی معلوم ہوا کہ ایک امر خلافت مین دو خلیفہ کا ہونا موجب خرابی کا ہے باین لحاظ شیخین نے اُسکی تاسیس و توثیق مین مبادرت کی حضرات شیعہ جیسے خود ملوث بطمع دنیا دنیہ اور سگ دُنیا ہین ویسی ہی خیالات معاذ اللہ اکابروار کان دین کی طرف بھی نسبت کرتے ہین کیسے کج فہم ہین اس موٹی بات کو نہین جانتے کہ پانچون انگلیان برابر نہین ہوتی ہین۔

سوال ۲۸- از جانب شیعہ

حضرت علی اور حضرت عباس اہل حل عقد مین یا نہین اگر داخل ہین تو اُنکو کیون شامل نہین کیا اجماع مین

جواب سوال بست و ہشتم حضرت علی اور حضرت عباس اول درجہ کے اہل حل وعقد مین سے تھے پر اجماع کے انعقاد کے لئے یہ ضرور نہین کہ سارا جہان ایک آن واحد اور ایک ہی لحظہ مین ایک بات مُنہ سے کہی یہ تو آپ کے نزدیک بھی ممکن نہوگا ہان یہ باتین تدریج آگے پیچھے ہوا کرتی ہین حضرت علی سے جو بیعت ہوئی تو وہ ہی ایک دفعہ نہین ہوی بلکہ خود رسول اللہ صلعم کے ہاتھ پر سب نے ایک ساتھ ہی بیعت نہین کی جب کبھی کوئی آجاتا تھا بیعت کرجاتا تھا اور بیعت تو درکنار اسلام ہی سبکا ایک ساتھ نہین کوئی آج مسلمان ہوا کوئی دس برس کے بعد کوئی بیس برس کے بعد سو انکی بیعت تو آپ ہی جانتے ہین جبھی ہوئی ہوگی جب وہ مسلمان ہوئے ہونگے یا اُس کے بھی بعد یا یون کہو انھون نے بیعت کی ہی نہو پھر حال یہ تو ممکن ہی نہین کہ قبل اسلام بیعت کر گئے ہون سو جو ایسے احتمال پر آپ چین ہمارا اُدہر بھی ایکہا ہی عوض ہمارا مطلب کسیطور رہا تھہ سے نہین جاتا بہت سے آدمی تو سقیفہ بنی ساعدہ ہی مین دست بیع ہوئی پر بیعت عام دوسرے روز ہوی اسمین حضرت علی نے اور بہی بعد مین بیعت کی پر یہ بعد مین رہجانا یا معنی نہ تھا کہ انکی خلافت کے منکر تھے اور اگر بالفرض انکار خلافت حضرت صدیق اکبر ہو تو پھر حضرت علی کو روز کی نمازون اور جمعہ کے خطبون کے سُنتے اور جہادون کی باندیون مال اسباب کے تصرف مین لانے کی کوئی وجہ منصوبہ نہین بلکہ شیعون کا یہان ایسا قافیہ تنگ ہوگا کہ بریز برنہی کرنی پڑیگی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابوبکر تو حضرت امیر کی خلافت بلا فصل کے منکر کیا مزاحم ہی تھے ہم ہی جانتے ہین تم ہی جانتے ہو پھر اگر حضرت امیر بھی حضرت صدیق کی خلافت کے معتقد نہون یعنی سُنی نہون شیعہ مذہب ہو تو یہ معنی ہون کہ حضرت صدیق اور حضرت عمر کافر تھے نعوذ باللہ کیونکہ جیسے ہمارے نزدیک ایمان کے دو جز ایک لا الہ الا اللہ دوسرا محمد الرسول اللہ شیعو نکے نزدیک ایک تیسری شاخ امامت کی اور

بہی ہے جیسے ہمارے نزدیک آدمی انکار لا الہ الا اللہ یا انکار محمد الرسول اللہ سے کافر ہو جاتا ہے انکے نزدیک
انکار امامت حضرت امیر وغیرہ ائمہ ہدی سی بہی کافر ہو جاتا ہے بہر حال اگر حضرت علی شیعہ مذہب ہون
تو انکو بہی اپنی امامت پر ایمان لانا ایسا ہی ضرور ہو گا جیسے بشہادت آیتہ امن الرسل بما انزل الیہ من
ربہ والمومنون اور نیز بشہادت آیتہ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب
العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المومنین رسول اللہ صلعم کو اپنی رسالت پر ایمان ضرور ہے
اور ظاہر ہی تو ہے اگر رسول انور امام ہی کو اپنی رسالت اور امامت کا انکار ہو تو پہر دوسرون کو کیونکر
کہہ سکتا ہے کہ مجہپر ایمان لاؤ اس صورت مین حضرت امیر منکران امامت کو ایسا ہی کافر سمجہتے ہون گے
جیسے رسول اللہ صلعم منکران رسالت کو پہر فرمائے حضرت علی جو ہمیشہ ان منکران امامت کے پیچھے
نماز پڑہتے رہے تو کیا باعث تہا کافرون کے پیچھے نماز درست ہو جاتی ہے بلکہ یہ لوگ امامت پر ایمان رکھتے تھے
اور شیعیان پاک مین سے تھے یا امامت کی شاخ ایسی ہے جیسا کسی نے کہا ہے **شعر** عریان ہی دفن
کرتا تہا زیر زمین مجھے * اک اور دوستون نے لگا دی کفن کی شاخ * ہم سے اگر پوچھتے ہین تو یہی صحیح
ہے ورنہ پہر مذہب امامیہ کی خیر ہے نہ حضرت امیر کی امامت اور بزرگی کے صحیح سالم رہنے کی کوئی تدبیر
بالجملہ نین پانچ کرینگو تو بہت سی باتین ہین اس بات کا جواب نہ مجتہد صاحب سے آئے نہ امام زمان
کے پاس کوئی جا کر لائے یہ بات لاجواب ہے اور کیون نہو دروغ گو را حافظہ نباشد * بانیان مذہب
شیعہ یہان آکر چوکڑی بہول گئے آگے سنئے یہی نہین کہ نمازین پڑہین حضرت امام زین العابدین
کی والدہ بلکہ حضرت امیر کی حرم محترم انہین خلیفون کے جہاد مین آئین تہین جنکو کافر نہ کہئے تو مذہب
شیعہ اڑ جاتا ہے اور کافر کہئے تو پہر جہاد کی کوئی صورت نہین جو کچہ ہوا ظلم ہوا پہر ان حرمون کی مالک ہوئی
تو کیونکر ہونے جو آگے زیر تصرف رکھنے کی گنجایش ہو اگر یون ہوتا کہ مسلمان کرکے آگے پیچھے نکاح ہی
پڑہوا لیتے تب بہی ایک بات تہی یہ بہی نہوا کہئے تو سہی کیا ہوا اور یہان نکاح کا بہانہ کر لینا تو مال کا
تو نکاح ہی نہین ہوتا اس سے آگے بڑہکر اور سنئے۔ طاہرہ مطہرہ جگر گوشہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا
رسول اللہ صلعم کی قرۃ العین حضرت خدیجہ الکبری کے راحت جان حضرت حسنین کے قوت دل
تمام اہل ایمان کے دین و ایمان کو حضرت ام کلثوم دختر شکم خاص حضرت بتول کو حضرت عمر سے
بیاہ دیا ایسے پاک طاہر پاک باطن کہ سن خورد سالی مین ایسے کافر کہتہ سال کے کوئی حوالہ کرتا ہی

فہاسی بات پر فوج شام و عراق سے تو لڑ مرے اور ایسی پاک دامن کو یون بچون چرا عمر کے حوالہ کر دیتے مسلمان کا کام تو نہین کہ ایسے انسانونکو بموقع احتمالون پر محمول کرے خُدایا میرا تو بال بال کانپتا ہے یہ خبیث کس طرح ایسی بیہودہ باتین بکدیتے ہین اگر حضرت عُمر کا لحاظ نہین تو ننگ و ناموس اہل بیت نبوۃ کا تو لحاظ کیا ہوتا۔ دیکھئے اس نکاح سے زید بن عُمر پیدا ہوئے اور پہر بقضاء الہی اپنی والدہ کے انتقال ہی کے دن خانہ جنگی مین مارے گئے یہانتک کہ اکٹھی دونو جنازون کی نماز پڑہی گئی بہر حال حضرت علی وحضرت عباسؓ نون معتقد خلافت حضرت صدیق تھے اور انعقاد اجماع کیلئے اتنا ہی کافی ہے ہر ہر شخص کی بیعت کی ضرورت نہین یون تو بہت سے چہوٹے بڑے نزدیک و دور کے لوگ رہ گئے ادہر آج کل کے اہل سنت سب اجماع مین داخل ہوتے چلے جلتے ہین اور بیعت کا کچھہ حساب نہین الغرض اعتقاد دلی اور شہادت عالی یا مقالی چاہئے سو بحمد اللہ یہ بات قبل بیعت ہی حضرت علی کو حاصل تھی اور بعد بیعت بہی باقی رہی پر جب حضرت امیر نے دیکھا کہ مردمان ظاہر بین اور سادہ لوحان صحرا نشین اس بیعت کے نکرنے کو اور بات پر محمول کرتے ہین اودہر موافق مزعوم شیعہ علم ماکان و مایکون حاصل تہا یہہ سمجھکر کہ آخر زمانے کے ہمارے نادان دوست جنکو شیعہ کہینگے کچھہ اور اس دست کشی کے تیئے بہت ہاتہہ پاؤن پہیلائین گے زبان کے رستے بہت کچھہ بکین گے حضرت صدیق کے ہاتہہ پر بیعت کرکے شبہ مکنون متردون کے دل سے مٹا دیا پر جنکے دل کو یہہ خیالات فاسدہ ایسی طرح کہا گئے تھے جیسے تلوار یا کسی اور ہتیار کو مورچہ۔ اونکی اصلاح نہوئی وہ اوسی لکیر کو پیٹے جاتے ہین اور حضرت امیر کی راہ پر نہین آتے اب بس کیجئے اور جانے دیجئے یا اللہ تیرا شکر ہے یہ تیری عنایت ہے کہ مجھہ جیسے ہیچمدان بلکہ نادان سے ایک دن اور کچھہ اوپر آدہی رات مین اکٹھے اٹھائیس سوالون کا جواب لکھوا دیا تیرا شکر کس زبان سے ادا کرون ہر بن مو مین زبان ہو تو پہر بہی ایک ادنے سے ادنے احسان کا شکر ادا نہین ہو سکتا اے میرے اللہ میری نیت تو ویسی ہی ہے جیسا مین ہون تو اپنے کرم سے اسکو قبول فرماکر میری لئے ذریعۂ آخرۃ کر دے اور اس تحفہ مختصرہ کی بدولت حضرات اہل بیت اور صحابہ رسول اللہ صلعم کی خوشنودی میرے نصیب کر پہر اُنکے طفیل سے اپنے حبیب پاک سید لولاک کی عنایت مین اس کمینہ عالم کو شامل کر اور مجھکو اور میرے ماباپ کو اور تمام احباب کو بخشکر مجھکو مسرور کر آمین ثم آمین فقط

التماس بخدمت منشی شیخ احمد صاحب

منشی صاحب میری کم فرصتی اور کم توجہی کا حال اگر نہ سنا ہو تو حاجی ظہور الدین احمد صاحب سے دریافت

فرمائین آپ کے تپنے یقین جانئے اونگلیان تہک گئین کل شام بیٹہہ کر آدہی رات تک لکہا آج صبح سے
اسی خیال مین تہا اسوقت بعد عشا فراغت پائی اب بہی اونگلیان نہ تہکین تو اور کیا ہوگا بار بار
یہہ شعر یاد آتا ہے شعر حال دل لکہون کبتلک جاؤن اُسکو دکہلادون ۞ اُنگلیان افگار اپنی خامہ خون چکان اپنا
آپ سنائین تو بجز اسکے اور کیا لکہون مصرع جو اسپر بہی نہ سمجہے وہ تو پہر اُسکو خدا سمجہے ۞ خیر یہ تو آپکی حسن اخلاق
کے بہروسے عرض معروض تہی دوسرے عرض یہ ہے آپنے وہی پُرانے سوالات کئے جو اول سے شیعون
نے ایجاد کئے اور صدہا جواب اُسکے سُنیون کی طرفسے ہو چکے پر روے انصاف یہ تو ننگ کرنا ٹہرا آپ
کو تو نہین کہہ سکتا شیعون کو تو ڈوب مرنے کی جا ہے جو اب دندان شکن سنتے چلے جاتے ہین اور پہر بہی بے
گالی گفتار سے باز نہین آتے پہلے ماںسون کو تو منہ پر کہا کر تاب مقابلہ نہین رہتی ہان پیچہا البتہ پیٹتے جاتے ہین
اور گالی گفتار سے باز نہین آتی آپنے یا جسنے یہ سوال کئے یہ سمجہا ہوگا کہ سنیون مین ایسا کون فارغ بیٹہا ہے
جو اپنا نماز روزہ چہوڑ کر اس طومار کے طومار کا جواب لکہے گا ہمین کہنے کو جگہہ ہو جاے گی یہہ نہ سمجہا ہوگا
کہ قاسم سے گنہگار بہی بہت ہین جنکو نماز روزہ کی چندان توفیق نہین پہر تسپر ایسے ایسے صد ا بیہودہ
کو یون ہی چٹکیون مین اُڑا دیتے ہین اور اونکا وار بہی نہین آتا سو آپ خدا کے لئے غور فرمائین اور
پہر بہی راہ پر نہ آؤ تو مجتہدان ضلع سہارنپور ومظفر نگر سے ان جوابون کا جواب اور میرے سوالات
مرسلہ کا جواب لکہوا کر بہجواؤ پر جواب ہو تو ایسا بے لگا ہو جیسا جاٹ رے جاٹ ترے سر پر کہاٹ کے
جواب مین کہا تہا ترے سر پر کولہو اگر بوجہہ ہی مین دبانا منظور ہو تو آپ ہی بہت ہین مگر ہمین کون سکہلا
ہم دو تو علم پڑہے ہین بے تکی کہنی بہی آتی ہے غرض ان اٹہائیس سوالون بوجہہ جیسے مجہے یاد رہیگا
انشاء اللہ اُس سے زیادہ جناب مجتہدین چکر مین آئین گے فقط

جواب ثانی از جانب مولوی عبد اللہ صاحب

یہہ دونون صاحب داخل اہل حل عقد ہین پر تمام اہل حل عقد کا آن و احد مین اجتماع محال ہے
اور نیز انعقاد بیعت کے لئے تمام کا موجود ہونا ضروری نہین ہان اکثر کا مجمع ہونا ضرور ہے سو اکثر لوگ
مہاجرین اور انصار جمع ہو ہی گئے تہے اور حضرت علی اور حضرت عباس اگرچہ بضرورت مشغولی تجہیز و تکفین اجماع مین شامل
نہ تہے مگر حضرت ابوبکر کی خلافت و فضیلت کے منکر بہی نہ تہے افضیلت حضرت ابوبکر کی ہر صغیر و کبیر کی زبان
زد تہی کسی نے باینوجہ بیعت مین تاخیر نہین کی کہ حضرت ابوبکر لایق امامت و خلافت کے نہین تو شیعہ

شیعہ ہی سمجھکر اپنا دو نو جہان کا برا کرتے ہین صرف حضرت علی کو اسی بات کا ملال تہا کہ باوجود ایسی اتحاد باہمی کے پہر مجھکو کیون نہ شامل کیا کس لئے ایسی جلدی کی چونکہ حضرت امیر اسد اللہ الغالب تھے بسبب کمال شجاعت کے اُنکے خیال شریف مین برہمی درہمی سلطنت کا کچہہ خطرہ نہ گزرا اور یہی وجہ حضرت ابوبکر و عمر کی مبادرت کو پسند نہ فرمایا حالانکہ اُنکے نزدیک امر سلطنت کا اہتمام پیشتر کر لینا اولے و اقدم ہوا تاکہ دفن حضرت اور دیگر امور بجمعہ خاطر ہون اور اگر خدا نخواستہ اس امر کا پیشتر سے اہتمام نکیا جاتا اور انصار جدا سردار مقرر کر لیتے تو حضرت عباس و حضرت علی رض کیونکر رو کتے بیٹہے بٹہلائے طرفۃ العین سلطنت اسلام جاتی رہتی اور حضرت علی کی اتنی شکایت کچہہ بیموقع نہ تھی بلکہ اپنون ہی کی شکایت کیا کرتے ہین غیر کا کون شاکی ہوتا ہے شعر بے محبت نہین اے ذوق شکایت کے مزے ؛ بے شکایت نہین اے ذوق محبت کے مزے ؛ اگر انکو شکایت تہی تو محبت بہی تہی کبہی قبل خلافت یا بعد خلافت حضرت ابوبکر کے حضرت علی نے برائی نہین بلکہ صحیح احادیث سے تعریف کرنی ثابت ہوتی ہے چنانچہ خاص اس قصہ مین بہی کی ہے انہ لم یجحد علی الذی صنع نفاستہ علی ابی بکر ولا انکارا للذی فضلہ اللہ بہ اور حضرت صدیق نے جو مرتدین بنو حنیفہ سے جہاد کیا وہان کی سبایا مین سے ایک لونڈی خولہ نام حضرت مرتضی علی کو بہی ملی اور آپنے اُسپر تملک مین تصرف فرمایا اور محمد بن حنفیہ اُسیکے بطن سے پیدا ہوئے اور شہربانو یزدگرد بادشاہ کہ ہیران کی بیٹی حضرت عمر کے وقت مین پکڑی ہوئے آے اور حضرت امام حسین کو ملی اور امام زین العابدین اُسکے بطن سے پیدا ہوئے اور جو کچہہ باہم اتحاد اور رشتہ و قرابت پیش رہا ہر چند اصول شیعہ پر تقیہ کی رو سے تہا مگر ان خیالات کو بیخ و بن سے اکہاڑتا ہے اور تقیہ بقدر ضرورت ہوتا ہے نہ ہر امر مین تردید تقیہ کے لئے تو اتنی ہی بات کافی ہے کہ حضرت علی کے دلمین جبتک ملال رہا بیعت نکی اور جب صاف ہو گئے فوراً کر لی اگر خدا نخواستہ تقیہ کرتے تو بیعت مین اتنی مدت کیون لگاتے معلوم ہوا جو کرتے تہے بیباکانہ صاف دلی سے کرتے تھے فقط

مادہ تاریخ از مولوی عبد اللہ صاحب

قَالَ تَعَالٰی جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

مادہ تاریخ بیبہا از فکر رسا عزیزم حافظ مولوی معین الدین صاحب خلف الرشد مولوی محمد یعقوب صاحب

مولوی میرے بہائی عبد اللہ جنہیں حق نے بہت بہرے ہین گُن ان سوالون کے ایسے لکہے جواب جنسے شیعونکی اوکہڑی بیخ وبُن سُن روافض نے اُن جوابون کو سر کو اپنے کہا یہہ سُننے دہن یون تو بودا تہا پہلے ہی مذہب ان جوابونسے لگ گیا اور گہن ہاتف غیب نے مذاہب کی سال تاریخ مین یہہ آیت سُن یون ازل مین ہی ای معین حق نی لکہدیا فی قلوبہم زیغ

ایضاً منہ سلمہ

مَنْ تَوَاضَعَ دُقِّرَ + وَمَنْ تَعَاظَمَ صُغِّرَ +

سوالات از جانب اکمل الکملاء افضل الفضلا نخبۃ الاکارم جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب بخدمت علماء اہل تشیع

۱- عقیدہ امامت جزو ایمان ہے اُسکا ثبوت یقینی چاہئیے پر نہ کلام اللہ مین اُس کا پتہ نہ احادیث متواترہ مین اسکا ذکر جواب موجہ بیان فرمائیے اور آئین خائین نہ اوڑائیے ۔

۲- اگر آیۃ انما ولیکم اللہ سے امامت حضرت امیر علیہ السلام ثابت ہوتی ہے تو اس سے اور اماموںکی امامت باطل ہوتی ہے چنانچہ لفظ انما سے ظاہر ہے ۔

۳- لفظ ولی کے معنی حاکم ہونے پر کونسی کتاب لغتہ شاہد ہے اور اگر کوئی کتاب اسپر دلالت کرتی ہے تو کونسی ضرورۃ ہے کہ معنی مشہور محبوب کو چہوڑ کر یہہ معنی لیتے ہین با این ہمہ جب احتمال آگیا تو پہر کلام مشتبہ ہوگئی قابل استدلال نرہی وہ بہی ایسی ضروریات دین کے لئے ۔

۴- امام زمان باہر کیون نہین آتے اور تشریف لاکر دین نبی کی تائید کیون نہین کرتے اگر عذر تقیہ تہا تو بہی شیعان ایران و ہند و مخلصان دکن و سندہ کی تعداد لاکہون کو پہونچ گئی ہان اگر شیعونکو حضرت امام ایماندار نہین سمجہتے اور بظاہر ہوگا تو بہی ہوگا ویسی فرمائیے ۔

۵- امام کا تقرر اگر اس غرض سے ہے کہ امتیونکو غلطی نہو تو حضرت امام رو پوش رہتے ہین

خطا وار ہین اور اگر کوئی اور غرض ہی تو ضرورۃ ہی کیا تہی جو ایمان مین ایک تیسری امامت کی پچر لگائی اور پہر سُنیونپر بوجہ خلافت خلفا کے جو معصوم نہین کیا اعتراض رہا

۶۔ کلام اللہ بجنسہ محفوظ ہے تو اول احادیث کلینی اور اتفاق مذہب کا کیا جواب دوسری آیات مدح صحابہ مثل والسابقون الاولون الخ اور الذین آمنو وہاجروا وجاہدوا الخ اور الذین معہ اشداء علی الکفار وغیرہ پر ایمان مین کیا دیر ہے اور اگر صحابہ کے ایمان مین کلام ہے تو سوا اُن کی جو کوئی ان آیات کا مصداق ہے اُسکی ایمان پر کیا دلیل ہے ایسی دلیل جس سے خوارج کو ساکت کر سکو پیش کرو ؛

۷۔ اگر کلام اللہ غیر محفوظ ہے تو اول تو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ کا کیا جواب دوسرے بشہادت حدیث ثقلین شیعونکو ثقلین کے ساتہہ تمسک باقی نرہیگا۔

۸۔ حضرت امام حسن عسکری نے جو اسی کلام اللہ کی تفسیر لکہی باقی کلام اللہ کی نہ لکہی تو کیا اونکو بہی مثل اور شیعونکی کلام اللہ یاد نتہا ؛

۹۔ تقیہ کی کیا سند ہے یعنی کہین کلام اللہ مین حکم ہی یا ارشاد نبوی ہی کہ کیا کرو ؛

۱۰۔ تقیہ کس غرض سے دین مین داخل ہوا اگر نبی و امام دین بتلانے کے لئے آے ہین تو چہپانے کے کیا معنی اور چہپانے کے لئے ہین تو فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین کی کیا معنی ہین۔

۱۱۔ غار مین آپ کے ساتہہ کون تہا حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے اور یہی کہو گی تو بعد اسکے کہ خدا اونکو بشہادۃ لفظ لصاحبہ صحابی کہتا ہے تُم کیون نہین کہتے ؛

۱۲۔ دوازدہم حضرت ابُو بکر کی شان مین کلام اللہ مین ان اللہ معنا فرمایا ہے خدا تو اون کا ساتہہ دے تم کیون نہین دیتے۔

۱۳۔ حضرت علی یا ائمہ اہل بیت کی شان مین بہی کہین ان اللہ معنا ہے ؛

۱۴۔ حضرت ابو بکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بنایا اگر وہ کافر تہے یا فاسق تھے تو کیون بنایا

۱۵۔ حضرت امیر نے شیخین اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز ین کیون پڑہین اور اُنکے زمانے کے جہادون کی باندی غلام کیون اپنے تصرف مین رکہے اگر وہ کافر تھے تو یہ نماز ہوئی نہ جہاد پہر نہ مال حلال ہوا نہ باندیان اور مسلمان تہی تو بے اقرار امامت کیونکر مسلمان ہو گئے جواب معقول دیجئے ؛

۱۶- موافق ارشاد آیۃ - الذین آتیناہم الکتاب تیلونہ حق تلاوتہ الخ - جو منجملہ علامات ایمان ہے یون معلوم ہوتاہے کہ جس فرقے کے لوگ بکثرۃ تلاوۃ قرآن کرینگے وہ تو مومن ہونگی باقی کا فراب فرمائے کہ ایسے لوگ شیعہ ہین یا اہل سُنتہ جواب معقول لکہئے اور اگر حق تلاوۃ سے خشوع و خضوع مراد لیجئے ہو تو شیعون مین وہ بہی نہین اسلئے کہ خشوع کے لئے اعتقاد چاہئے شیعہ کلام اللہ کو بیاض عثمانی سمجہتے ہین بایہمہ حق تلاوۃ مفعول مطلق ہے اور عامل اُسکا تیلونہ اسلئے ضرور ہے کہ وہ بہی از قسم تلاوۃ ہو سو خشوع خضوع امر قلبی ہے اور تلاوۃ امر لسانی ؀

۱۷- آیۃ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون سے یون معلوم ہوتاہے کہ حفظ کلام اللہ خدا کا کام ہے اسصورتمین سُنی بندگان خاص ٹہیرے کہ خدا کا کام کرتے ہین اور انکا کیا خدا کی طرف ایسی طرح منسوب ہوجاتاہے جیسے راز مزدورون کا بنایا ہوا مکان صاحب مکان کا بنایا کہا کرتے ہین -

۱۸- شیعون کو کلام اللہ یاد کیون نہین ہوتا اگر یہہ وجہ ہے کہ صحابہ اُستاد کلام اللہ ہین اور استاد کا بُرا کہنے والا کامیاب نہین ہوتا تو تو بہ کیجئے باقی یہہ جو کہین کہین شیعہ ملقب بحافظ ہین یا ایک دو کا کہین کہین - نشان دیتے ہو البتہ اول تو کہنے کی باتین اور اگر سچ ہی ہو اہل سنتہ کے مقابلہ مین ایک دو کا حافظ ہونا بہت شرمانے کی بات ہے ؀

۱۹- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہین تو حضرت فاطمہؓ نے ترکہ کیون مانگا زندونکی مال مین میراث جاری نہین ہوتی اور شہیدونکی نظیر دو تو یہہ نظیر کام کی نہین کیونکہ شہدا اُنکے بدن سے زندہ نہین ہین - اس بدن کے حساب سے تو مردہ ہین ہان جنت مین انکو دوسرا بدن ملجاتاہے اور موت کا جواب بہی کام کا نہین کیونکہ موت سے حیات جاتی رہتی ہے تو آپ حیات النبی نہین اور نہین جاتی تو میراث کی کوئی صورت نہین -

۲۰- کلینی وغیرہ کتب شیعہ سے یون معلوم ہوتاہے کہ فدک منجملہ اموال فی ہے اور آیۃ ما افاء اللہ علی رسولہ سے معلوم ہوتاہے کہ اموال فی مملوک نبوی نتہی اسلئے کہ اول تو بشہادت آیۃ ذوی القربی یتمی مساکین وغیرہ شریک جنکی کوئی تعداد معین نہین جو اون سبکو پہونچائی دوسرے بشہادۃ آیۃ والذین جاؤ من بعدہم سے یون معلوم ہوتاہے کہ منجملہ مصارف وہ لوگ ہی ہین جو ابہی پیدا نہین ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے سو اُنکی شرکت تک کی کوئی صورۃ نہین کیونکہ مالک

کا بالفعل موجود ہونا چاہئے باایں ہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان انواع کی ہر ہر فرد کو مزمین
فدک بانٹی نہ اوسکی آمدنی بانٹی اگر ملک ہوتی اون سب ہی کی ملک ہوتی اور آپ ضرور تقسیم کرتے ہو نہو
وقف ہو اس صورۃ مین حضرت فاطمہ نے کیون طلب کیا کیونکہ وقف مین نہ میراث جاری ہو نہ ہبہ
سوال ۲۱- اگر خطاب فانکحوا عام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سے زیادہ نکاح
کرنیکی وجہ بیان فرمائیے اور خاص ہے تو خطاب یوصیکم اللہ ہی خاص ہے ہوگا اسصورت مین حضرت
فاطمہ نے دعوے میراث کیون کیا اور اگر آیۃ یا ایہا النبی انا احللنا سے تخصیص فانکحو کرتے ہو اول تو بعد ثبوت
تاخر نزول آیۃ یا ایہا النبی یہہ بات متصور ہے اور ثبوت تاخر معلوم دوسری ایسی تخصیص بلکہ اسی ہی زیاد
تو بوسیلہ احل لکم ما وراء ذالکم سبکے لئے متصور ہے۔
۲۲- حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کافر تھے تو حضرت علی نے دختر مطہرہ حضرت ام کلثوم کا نکاح اونسے کیون
کیا اور نہ تھے تو باوجود اسلام کے تبرا کی کیا وجہ
۲۳ تبرا کی کوئی کلام اللہ یا حدیث متواتر مین سند ہے یا نہین اگر ہے تو پیش کیجئے نہین تو ایسے وسوسہ
اندازونکی جہوٹی سچی باتو نپر اون قطعی نصوص کو جو مثل روز روشن خرمتہ اور کبیرہ ہوتے پر سب شتم
کی دلالۃ کرتی ہین کسیکو برا کہنا کیون ثواب جانتے ہو۔
۲۴- اگر تقیہ فرض یا مستحب یا مباح تہا تو حضرت سید الشہداء نے کیون نکیا اور اس تہوڑی جماعت
سے کہ دشمن کے عشر عشیر بہی نہ تھے کیون مظلومونکو قتل کرایا اور انکا بار اپنی گردن پر لیا اور نہ تہا
تو حضرت امام حسن نے باوجود فوج کثیر کے کیون صلح کی اور جہاد نکیا اور دین کو برباد کیا اگر علم انجام
ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ امام تھے تو کیا حضرت امام حسین کو علم انجام نتہا یا اسوقت امام نتھے۔
۲۵- اماموںکو علم ماکان ومایکون ہوتا ہے تو اس آیۃ کے اور سوا اسکے اور ایسی ہی آیتون کے کیا معنی
ہوتے ہین قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور اگر نہین تو پہر اس عقیدہ کی کیا وجہ
اور کلینی کی روایتون کا کیا جواب ہے۔
۲۶- اماموںکی موت اونکی اختیار مین ہے تو اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کا کیا جواب
اور نہین تو اس عقیدہ فاسدہ کی کیا بنا ہے۔
۲۷- متعہ اگر جائز ہے تو آیۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ متعہ کی عورت

باتفاق علماء شیعہ نہ منجملہ ازدواج ہے اور نہ منجملہ ماملکت ایمانہم اور اگر جایز نہین تو پہر یہہ فضائیل کیونکر
حاصل ہوسکتے ہین اور قصۂ خیبر سے استدلال کرتے ہو تو وہ حدیث متواتر نہین جو ناسخ کلام اللہ ہو دوسرے
وہ حکم منسوخ ہوچکا نہین تو اُس سے تو کم ہی نہین کہ احتمال ہی پہر حال تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ
وہ حکم باقی ہے احتمال یہہ ہی تو ہے کہ اس آیۃ کا حکم جو تکا تون ہو فقط براے چندے بوجہ ضرورت رخصت
ہوگئی ہو علاوہ برین آیۃ والمحصنات من النساء کو بوجہ حلت متعہ منسوخ نہین کہہ سکتی کیونکہ بزعم
شیعہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضہ اوس آیۃ پر متفرع ہے اور یہی آیۃ دستاویز متعہ ہے
مگر ہم پوچہتے ہین کہ عدۃ والی عورت محصنات مین داخل ہے یا نہین اگر داخل ہے تو یہہ ممانعت جیسے
احسان کیئے بوجہ بقائی نکاح کی تو کہہ ہی نہین سکتی کیونکہ نکاح ایک امر اضافی ہے جو وجود ناکحین
پر موقوف ہے ہوگی تو بوجہ محافظت نسبت ہوئی لیکن اس صورت مین محصنین غیر مسافحین کے معنی مین
بہی یہ ہے احصان ملحوظ رہے گا پہر آپ ہی فرمائیے متعہ مین یہ بات کہان ہی اگر ہوتی تو یہان ہی عدت
ہوتی - اور اگر معتدہ داخل محصنات نہین تو فرمائیے پہر کس وجہ سے اوسکا نکاح ممنوع ہے حالانکہ یہہ
ارشاد موجود ہے واحل لکم ما وراء ذالکم اس صورت مین یون ہی نہین کہہ سکتے کہ معتدہ محصنات
مین تو داخل نہین مگر آیۃ والذین یتوفون منکم سے اسکی حرمت ثابت ہے چنانچہ اہل عقل پر ظاہر ہے
جواب معقول عنایت ہو ورنہ حرمت متعہ کا اقرار کیجئے -

۲۸ - منکوحۃ الاب سے یا ام ولد الوالد سے متعہ جایز ہے یا نہین اگر جایز نہین تو کیا دلیل آیۃ ولا
تنکحوا ما نکح آباءکم سے تو فقط ممانعتہ نکاح ثابت ہوتی ہے اور جایز ہے تو نکاح ہی مین کیا نقصان تہا

۲۹ - لواطت زنان جو مذہب شیعہ کے موافق جایز ہے اور دینون مین ہی جایز ہوئی ہے یا یہہ
پاکبازی اور سنت قوم لوط خاص مذہب شیعہ ہی کے لئے رکہی ہوئی تہی -

۳۰ - لواطت کے جواز کی کیا دلیل ہے اگر لفظ فاتی شئتم پر اعتماد ہے تو اُس سے تو تعمیم تمام تا بت
نہین ہوتی وقت مہود زوجہ کی رو پشت اپنی طرف رکہنے کی اجازت نکلتی ہے باانیہمہ جملہ نساءکم
کم حرث لکم سے صاف یہ ثابت ہے کہ عورتین اولاد کی کہیتی ہین پہر آپ ہی فرمائین کہ یہہ دُبر زن
مین سے نکل سکتا ہے یا نہین اگر کوئی خاص کرامت زنان مذہب شیعہ مین ہو تو مطلع فرمائے

۳۱ - باندیونکی فرجون کا عاریت دیدینا جو علامہ حلی کی کتاب ارشاد مین موجود ہے اسکی

اسکی کیا دلیل ہے پہر آیۃ الاعلی از واجہم او مالملکت ایمانہم کی مخالفت کیا جواب

۳۲- تواطت سے ثبوت نسب کی وجہ تعلیم فرمائین توبڑی عنایت ہو۔

۳۳- آیۃ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ دیدار خداوندی پر شاہد ہے اور لفظ الی کو معنی نعمت لینا جو تیون سے کان کا ٹہنا ہے کیونکہ اول ناضرۃ فرمایا اُس سے صاف ثابت ہو گیا کہ نعمای خداوندی کی استعمال تک کی نوبت آ گئی اس کو بعد پہر نعمتون کو دیکہنے کی کیا حاجت تہی جو یہ ترقی معکوس ایسے کلام معجز نظام مین آئی باینہمہ آیۃ کلام انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کا کیا جواب دوگے اور آیۃ لاتدرکہ الابصار پر نظر ہے تو وہ سالبہ جزیئہ ہے باینہمہ سلب ادراک پر دلالت کرتا ہے نفی رویت پر دلالت نہین کرتا علی ہذا القیاس لن ترانی عدم سے قابلیت ابصار دنیوی حضرت موسی ثابت ہوتی ہے عدم دیدار ثابت نہین ہوتا ہان اگر لن اری بصیغہ متکلم مجہول ہوتا تو یہ خیال بجا تہا۔ اور اگر رویت اور ابصار کے لئے خواہ مخواہ تقابل کی ضرورت ہے اور اس وجہ سے تامل ہے تو اول تو خدا کے بصیر ہونیکے لئے جہانسے تقابل لاؤگی وہین سے اُسکے دیدار کے لئے سہی اگر ضرورت ہو گی تو ابصار کے لئے خدا کو ہی ہو گی کیونکہ تقابل تو طرفین ہی سی ہوتا ہے باینہمہ سامنے کا مکان سامنے کی جہتہ جسطرح بے جہتہ اور بے مکان سامنے ہے ایسے ہی خُدا ہی ہو تو کیا عجب ہے پہر کلام اللہ کی تکذیب کیون کیجاتی ہے ÷

۳۴- آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم مین جو خلافت کا وعدہ ہے پورا ہونا تو اُسکا ضرور ہے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے اور ادہر دیکہتے ہین تو خلیفہ موصوف باوصاف مندرجہ آیۃ مسطورہ سوا چار یار اور کوئی نہین ہوا خاص کر لیبدلنہم من بعد خوفہم امنًا سے تو روشن ہی ہو گیا حضرت امیر معاویہ کو پہلی خلافت کے کفار سے کبہی خوف ہی نہین ہوا اور اگر خاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مراد لیجئے تو مخالفت بدلو الذین امنو لازم آتی ہے اس لئی کہ اوسے جمعیت ثابت ہوتی ہے نہ وحدت اور امام زمان کو مراد لیجئے تو وہ منکم کے مخالف ہے اسلئے کہ اوسکے موافق تو ان خلیفون کا صحابی ہونا بہی ضرور ہے ورنہ یہہ لفظ بیکار ہوگا اُسے لغو لازم آے گا اس صورت مین کیا وجہ ہے کہ اُنکو خلیفہ راشد نہین سمجہتے۔

۳۵- آیۃ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم سے یہ بات ثابت ہی

کہ جو لوگ مرتدین سے جہاد کرینگے وہ اللہ کے پیارے اور بڑے ہی کامل ہون گے مگر سوا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُنکے ہمراہیون کے اور کسی نے مرتدین سے قتال نہین کیا اور خوارج کو مرتدین کہنا ہی نہایت بیجا ہے اونکو بدعتی کہو نہایت کار کا فر بدعتی غرض اوسی دین اوسی نبی کی معتقدین

۶س۔ خدا کے ذمہ عدل واجب ہے تو آیۃ لایسئل عما یفعل وہم یسئلون کا کیا جواب ہے؟

۷س۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے تو آیۃ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کا کیا جواب؟

۸س۔ حدیث اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اہتدیتم بشہادت رسالہ المکاتیب آپکی کتابون مین موجود ہے اس سے صاف مذہب اہل سنۃ ثابت ہے۔

۹س۔ آیۃ یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت بشہادت سباق وسیاق ازواج کے حق مین نازل ہے اسکا کیا جواب باقی حدیث اہل عبا اہل البیت سے یہ اعتراض نہین اوٹھہ سکتا کیونکہ اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ برکت دعاء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما ہی اہل بیت ہو گئے علے ہذا القیاس ضمیر مذکر سے استدلال کرنا غلط اول تو یہی کلمہ کم جو ضمیر مذکر ہے۔ دوسری جا حضرت سارہ کے خطاب مین موجود ہے علاوہ برین یہ اعتراض خدا پر ہوگا شہادت سیاق اور سباق کا جواب نہین،،

۱۰س۔ آیۃ الطیبات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان مین نازل ہے اسکا شیعہ بہی انکار نہین کر سکتے یہ لفظ جسقدر اُنکی پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے اوتنا لفظ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا دلالت نہین کرتا کیونکہ لفظ طیبات صفتہ مشبہ ہے جو اصلی پاکیزگی پر شاہد ہے اور یذہب ویطہر تجدد پر دلالت کرتے ہین جس سے اول سے اوتنا پاکیزہ ہونا ثابت نہین پہر کیا وجہ ہے کہ آیۃ تطہیر اکے بھروسے اہل بیت کو معصوم کہو حالانکہ وہ بہی اصلی نہین بلکہ ازواج کی شان مین عارضی ناپاکی زایل ہو جانے پر دستاویز ہے اور باعتبار آیۃ الطیبات حضرت عائشہ صدیقہ اور سوا اُنکے اور ازواج کو معصوم نہین کہتے اگرچہ مورد خاص ہے پر الفاظ عموم پر دلالت کرتے ہین۔

۱۱س۔ شیعہ کی عورتون کو مثلاً بوجہ متعہ فضایل ہون تو وہ مل سکتے ہین یا نہین۔

چوتھے متعہ مین بشہادت تفسیر میر فتح اللہ شیرازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ میسر آجاتا ہے پانچوین متعہ مین خدائی مل سکتی ہے یا نہین فقط

۴۳- نکاح مین جو یہہ حکم رہا کہ زمانہ واحد مین ایک شوہر سے زیادہ سے عورت نکاح نکر سکے تو فقط بغرض محافظت نسبت ہے اور جب نسب پر نظر ہی نہین جیسے متعہ مین ہوتا ہے چنانچہ جواب متعلق متعہ سے خوب واضح ہے تو متعہ در دربیہ بلکہ نکاح در دربیہ اور یہہ زن منکوحہ وزن متعہ اور عسارتبہ زن منکوحہ وزن متعہ کیسون جایز نہین فقط

سوالات ازجانب مولوی عبداللہ صاحب

التماس بخدمت علماء شیعہ کہ ان سوالونکے جواب معقول مرحمت فرمائے اور ناحق زمین و آسمان کے قلابے نملاے ورنہ خلفاء اربعہ کی خلافت و مرتبہ پر ایمان لائے۔

سوالات

(۱) بعد وفات رسول اللہ صلعم کے ابوسفیان نے حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کو کہا تہا کہ اگر تم چاہو تو مین مدینہ کو سوار پیادہ سے بہردون اگر مہاجرین و انصار نے بیوفائی کی اور عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہپایا تو باوجود اس سامان کے پہر وجہ تقیہ کی کیا تہی اور اگر بنی امیہ کا اعتبار نہ تہا تو بقول شیعہ مانعین زکوۃ وجہ منع زکوۃ کی یہی تہی کہ ابوبکر خلیفہ برحق نہین اس صورتین مالک بن نویرہ اور اُسکی مانند سرداران بنی تمیم اقوام وغیرہ کے مدد کو موجود تھے اور اتباع امام برحق کے مشتاق پہر اس سب خرابی اوٹہانیکی اور گمراہی کو جڑ جانیکی کیا وجہ ہوئی اگر بالفرض حضرت امیر جہاد فرما کر مثل اپنے زمانہ خلافت کے غالب نہ آتے یا مثل حضرت امام حسینؑ شہادت پاتے حجت تو تمام ہو جاتی۔

۲- امیرالمومنین اور جملہ ائمہ کے تقیہ کرنیکے راوی وہ لوگ ہین جو آپ ہی خادم خاص ان حضرات کے بنتے تھے مگر یہہ حضرات اون لوگون کے جنمین بیسے رازہی ظاہر فرماتے تھے اگر کوئی ثبوت تقیہ کا بایں کا بایت نہج کہ جان بچانیکے لئے دین اور آبرو سب کچھہ برباد ہو جائے تب ہی تقیہ ہی کیجئے اگر کچھہ سند قرآن و حدیث سے ہو تو بیان فرمائیے یا عقل سلیم تقاضا ہو تو کہیئے:

۳- انبیا اور امام ہدایت خلق کے واسطے ہوتے ہین جب اونہون نے تقیہ کیا اور حق بخوف دشمنون کے چہپایا تو حق کا پہیلانیوالا کون ہوا اور آپ لوگون تک کیونکر حق پہونچا اور جب دوزبانی ہوئی اور دو رنگ تو تمیز حق کی کیا ہے اور اب لوگونے کس نہج سے حق پہچانا:

(۴) اس زمانے کے بعضے علماء شیعہ یا عوام جو تقیہ نہین کرتے اب انکو کیا امن حاصل ہو گیا ہے اور اگر وہ ایسے امامون مین کہ تقیہ کی حاجت نہین تو حضرت امام مہدی کیون غار سر من راے مین اس دم تک غیبت کبری مین مصروف ہین یا حضرت امام خطا پر ہین یا یہہ لوگ خلاف امام عمل کر رہے ہین ؛

(۵) بعد گزرنے زمانہ عباسیون کے تسلط چنگیز خانی مین جس مین علماء شیعہ کو نہایت فروغ ہوا ہے اور زمانہ سلاطین ایران اور امراء ہندوستان مین حضرت امام نے خروج کیون نہ فرمایا اور اگر دعوت سلطنت مین اُمید بہبود نہ تہی تو بطور ائمہ سابق ان ممالک مین ظہور فرما کر محبین کو ہدایت فرماتے اور اعداء پر حجت قایم کرنے طول عمر امام کا ایک ایسی کرامت ہوتی کہ سنّی تو سنّی یہود و نصارا اور کفار چین و ہند پر حجت تمام ہوتی کوئی وجہ معقول ارشاد ہو۔

(۶) شیخین کے باب مین علماء شیعہ کے اقوال مختلف ہین بعضون نے منافق اصلی اور بعض نے مرتد بعد واقعہ غدیر اور بعض نے مرتد بعد وفات اور بعض نے ایمان سے خارج اور اسلام مین داخل اور بعض نے مرتکب اکبر کبایر یعنے حق چہپانے والا کہا ہے ان وجوہ پر یا تو رسول اللہ صلعم معاذ اللہ نادان یا نہایت عاجز اور خداوند کریم ہی ڈرتا اور اُنکے نجات پر قادر نہوتا ان باقی صورتون مین رسول اللہ صلعم کی صحبت نہایت بے تاثیر تہی کہ سواء دو ایک کے کوئی مخلص نہ رہا اور حضرت امیر المومنین کو خمس اور فی انکے جہاد کا لینا اور لونڈیون پر تصرف کرنا کیونکر جایز ہوا اور نہ انکا لڑنا چاہتا تہا اور نہ وہ دین کے مددگار تھے نہ یہ کچھہ غنیمت اور فی تہی

(۷) مذہب شیعہ خلاف ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت امیر سے لیکر تا جملہ ائمہ بظاہر اہل سنتہ تھے اور شیعہ کو اُس مین گنجایش انکار کی نہین دعوی تقیہ جو بہت سے امور کا جواب ہے اسی پر مبنی ہے اور اثبات خلافت کی واسطے دلیل یقینی چاہئے وہ کیا دلیل ہے عقلی یا نقلی ارشاد ہو۔

(۸) آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ نص نہین ہو سکتی اور شان نزول اگر خاص ہو تو حکم عام ہوتا ہے اور الذین امنوا صیغہ جمع کا ہے اور انگشتری دینی نماز مین اس روایت کا کیا ثبوت ہے اور سواے حضرت امیر کے اور کوئی مراد نہو اُسکی کیا دلیل ہے اور انگشتری کا دینا زکواۃ تہا جیسا ظاہر لفظ قرآن سے معلوم ہوتا ہے تو اس مین کیا وجہ کمال کی ہے کیونکہ فرض ادا کرنا ہر مسلمان کا کام ہے۔

(۹) حدیث ثقلین یعنے خطبہ غدیر وہ ہی پوری حجۃ نہین مولی کا لفظ مشترک ہے اور اللہم

معنی کا موجود ہے پہر شیعہ کے پاس کیا حجت ہے کہ ایسے امر ضروری کو کہ مثل اقرار توحید ورسالت ہو ایسی چیستان کی طرح ثابت کرتے ہین۔

(۱۰) اذان کے اندر جو اشہد ان امیرالمومنین علیا ولی اللہ مذہب شیعہ مین زائد ہوا ہے اور معمول یہ ہے اگر ایسی اذان زمانہ رسول اللہ صلعم سے اسیطرح مروج اور مروی ہے ہوتی آئی ہے تو اُسکی سند ارشاد ہو اور اگر بعد مین ارشاد ہوئی تو کون سے امام کے وقت مین یہ صورت اعلان مذہب کی ہوئے

(۱۱) حضرات امیرالمومنین امام حسینؑ وعلی اباءہ الکرام نے جو گردن تقیہ کی میدان کربلا مین مار دی۔ علے الخصوص جب سب رفقاء شہید ہو چکے تھے کہ اُسکی کوئی وجہ معقول ارشاد ہو اور فسق یزید کیا کفر وارتداد ونفاق خلفاء سے کچھہ بڑہا ہوا تہا جو حضرت امام نے ایسا کیا۞

(۱۲) اولاد ائمہ نے جیسے حضرت زید شہید اور یحیٰی بن زید اور اسمعیل نے دعوے امامت کیا شیعہ کے اصول پر ناصبی بلکہ اسلام سے خارج ہوتے ہین اور چاہئیے یون تہا کہ اہل بیت اور ہی با فیہ نص امامت سے انکو زیادہ آگاہی ہوتی اور آیت تطہیر کا اثر اور عشرہ کی متمسک بہ ہونیکی کچھہ تو تاثیر ا ئین باقی رہتی علاوہ برین ائمہ نے جو اُس زمانہ ہی مین انکے فعل کو گناہ تک نہ گنا اس کا کیا جواب ہے ۞

(۱۳) یہ زمانہ بزعم شیعہ امام سے خالی نہین اور امام سے یہ غرض ہے کہ حجت قایم ہو اور طالب حق کو حق مل سکے اب امام کی یہ غیبت کہ آشنا وبیگانہ کیسکو رسائی نہین اب سارے جہان مین موافق ومخالف مین کوئی طالب حق نہین یا دین مین کوئی حاجت پیش نہین ہوتی یا یہ صورت امام سے خالی ہونیکی نہین ہوتی اگرچہ یہ وجود عدم کی برابر ہے۞

(۱۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت کے زمانہ مین شیخین کے مناقب برسر ممبر بیان فرمائے بلکہ تفضیل پر حد افترا سے تہدید کیا اگر یہہ تقیہ تہا تو ان مردے لوگون سے تہا یا زندون سے زندے تو آپ کے سب شیعہ تھے اور جان نثار تھے اور بعض منافق ہی ہون گے تو ایسے لوگون کا کیا ڈر تہا اور مردون سے اتنا ڈر خلاج قاعدہ سے ہے بہت ہوتا سکوت فرماتے یا قلیل سی کچھہ تحریف کردیتے اسکی کیا وجہ ہے ارشاد ہو۞

(۱۵) جب اپنی خلافت کے وقت مین حضرت امیرالمومنینؑ کو حاجت تقیہ تہی تو فرمائے شیخین کے زمانہ مین اگر خلافت ہو بہی جاتی تو کیا کام نکلتا اس سے معلوم ہوا کہ جز وعدہ موہوم خروج مہدی

علیہ وعلی ابائہ السلام زمانہ غلبہ حق کا کوئی نہین ہوا جب گیارہ امام اس ننگ کسے ہو اب بارھوین امام سے باوجود اتنی غیبت کے کوئی عمل کیا توقع رکہہ سکتا ہو اس مخافت کی کوئی وجہ معقول بیان فرمائیے فقط

خط شکایت امیر منشی شیخ احمد صاحب مع حال صفائی عقیدہ خود بجانب مولوی عبد اللہ صاحب

حضرت مولوی صاحب

جوابات جو آپنے بہیجے ہین وہ واقعی نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہین جس جس معاملہ ہین مجکو شک واقع ہوا تہا وہ معاملات طے ہو گئے اور جو کچھہ معاملات اور شک سے باقی ہین وہ بوجہ برہمی مزاج خدام مین پوچھہ نہ سکا مگر عالم و فاضل کو سوال کے جواب دینے مین سختی اور برہمی کرنی واجب نہین کیونکہ علماء کا یہی کام ہے اور سائل جسکو پوچھنا کسی امر کا منظور ہوتا ہی وہ کس سے پوچھے سوای عالم کے مگر افسوس کہ یہان برخلاف معاملہ ہوتا ہی کہ آیندہ سائل سوال نہ کرے فقط بندہ شیخ احمد

خط مولوی عبد اللہ صاحب بجواب خط منشی شیخ احمد صاحب

مہربان والاشان حسنات لاتعد منشی شیخ احمد صاحب سلمہ اللہ تعالی ۔ خاکسار عبد اللہ بن مولوی محمد لقا
بعد سلام مسنون الاسلام منظہر مرام ہی کہ خط فرحت پہنچا باعث فرحت بغایت کا ہوا ۔ جو کہ اپنے شکایت برہمی مزاج کی تحریر فرمائی یہہ تحریر بسبب ناواقفیت کتب مناظرہ کی ہی جب آپ داب مناظرہ سے واقف ہو نگے یہ برہمی بموقع اور خلاف طبع معلوم ہوگی ۔ خصوصاً مذہبی مناظرہ مین کہ ایک دوسرے کو گمراہ اور ناحق شناس جانتا ہی اس کی تصدیق آپکو ان تحریرات سے جو کہ سید احمد خان کیطرف بطور فتوی ہوئی ہین اونسے ہو جاوے گی اور واللہ ثم باللہ آپ ہماری کلام کے مخاطب نہین بلکہ ہماری کلام کے مخاطب وہ ہین کہ جسکی مجاورت سے تمکو یہ شبہات دین متین مین پڑ گئی اور وہ لوگ در حقیقۃ عند المسلمین خصوصاً نزد علماء ایشان ایسے ہی ہین جیسا کہ ہم نے انکو لکہا ہی کیونکہ سہارنپور مین علماء شیعہ نے اظہار دیا کہ ہمارے مذہب مین تبرا فرض عین ہے اور جسطرح بن پڑے کرتے ہین یہانتک کہ دہلیز اور فرش کے نیچے خلفاء کے نام لکہہ کر توہین کے لیے رکہتے ہین ۔ جب انکا یہہ حال ہے تو علماء سنیہ موافق قول فقہاء سب الشیخین کفر ۔ کفر کا فتوی دیتے ہین اور ہم نے تمہاری اس شبہہ کی پیش بندی کر دی تھی چنانچہ عبارت سوال سے واضح ہی کہ ہم نے مخاطب علماء شیعہ کو بنایا ہی آپنے اس کا کچھہ خیال نفرمایا جو کہ سوالات آپنے کئے تھے وہ در حقیقت ہم نے شیعون کی طرف سے سمجھے اور تمکو سفیر محض جانا ۔ اس لیے ہم نے انہین سے سوال کئے ورنہ خاص تم سے سوال کرتے مگر واللہ ہم تمکو سفیر جانتے ہین ۔ کیونکہ در حقیقت آپکو پوچھنا مد نظر ہوتا تو آپکو یہان آنے سے کیا پرہیز تہا جیسے اور لوگ مسئلہ پوچھہ جاتے ہین آپ بھی پوچھہ لیتے پر چونکہ آپ نے لکہکر بہیجے ہم نے جانا کہ یہہ اور ہے در پردہ سوال

کرتا ہی کیونکہ آپکا تو عقیدہ ایسا نہین اس لیئے ہم نے اوسکو ہدف بنایا آپکو کیون ایسا برا معلوم ہوتا ہی ہرگز ہرگز آپ کی طرف خطاب نہین شوق سی جو چاہو پوچھیو تم ہماری مہربان اور کرم گستر ہو آپ کے حسن ظن سے نہایت بعید ہی کہ آپ ایسے خطاب اپنی طرف جانین اور ہماری عین خوشنودی ہی کہ جو شبہات تمکو اور باقی ہون وہ بھی پیش کردو تاکہ تذبذب مین نرہو اور اپنی دین کی پختگی معلوم ہو جاوے۔ حدیث مین آیا ہی کہ ناواقف کی شفا سوال ہی یعنی جسکو شبہ لاحق ہو اسکو پوچھہ لینا چاہیے ورنہ شیطان بلکہ بعض انسان صورتًا و شیطان حقیقتًا مثل روافض کے اس شبہ کو اور پختہ کردیتے ہین حتی کہ خارج از اسلام ہو جاتا ہی اس لیئے التماس ہی کہ ضرور بالضرور طبیعت شریف کو شبہات باقیہ سے صاف کر لیجیے آپ کے والد ماجد رکن دین کے تہی بمقتضاء الولد سر لابیہ کے آپ کو بھی صفائی درباب عقیدہ ضرور حاصل کرنی چاہیے جبکہ ہماری تمہاری اتحاد حاصل ہے تو مناسب ہی کہ آپ بے تکلف تشریف لاکر بالمواجہ خواہ علانیہ یا در پردہ صفائی باطنی کر لیجیے نقل مشہور ہے شرع مین کیا شرم ہی جبتک آدمی اپنی دین کی کتابون سے واقف اچھی طرح نہین ہوتا اور دوسرے دین کی کتابین نظر سے گذرتی ہین تو یقینًا شبہات پڑجاتے ہین۔ اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توریت دیکھنے سی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی شخص کو منع فرمایا اسیواسطی عاقل کو مناسب ہی کہ جبتک طرفین کے دلایل نہ سنے ایک طرف نہ ڈہل جاوے۔ حاکم بھی دونون ہی بات سنکر فیصلہ کرتا ہی خاصکر دین کے باب مین نہایت احتیاط رکھنی چاہیے اس قاعدہ کو اگر آپ بھی ملحوظ خاطر شریف رکہین گے تو انشاءاللہ کبھی کسی بددین کے دم مین نہ آئین گے اور یہ جو کتاب تمہاری سوالات کے جواب مین بھیجی تہی یہ مدرسہ عربی دیوبند کی طرف سی تہی اور انہین سوالات کے جوابات جناب مولینا مولوی محمد قاسم صاحب نے میرٹھ سے بھیجے ہین بعد نقل کے وہ بھی خدمت مین مرسل ہونگے۔ جیسا کہ جواب مدرسہ سے ازالہ شبہات ہو کر آپ کو نفع حاصل ہوا انشاءاللہ مولوی صاحب ممدوح کے جوابات سے اوس سے زیادہ نفع حاصل ہوگا اور باقی شبہات اگر پیش کردو تو فبہا ورنہ انکو بھی شبہات زائلہ پر قیاس کرکے گوزشتر جان لو مگر پیش ہی کرنا اولی اور انسب ہی۔ والسلام علی من اتبع الہدی فقط۔

اشعار طبعزاد مولوی عبداللطیف صاحب سنبہلپوری طالبعلم مدرسہ عربی دیوبند ضلع سہارنپور۔

حمد خدا و نعت نبی مین میری زبان ؛		لرزان ہے مثل بید کہ ہیبت کا ہے مکان

کیا تاب ہے قلم کو لکھے وصف چاریار — مداح جنکا آپ ہی ہے رب دوجہان

کیا پوچھتے ہو خوبی حضرات اہل بیت — مضمون انما اسے کرتا ہے خود عیان ؛

اے سالکان سنت خیر البشر سنو — شیعونکا حال نظم مین کرتا ہون کچہہ بیان

شیخین کی جو شان مین کرتے ہین اعتراض — ہین محض بے وجود کچہہ انکا نہین نشان

کرتے ہین جو خلافت شیخین مین کلام — بے اصل ہے سمجہتے نہین ہین وہ بدگمان

شیر خدا کی زور شجاعت سے سو بہہ کو توڑ — وہ بنا لگائین ہائے تقیہ کا ناگہان ؛

کہتے ہین صاف صاف خلافت علی سے لی — از راہ ظلم حضرت صدیق نے میان

ایسا ہی بن خطاب نے اون سے کیا سلوک — عثمان ذی حیا کا بہی ایسا ہی یہہ بیان

دعوی حب حیدر کرار دیکہنا ؛ ؛ — ٹپکے ہے اس کلام سے جو کچہہ ہے دوستان

ظاہر مین پنجتن کی محبت مین دم بہرین — باطن مین سو طرح کی عداوت رکہین نہان

عبدالله بن سبا جو یہودی تہا بدگہر — پیرو ہین اوسکے ہین یہ سبہی خورد و کلان

لعنت پہ جنکی ٹہرے ہے بنیاد آنکے — پہر وہ محب آل نبی ہون بہلا کہان

صدیقہ جنکی شان مین نازل ہو طیبات — یہہ انکا ہو بہہ جو انکو کہین کچہہ خدا کی شان

کچہہ بہی لحاظ ننگ علی ہی نہین انہین — داماد مرتضی کو کہین ہیر خائنان ؛

مرثیہ کو کتاب الہی سمجہتے ہین ؛ ؛ — قرآن کو بتاتے ہین بنات کی پوتہیان

بولین کہیا ہے خانہ کو سب خانۂ امام — مسجد کو گاؤ خانہ سمجہتے ہین بدزبان

صد ہا بنائے شاہ نجف اور کربلا ؛ — اکہا بنائین گور شہ مخزن خاندان

ہر سال تعزیہ یہ بنا کر کے روسیاہ — روح یزید و شمر کو کرتے ہین شادمان

کہتے پہرے ہین شہر کے کوچون مین برملا — قید یزید مین ہوا حضرت کا خاندان

الله رے یہہ خبط اور یہہ گفتگو ؛ — پردہ مین دوستی کے کرین دشمنی عیان

باغ فدک کے باب مین ناگفتنی کہین ؛ — لا نورث وہ سنتی نہین ہین بگوش جان

جو جو کہین ہین فاطمہ زہرا کی شان مین — پہٹ جائے زمین قریب ہے گر جائے آسمان

متعہ کا ایک بہانہ عجب ہاتہہ آگیا — مصروف ہین زنان مین ہر ایک پیر و جوان

وہ انکے مجتہد ہیں کہ جنکے قیاس سے — جاری ہوا جہان مین اک فعل لوطیان

مومن وہی ہے جو کہے اصحاب کو برا — منہ سے سنا ہے بارہا یہہ قول شیعان

سمجھائے کوئی لاکھ پہ یہہ مانتے نہین — سنتے نہین کسیکی حدیث ہووے یا قرآن

ہین چند اعتراض قدیمی گہڑے ہوئے — کرتے ہین بار بار وہی پیش سوسنان

علماء دیندار سبھی دیکھ انھین جواب — تردید مین ہین مذہب باطل کے جاودان

ہر شیخ احمد ایک جوان دیوبند مین — بھیجے تھے مدرسہ مین سوال اوس نے ناگہان

دیکھا جو اونکو مولوی یعقوب نے تمام — عبد اللہ مولوی کو بلا کر کہا کہ ہان

دندان شکن جواب لکھو انکا کل تلک — تا آئین راہ راست پہ بدراہ گمرہان

پھر وہ سوال مولوی صاحب نے چند — ایک خط مین بند کر کے میرٹھہ کو بھی روان

لکھکر جواب مولوی قاسم نے فی البدیہہ — بھیجے وہ دیوبند مین فی الفور اے میان

عبد اللہ مولوی نے بہی اونکا لکھا جواب — کس شان و اہتمام سے دونکو درمیان

وہ سب جواب مسجد جامع مین الغرض — کس لہجہ سے پڑہے گئے پیش شایقان

شاباش و آفرین کی صدا چارسو ہوئی — احسنت و مرحبا کی ندا سے کہلے دہان

پھر وہ جواب بھیجے گئے جب کہ لکھنو — ہر مجتہد کی آیا زبان پر کہ الامان

تاریخ کا جو فکر تھا عبد اللطیف کو — ہاتف نے کان مین کہا یون آکے ناگہان

کس فکر مین ہے دیکھ لے حالات لکھنو — چکر مین آرہا ہے ہر اک مجتہد یہان

۱۲۹۰ ہجری

الضامنہ

بفضل خدا طبع فرمودہ اند — جوابات شیعہ بطرز نکو

سن الطباعش چو سیخو استم — ملک گفت رو رد رافض بگو

۱۲۹۱ ہجری

اطلاع

کوئی صاحب بلا اجازت احقر کے قصد طبع نفرماوین

العبد طالب نجات محمد سراج عفی عنہ